سیف الملوک

حصہ اول

میاں محمد بخش

فہرست

بنام حضرت پیر روشن ضمیر قدس اللہ تعالی سرہ العزیز

کلمہ چند دربیان اوصاف عشق و عاشق و حلاوت اہل سوز و گداز محرم راز

ذکر منزل استغنا

ذکر وادی و منزل توحید گوید

ذکر منزل حیرت گوید

منزل فقر

تم الکلام بنام حضرت پیر مرشد صاحب قدس اللہ تعالے سرہ العزیز

داستان تولد شدن شہزادہ سیف الملوک و باعث تسمیہ اش

داستان دربیان دیدن شاہزادہ دو شاہ مہرہ صورت زہرہ راو عاشق شدنش

جواب سیف الملوک با پدر

در مہلت خواستیں پدر و باز گفتن کیفیت بدست آمدن مورت

دربیان پند دادن شاہ عاصم فرزند خود را بر دل نہادن او

جواب دادن شاہزادہ مر پدر خود را

التماس بادشاہ پیش فرزند

دربیان رحم آوردن پسر بر پدر و باز گوشمالی دادن عشق مرشہزادہ را جواب دادن او بہ

پدر

داستان دربیان دیوانہ شدن شہزادہ سیف الملوک و در زنجیر ماندن او

داستان دربیان خواب سیف الملوک و برآوردن پدر او را از زنجیر

داستان در رخصت طلبیدن شہزادہ از مادر و التماس مادر پیش پسر خود

زاری کردن شہزادہ ارزو در مادر و جواب دادن مر مادر او رخصت یافتن از و وداع

کردن مادر پسر را

داستان رواں شدن شاہزادہ از مصر و کشتی راندن او

نامہ نوشتن شاہ فغفور چین جانب شہزادہ مصر کہ آمدہ بود

درجواب شاہزادہ کہ بہ فغفور چین فرستادہ بود

داستان دربیان غرق شدن کشتی ہائے درطوفان بلا وجدا شدن صاعد

داستان گرفتار شدن شاہزادہ بدست بوزنگان واز انجا خلاص شدن

دربیان جنگ باسنگساراں

گرفتار شدن شاہزادہ بدست زنگیاں و عاشق شدن دختر شاہ زنگ بر شہزادہ

مقولہ شاعر

رفتن شہزادہ در شہر زناں و عاشق شدن زناں و رفتن شہزادہ از انجا بوادی سہمناک

بی بی شاہ زناں

داستان دربیان مشقت دیدن شہزادہ از گرسنگی و تشنگی و بیتاب شدن او و قصد ہلاک خود کردن و جواب سوال نفس و عقل و خبر دادن و اسم اعظم فرمودن و شربت دادن فرشتہ اورا

رسیدن شاہزادہ بر قلعہ دیواں کہ اسفندباش نام داشت و فتح کردن آں را و خبر یافتن ازمقصود و خلاص کردن ملکہ خاتون راز بند دیو و ہلاک کردن دیو را و ازاں جا آوردن ملکہ را!

دروصف جمال ملکہ خاتون دختر شاہ سراندیپ کہ در قید دلوے می بود

ابتدائیہ

صوفی بزرگ شاعر::

حضرت میاں محمد بخشؒ نے پنجابی شاعری کی اس روایت کو برقرار رکھا، جو شاہ حسینؒ، بلھے شاہؒ اور دوسرے صوفی بزرگ شاعروں نے قائم کی تھی، آپ کا کلام آج بھی بڑے ذوق شوق سے سنا جاتا ہے،

پیدائش::

حضرت میاں محمد بخشؒ ۱۲۴۶ھ، ۱۸۴۶ء میں خانقاہ کھڑی شریف ریاست میر پور میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام حضرت میاں شمس الدین تھا، آپ کا حسب ونسب تقریباً چوتھی پشت سے حضرت پیر پیراں شاہ غازی قلندر دمڑی والا سے جاملتا ہے،

ابتدائی تعلیم::

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی حضرت میاں بہاول بخش کے ساتھ اکٹھے ہی سمول شریف میں حضرت حافظ محمد علی صاحب کے مدرسہ میں حاصل کی، یہاں آپ نظم ونثر، حدیث وفقہ، منطق، اصول جامع میں کامل ہوئے،

بیعت کے لئے التجا::

آپ نے ایک رات جستجوئے بیعت میں حضرت سرکار دمڑی والا کی خدمت میں عرض کی، جس پر آپ کو ارشاد فرمایا، کہ اے فرزند سلسلہ! عالیہ قادریہ میں حضرت جناب غلام محمد صاحب کلروڑی شریف والوں کے ہاتھ پر بیعت کر لو، اس طرح آپ نے حضرت جناب سائیں غلام محمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی،

آپؒ کی تصانیف::

(۱)تحفہ مریاں کرامات الاعظم
(۲)تحفہ رسولیہ معجزات جناب سرور کائنات
(۳)ہدایت المسلمین
(۴)گلزار فقراء
(۵)نیرنگ عشق
(۶)سی خواص خاں
(۷)مرزا صاحباں
(۸)سی حرفی سسی پنوں
(۹)سی حرفی ہیر رانجھا
(۱۰)تذکرہ مقیمی
(۱۱)قصہ سوہنی مہینوال
(۱۲)شاہ منصور
(۱۳)شیریں فرہاد
(۱۴)سیف الملوک
(۱۵)قصہ شیخ صنعان

اس کے علاوہ بھی آپ کی بہت سی کتابیں ہیں، جو نایاب ہو چکی ہیں، آپ جب بھی کسی کو کچھ تحریر فرماتے تو اس میں زیادہ تر اشعار شامل ہوتے۔ آپ کو اردو، فارسی، پنجابی اور عربی میں عبور حاصل تھا،

وصال::

آپ ماہ ذوالحجہ ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۷ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے،۔ آپ کا ارشاد تھا، مجھے وہ شخص غسل دے جس نے ساری عمر نامحرم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ہو، اس خدمت کے لئے حافظ مطیع اللہ صاحب سموال شریف نے اپنے آپ کو پیش کیا، ویسے تو آپ کا عرس چار مقامات پر ہوتا ہے۔ لیکن آپ کا مزار کھڑی شریف کے قریہ پرنور میں حضرت پیر شاہ غازی قلندر بادشاہ کے قریب واقع ہے، ہزارہا زائرین آپ کے مزار پر بڑے ذوق شوق سے حاضری دیتے ہیں، اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔

میاں محمد بخشؒ اور سیف الملوک

سیف الملوک اور میاں محمد بخشؒ پنجاب اور پنجابی زبان میں اپنی مثال آپ بنے ہوئے ہیں، پورے برِعظیم پاک و ہند میں جب کوئی میاں محمد بخشؒ یا سیف الملوک کا نام لیتا ہے تو فوراً ہی داستان سیف الملوک اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ ذہن کے ایوانوں میں گردش کرنے لگتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی میاں محمد بخشؒ کے بیسیوں اشعار اپنی خاص طرز و ادا اور لحن کے ایک رس گھولتے ہوئے ترنگ کو ہمراہ لیے ہوئے گونجنے لگتے ہیں،

سننے والے کو سیف الملوک کے اشعار کا مطلب معلوم ہو یا نہ ہو، ان پر تفہیم و تشریح ہوتی ہو نہ ہوتی ہو، تشنۂ تشریح رہے، لیکن ان اشعار کا ترنگ، لے، ترنم ہر اور لحجہ ہر سننے والے کو اپنی سحر میں ضرور جکڑ لیتا ہے،

پنجابی زبان ادب کی اکثر داستانوں کا یہ ایک اضافی اور امتیازی وصف ہے کہ ان داستانوں کو ایک خاص گائیکی ہی کے مخصوص ترنم، لحن، الاپ، اور غنا ہی اس کی خاص پہچان بنا ہوا ہے، میاں محمد بخشؒ کے سیف الملوک کے لحن اور غنا کو بھی لوگ اسی طرح سے جانتے ہیں، جس طرح ہیر رانجھا، مرزا صاحباں، یا پورن بھگت کی داستانوں کو ان کے ترنم اور گائیکی سے پہچانتے ہیں،

داستان سیف الملوک، پنجابی زبان و ادب کی ایک لازوال داستان ہے، اس داستان کو میاں محمد بخشؒ نے اور میاں محمد بخشؒ کو سیف الملوک نے امر کر رکھا ہے

''سیف الملوک'' کہنے کو تو ایک فرضی اور تخیلاتی داستان ہے، اس داستان میں قدم قدم پر تحیر اور رفاقتیں ہیں، انسان الف لیلٰی کی سی فضاؤں اور ہوش ربا وادیوں میں سیر و سیاحت کرتا چلا جاتا ہے، ہر واقعے کے بعد پڑھنے سننے والے مزید کیا ہوا جاننے کے لئے بےتاب رہتے ہیں،

میاں محمد بخشؒ نے اس داستان گوئی ہی میں پوری کائنات کو سمو کر رکھ دیا ہے

،کرداروں کے حوالے سے مذہب ،مذہبی اقدار، دوستی ،دوستانہ خصائص ،مرد وزن کی نفسیات،عشق و حسن کے قرینوں ،ہجر ووصال کے سوزو گداز اور حظ وانبساط،مہماتی زندگی کے نہایت کٹھن مقامات ومراحل،سیر وسفر کی حسین وپر کشش ،پر بہار اور نئی نئی راہیں سوجھانے والی وادیوں ،دریاؤں ،سمندروں اور جھیلوں اور شوریدہ سر لہروں پر ڈولتی کشتیوں میں آبی عفریتوں ،سمندری اژدہوں اور بلاؤں کے ساتھ پر خطر مقابلوں ،یعنی علامتی طور پر خیر وشر میں جنگ وجدل کے بعد خیر کی فتوحات کے شادیانوں اور انسانی زندگی کے ہر پہلو اور شعبے کو احاطہ کرتی ہوئی یہ داستان ہر دور میں جستجو ،جدوجہد اور فعال زندگی کی راہیں سمجھاتی رہتی ہے،

میاں محمد بخشؒ کی سیف الملوک میں زبان وادب ،شعر وسخن ،شعوروادراک ،کردار نگاری منظر کشی ،رزم بزم ،اوصاف نگاری خصائص کاری ،بیان وانداز ،صنائع وبدائع ،شاعرانہ باریکیوں ،فصاحت وسلاست وبلاغت ،خوش کلامی وخوش گفتاری کے ساتھ ساتھ وہ تمام محاسن اور خوبیاں جو کسی شاعری کو آفاقی بناتی ہیں ۔بدرجہ اتم موجود ہیں۔

اپنی اس داستان سیف الملوک میں محمد بخش نے شروع سے آخر تک شستگی ،شائستگی اور متانت کو بالخصوص بڑی شاعرانہ مہارت اور چابک دستی کے ساتھ نبھایا ہے ،پھر انہوں نے بھی پنجابی کے دیگر عظیم شعرا کی طرح جا بجا مقولہ شاعر کے تحت اپنے علم وفضل ۔فلسفیانہ بصیرتوں ،انسانیت نوازیوں ،حسن وعمل کی دانائیوں ،عشق ووارفتگی کی عشوہ طرازیوں ،تہذیب وتمدن کی توانائیوں اور خیر وشر کی آویزشوں کو بڑے ہی خوب صورت طور پر اثر اور توانا انداز واسلوب میں پیش کر کے پنجابی شاعری کے دامن کو نہایت احسن طریقے سے وسعت بخشی ہے،

سیف الملوک کی داستان کئی حوالوں سے گویا اس پورے خطہ ارضی پر پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے ،لیکن اس کے باوجود پورا پنجاب بھی اپنی تمام تر اور زندہ

خوبصورتیوں کے ساتھ مچلتا ہوا دکھائی دیتا ہے،

میاں محمد بخشؒ نے سیف الملوک داستان کو محض ایک ذریعہ اور واسطہ کے طور پر استعمال کیا ہے ،اور اس حوالے سے انسانیت کی ہمدردیوں ،نیکیوں دانائیوں ،اچھائیوں اور وجدان و فیضان کی روحانی اور ظاہری و باطنی کمائیوں کو پیش کر کے رکھ دیا ہے ۔اس داستان میں میاں محمد بخش نے شروع سے آخر تک جو ایک خاص صوفیانہ سبھاؤ اور موسیقی اور رغنائیت کو بالالتزام ملحوظ رکھا ہے ،یہ صرف ان ہی کا حصہ ہے،

میاں محمد بخشؒ اس دور کے شاعر ہیں ،کہ جس عہد میں پورے برصغیر پر انگریز براجمان ہو چکے تھے ،اور وادی کشمیر میں مہاراجہ کی شخصی حکومت قائم ہو چکی تھی ،اقصائے کشمیر کی پر بہار اور جنت نظیر وادیوں اور عطر بیز فضاؤں میں قصبہ کھڑی شریف کو جو حثیت میسر آتی ہے ،اس پر پوری وادی نازاں ہے ،

حضرت میاں محمد بخشؒ اسی کھڑی شریف میر پور آزاد کشمیر کی نیم معلق ڈھلی ڈھلائی ،ہر سبز و شاداب فضاؤں اور معنبر و معطر ہواؤں ہریالیوں بھرے میدانوں کی دنیا میں ۱۲۴۶ھ بمطابق ۱۸۳۱ء میں تشریف لائے ۔آپ کے والد محترم میاں شمس الدین ایک دین دار ،صاحب تقویٰ اور متوکل بزرگ تھے ،حضرت پیر پیراں شاہ (یا پیرے شاہ) غازی کے دربار کے چوتھے اور ایک ممتاز سجادہ نشین تھے ،

بچپن ہی کا ایک واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ میاں محمد بخشؒ کی عمر ابھی چھ سال ہی کی تھی کہ حضرت صاحب زادہ عبدالحکیم نے آپ کے والد سے ایک ملاقات میں بتایا کہ اس ہونہار ،لائق اور شریف الطبع بچے پر خصوصی توجہ فرمائی جائے ۔۔یقیناً یہ بچہ ایک دن صاحب نصیب اور اقبال مند ہو گا ،حضرت صاحب کے اس اشارے ک ..بعد والد صاحب نے بچے پر خصوصی توجہ کو اپنا شعار بنا لیا تھا۔

اس طرح والد ماجد جناب میاں شمس الدین کی براہ راست توجہ کے ساتھ برادر اکبر

حضرت میاں بہاول بخش نے بھی نہایت برادرانہ شفقت اور پیار و محبت کا ماحول فراہم کیا، بتایا جاتا ہے کہ دونوں بھائی شروع میں سموال شریف کے ایک مدرسہ میں تعلیم وتربیت کے لئے داخل ہوئے، اس مدرسہ میں انھیں حافظ محمد علی سے فیوض علمی حاصل کرنے کا موقع ملا، یہیں سے حضرت میاں محمد بخشؒ نے نظم ونثر، حدیث، فقہ، منطق اور اصول کا درس لیا، عربی اور فارسی کی مروجہ کتابیں انھوں نے حافظ غلام محمد سے پڑھیں،

بیان کیا جاتا ہے کہ سموال شریف ہی میں میاں محمد بخشؒ پر حافظ محمد علی کے حقیقی بھائی حافظ ناصر صاحب کی نظر کرم ہوئی۔ حافظ ناصر صاحب ایک درویش کامل اور سدا معتکف رہنے والے صوفی تھے،

انھوں نے میاں محمد بخشؒ کی توجہ مولانا جامیؒ کے فارسی کلام کی طرف مبذول کرائی، یہی نہیں بلکہ انھوں نے میاں صاحب کو غنا، لے، ترنم اور نغمگی اور گائیکی کی طرف مائل بھی کیا، لہٰذا میاں صاحب ایک عرصہ تک خوبیوں اور مترنم لہجے سے حافظ صاحب کو محظوظ کرتے رہے۔ یوں بھی بتایا جاتا ہے کہ حافظ ناصر صاحب نے میاں محمد بخش کے لحن، حافظے، اور یاداشت کی ایزادوفروغ کے لئے دعا بھی فرمائی۔

میاں محمد بخشؒ ابھی پندرہ سال کے ہوئے تھے کہ جب والد ماجد نے ضعف پیری کے سبب محسوس کیا کہ اب وقت رحلت آچکا ہے، انہوں نے دربار عالیہ کی سعادت اپنے لخت جگر میاں محمد بخشؒ کو بخشنا چاہی، لیکن حضرت میاں محمد بخشؒ نے اپنے بڑے بھائی کے لئے اسے تجویز کیا، اور اپنے لئے صرف دعاؤں کی طلب آرزو کی، اس کے باوجود والد محترم نے اس سعادت اور منصب کے لئے میاں محمد بخشؒ ہی کو پسند کیا، اس کے بعد ایک خاص روحانی کیفیت اور جذب و سرشاری کی حالت میں یہ پیروں فقیروں کی مسند میاں محمد بخشؒ ہی کو تفویض کی گئی۔

میاں محمد بخشؒ والد ماجد میاں شمس الدینؒ کی وفات کے بعد شاہ غازی پیر دربار کے

سجادہ نشین ہو گئے ۔اسی دوران میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد محترم حافظ سائیں غلام محمدؒ کے دست حق شناس پر بیعت کی ،اور باطنی تزکیہ اور صدق و صفا کا سبق لیا، کچھ عرصہ بعد پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق کشمیر چلے گئے ،اس دور میں پوری وادی کشمیر غلامی کی حکومتی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی ، اللہ کی مخلوق پر لادین حکمرانوں اور راجوں نے دائرہ حیات تنگ کر رکھا تھا،اس دور پر آشوب میں حضرت میاں محمد بخشؒ باضابطہ طور پر باطنی فیوض و برکات کے حصول و اکتساب کے لئے کوشاں رہے۔لہذا کشمیر ہی میں انہوں نے شیخ احمد ولی سے باطنی فیض حاصل کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز کو مخلوق سے بہتر جانتا ہے۔کوئی امر اس کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں اور چاہنے والوں کو اسی وقت شرف ہم نشینی بخشتا ہے، کہ جب وہ اس کے لائق ہو جاتے ہیں۔اور اللہ کے رازوں کی حفاظت کرنے والے بن جاتے ہیں ،لہذا جب میاں محمد بخشؒ اللہ کی راہ میں آ گئے تو انہوں نے ریاضتوں عبادتوں اور مجاہدوں کو اپنا شعار بنالیا۔کشمیر سے واپس آ کر وہ ایک عرصہ تک جنگلوں بیابانوں میں پھرتے رہے،اور پھر دوبارہ دربار پیر غازی پر آ کر عزلت نشین ہو گئے۔

میاں محمد بخشؒ احاطہ دربار پیر غازی کی چار دیواری میں برسوں گوشہ نشینی میں رہے ،یہیں پر انہوں نے بڑی سادہ بے ریا، شیطان النفس دنیا و مافیہا سے محفوظ و مامون زندگی گزاری ،انہوں نے صبر و شکر قناعت اور شاکر بہ رضائے الٰہی کی بے پناہ دولت یہیں سے حاصل کی،

بتایا جاتا ہے کہ حضرت میاں محمد بخشؒ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق سے ملتا ہے ۔راہ تصوف میں آپ حضرت غوث الاعظم کے مقلد تھے، بلکہ ایک واقعہ یوں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ والد ماجد نے جب حضرت جی کو منصب سجادہ نشینی تفویض کرنا چاہا تو اس وقت بھی والد محترم نے روح شاہ پیران ،حضرت سید عبدالقادر جیلانی ہی کو ہادی

ورہبر قرار دے کر حاضر و شاہد و گواہ بنایا تھا، اس وقت تو ابھی میاں محمد بخشؒ پندرہ سولہ سال ہی کے نوجوان فرد تھے، بہر صورت حضرت میاں محمد بخشؒ نے راہ تصوف میں مخلوقات اور خواہشات سے لاتعلق ہو کر رجوع الی اللہ کے باعث بے پناہ روحانی اور باطنی برکات اور رحمتیں حاصل کیں، اور اس دور میں وہ عادات طبعی کو چھوڑ کر شروع کی طرف آ گئے، اور موافقت الٰہی میں سکون و اطمینان حاصل کرنے لگے، اور پھر مستقل طور پر احاطہ دربار میں گویا ایک طرح کے اعتکاف میں زندگی بسر کرنے لگے۔

روایت ہے کہ میاں محمد بخشؒ نے اپنے بڑے بھائی میاں بہاول بخش کی کی تحریک واستدعا پر داستان سیف الملوک لکھی۔ یہ داستان سیف الملوک حضرت میاں محمد بخش تینتیس سال کی عمر میں مکمل کر لی تھی، گویا اس وقت میاں صاحب کئی طرح کے تجربات و واردات سے گزر کر کندن ہو چکے تھے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کا ایک ایک لفظ درد سے آشنا اور قارئین کے لئے نشتر کی حیثیت رکھتا ہے،

سیف الملوک، جیسی مشہور زمانہ اور بزرگ تصنیف کے علاوہ بھی میاں محمد بخشؒ کی متعدد کتابیں ہیں، ان میں رنگ تصوف میں تحفہ میراں ترجمہ قصیدہ غوثیہ ترجمہ قصیدہ بردہ شریف قصہ شاہ منصور اور تبلیغی دینی اور اسلامی کتابوں میں تحفہ رسولیہ، معجزات جناب سرور کائنات، ہدایت المسلمین، تذکرہ مقیمی اور دیگر داستانوں میں قصہ سوہنی مہینوال، شیریں فرہاد، نیرنگ عشق، مرزا صاحباں، سی حرفی ہیر رانجھا اور سی حرفی سسی پنوں وغیرہ زیادہ مشہور رہیں، ان کے علاوہ قصہ شاہ صنعان، تحفی خواص خاں اور گلزار فقیر وغیرہ بھی معروف ہیں۔

میاں محمد بخش نے دربار رحالہ سے وابستگی کے دوران میں ایک عرصے تک فریضہ وعظ

بھی اشعار ہی میں کیا کرتے تھے،

میاں محمد بخشؒ سادہ، بے ریا اور متوکل زندگی گزارتے رہے، دنیاوی شان وشوکت کی چنداں طلب وآرزو نہیں کرتے تھے، فلاحی اور دینی کاموں میں عملی اور مالی حصہ بھی لیتے رہتے تھے، بتایا جاتا ہے کہ وہ کوئی حجاج کو اپنی طرف سے زادِ راہ فراہم کرکے حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ فرماتے تھے،

حضرت میاں محمد بخشؒ کے عقیدت مندوں اور صاحبِ ارادت سوانح نگاروں نے آپ سے کئی خرق، عادات، واقعات اور امور بھی لکھے ہیں، اور آپ کی زہد ومعرفت زندگی کے بارے میں بہت کچھ رقم کیا ہے۔ یوں ان کی صوفیانہ زندگی کے بھی کئی پہلو اجاگر ہوئے ہیں۔

حضرت میاں محمد بخشؒ نے ۱۳۲۲ھ یا ۱۳۲۴ ہجری بمطابق ۱۹۰۷ء میں کھڑی شریف میں وصال فرمایا۔

مناجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا !

بوٹا آس امید میری دا کر دے میوے بھریا !

مٹھا میوہ بخش اجیہا قدرت دی گھت شیری

جو کھاوے روگ اس دا جاوے دور ہووے دلگیری

سدا بہار دئیں اس باغے کدے خزاں نہ آوے

ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکھا پھل کھاوے

بال چراغ عشق دا میرا روشن کر دے سیناں

دل دے دیوے دی روشنائی جاوے وچ زمیناں

نعمت اپنی دی کجھ مینوں بخش شناساں پاواں

ہمت دے ولے نوں تیرا شکر بجالیا واں !

ااہ ہنیرا جہل برے دا چانن اال عقل دا

بخش ولایت شعر سخن دی یمن رہے وچ رلدا !

اول دیہہ دل جس وچ ہوون سچے سخن خزانے

لعل جواہر کڈھ دیوے قوت بخش زبانے

طبع میری دا نافہ کھولیں مشک ملکیں دھمائیں

سن سن مغز معطر ہوون بو عشق دی پائیں

سخن میرے دی شکروں ہوون مٹھے منہ قلم دے

شعر میریدی عطروں کاغذ لاوے خال رقم دے

بوہٹی نویں کتاب میریدی جو بن بخش سنگاریں

پاک نظر دے ویکھن والے تدی عشق دی تاریں

جے کوئی میلی اکھیں ویکھے عیب دھگانے لاوے
اوہ بھی عدل تیریدے گھر تھیں کجھ سزائیں پاوے

مرمر اک بناون شیشہ مار وٹا اک بھندے
دنیا اتے تھوڑے رہندے قدر شناس سخن دے

اول تے کجھ شوق نہ کسے کون سخن اج سندا
جے سنسیں تاں قصہ اتلا کوئی نہ رمزاں پن دا

لد گئے اوہ یار پیارے سخن شناس ہمارے
سخن صراف محمد بخشا لعلاں دے ونجارے

مجلس بہہ بہہ گئے سیانے کر کر ہوش سنبھالے
ہکدوئے سنگ ورتی الفت جیوں بھلیاندے چالے

لے لے گئے سخن دی لذت پی پی مست پیالے
خالی رہ گئے مٹ محمد خانے مجلس والے

کدھرے نظر آوے کوئی بھرے پیالے والا
جے دے تاں ورتے ناہیں ناں یک گھٹ نوالا

کہے اساں تھیں اوہلے ہوئے ساقی مٹ پیالے
ہائے افسوس محمد بخشا کون کرے اپرالے

یاراں باجھ شراب سخن دا ورتن تے کد جیوسی
سچا میلا کدھ محمد جو پیوسی سو پیوسی

حمد باری تعالیٰ

اول حمد ثناء الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اس دا نام چتارن والا ہر میدان نہ ہردا

کام تمام میسر ہوندے نام اوہدا چت دھریاں
رحموں سکے ساوے کردا قہروں ساڑے ہریاں

قدرت تھیں جس باغ بنائے جگ سنسار تمامی
رنگ برنگی بوٹے لائے کجھ خاصے کجھ عامی

اکناں دے پھل مٹھے کیتے بہت انہاندے کوڑے
اکناں دے پھل کاری آون نفعے پھاندے تھوڑے

ایس عجائب باغے اندر آدم دا رکھ لایا !
معرفت دا میوہ دے کے واہ پھلدار بنایا

رحمت دا جد پانی لگاتاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر ڈالی نے پھل پایا سر دھرتی جد دھریا

واہ دا خالق سر جہاراں مالکاں جن انساناں
اربع عناصر تھیں جس کیتا گونا گون حیواناں

کنہ اوہدی نوں کوئی نہ پہتا عاقل بالغ داناں
در جس دے سر سجدے ٹٹے لوح قلم اسماناں

حکم اوہدے بن ککھ نہ ہلدا واہ قدرت دا والی
جیا جون نگاہ اوہدی وچ ہر پتر ہر ڈالی

آپ مکانوں خالی اس تھیں کوئی مکان نہ خالی
ہر ویلے ہر چیز محمدؐ رکھدا انت سنبھالی

جون ہزار اٹھاراں اس نے دنیا وچ بنائی

صورت سیرت تے خاصیت وکھو وکھری پائی
جدا جدا ہر جونے جوگے جگ تے کیتے کھانے
انہیں لوہلے ماڑے موٹے ہر نوں نت پچانے
جو جو رزق کسے دا کیتوس لکھیا کدے وٹالے
لکھ کروڑ تکے برایاں پھر بھی او نویں پالے
آدم تھیں لے اس دم توڑی لکھ ہوئے مر مٹی
صورت جدا جدا سبھس دی علم اوہدے وچ مٹی !
وکھو وکھرے لیکھ سبھس دے لکھ چھڈیوس اکواری
جمن مرن نہ گھٹن ویندا ساعت ادھی ساری !
اکو فرش زمین دا سارا اکو مینہ تراوت
بوٹے رکھ زمیں پر جتنے سبھناں وچ تفاوت
بے ناڑیں اک پتر اندر جوڑ کئی وچ جوڑے
علم اوہدے وچ ککھ نہ بھالا سبھ معلم بن لوڑے
صنعت دا کجھ انت نہ لبھدا نظر کرو جس جائی
دھن اوہ قادر سرجنہارا جس سبھ چیز بنائی
جے اک مچھر دا پر بجھے توڑے جو جگ لگے
ہرگز راس نہ ہوندا مڑ کے جیونکر آہا اگے
اتنا کم نہیں کہ سکدے دانشمند سیانے
حکمت پاک حکیم ہے دی کون کوئی سبھ جانے
آپے دانا آپے بینا ہر کم کردا آپے
واحد لا شریک الہی صفتاں نال سہیاپے
رب جبار قہار سنیندا خوف بھلا اس باہوں

ہے ستار غفار ہمیشہ رحم امید جناہوں
بادشاہ تھیں بھیکھ منگاوے تخت بہاوے گھاہی

کجھ پرواہ نہیں گھر اس دے دائم بے پرواہی
صم بکم رہن فرشتے کس طاقت دم مارے

در اس دے پر عاجز ہو کے ڈھیندے بزرگ سارے
ہر ڈٹھے نوں ہتھی ویندا بخشنہار خطایاں !

دیتوس سخن زباناں اندر سختاں وچ صفایاں
ہر درتوں در کارن ہوندا جو اس در تھیں مڑیا

اوسے دا اس شان ودھایا جو اس پاسے اڑیا
بادشاہ دے شاہ اس اگے منہ ملدے وچ خاکاں

او گنہار کہا یا اوتھے سچیاں صافاں پاکاں !
مغروراں نوں پکڑ نہ کروا اوسے وقت شتابی

معذوراں نوں چکے ناہیں کر کے قہر خرابی
جیکر خفگی کرے اساں تک کے کماں بریاں

بخشش کر کے مہریں آوے پھیراو ہدے در اڑیاں
ماؤ پیو دی بے فرمانی جو بیٹا نت کردا

فرزندی دا پیار نہ رہندا کہن کویں ایہ مردا
جن بھین بھرا نہ ہوون راضی جس بھراوں

گھر آئے دا کرن نہ آدر کہن اوہدیاں واؤں
دوست یار کسے دا بلدن آور بھاء نہ ہووے

پھرا وہ مکھ وکھاندا ناہیں ماری تھیں ہتھ دھووے
نفر غلام کسے دا ہووے خدمت اندر ڈھلا

خاوند نوں کد چنگا لگدا جھڑکے کر کر گلا !

میر وزیر مصاحب شاہ دے حکموں باہر ہوون

شاہ کھدیڑے غصہ کر کے ہور بھی نوکر روون

واہ وا بخشنہارا صاحب تک تک اڈگناہاں !

عزت رزق نہ کھسے ساڈا ویندا پھیر پناہاں

دوئے جہان اساناں زمیاں جو وافرے اوڑے

وچ سمندر علم اوہدے دے یک قطرے تھیں تھوڑے

کھانے پاؤ بہائیوس چوکی ڈاہ زمیں دا پلا

سجن دشمن چنگے مندے ویداناں وہر کلا

جے اوہ قہر کماون لگدا کون کوئی جو چھٹدا

رحمت اس دی جگ وسائے ہر یک نعمت لہدا

بندگی دی پرواہ نہ اس نوں کھاتا نہیں گناہوں

زہد عبادت تاہیں ہوندے جاں کھلے درگاہوں

سدا سلامت راج اوسے دا اس در سبھ سلامی !

آدم جن ملائک ہر شے جیا جون تمامی

مان کریندیاں مان تروڑے مسکیناں دا ساتھی

کوہ قافاں وچ روزی دیندا سیمر خان نوں ہاتھی

لطف کریندا کرم کنندہ ہر دے کام سنوارے

سبھ خلقت دارا کھا اوہو بھیت پچھانے سارے

سبھ وڈیائی اس نوں لائق بے پرواہ ہمیشہ !

ہٹناں تاج سعادت دیندا ہٹناں بد اندیشہ

عیب میرے پر پلا دیندا ہنر کریندا ظاہر

جدوں کرم دا واڑا کردا کوئی نہ رہندا باہر
ہر عاجز پر رحمت کردا کرے قبول دعائیں
بن منگے لکھدان دوائے محرم دل دا سائیں
ہر کوئی محتاج اوسے دا منگن ہار اور دا
ہر گز کیتی اس دی اتے اگل کوئی نہ دھردا
دائم نیکو کاری کردا نیکی اس نوں بھاوے
بدیاں بھی پھر بخش گزر دا جاں رحمت پر آوے
سورج تارے اوٹھ قطارے مشرق مغرب جاندے
خاک زمیں دی ثابت رکھدا پانی تے تھر باندے
دھرتی پوند ڈولاندی آہی ایدھر اودھر ہو کے
حکمت نال لگائیوس محکم کوہ قافاں دے کو کے
قطرے بک منی دے تائیں کی کجھ جو بن دیندا
پانی اتے صورت لکھے حکمت عجب کریندا !
اوس صورت وچ سیرت پاوے اہل بصیرت تکدے
انہیں لوک آخر بھائی قدر پچھان نہ سکدے
وٹے دے وچ لعل ٹکاندا جانن قیمت پاندے
ساوی شاخوں دیکھ نکالے گل پھل رنگ رنگا دے
سپاں اندر موتی کردا رکھ کے قطرہ پانی !
شکماں وچوں باہر آنے صورت بی بی رانی
اگا پچھا اس نوں معلم ناں چھپیا اک ذرہ !
داناں بیناں کشف قلوبی حی قیوم مقرہ
کناں باجھوں سننے والا تکدا ہے بن نیناں

باجھ زبان کلام کریندا ناں اس بھائی بھیناں

غالب امر مبارک اس دے ناں ہویاں نوں کیتا !

ہویاں نوں نابود کریسی آپ ہمیشہ جیتا

خاک ہویاں نوں ودجی واری مڑ کے زندہ کر سی

وچ میدان قیامت والے ہر کوئی لیکھا بھرسی

سبھ جہاں کو کیندا ایہو ہے تحقیق الٰہی

لیکن کنہ مبارک اس دی کسے نہ لدھی آ ہی

صفت اوہدی نوں فہم نہ پہتا ذاتی وہم نہ پاندے

اس ڈالے کئی بیڑے ڈوبے تختہ ہویا نہ باندے

اس میدان نہ چلے گھوڑا شینھ حیرت دا گجے

خاص پیارے لا احصی کہکے اس ڈوروں سن رجے

ہر جائی نہیں چلدی بھائی جتھے دی چترائی

کن ڈورے جیبھ گونگی ہوندی جاں کوئی ماگہ آئی

اس مجلس دا محرم ہو کے پھیر نہ مڑا کوئی !

جو ایہ مست پیالہ پیندا ہوش کھڑاندا سوئی

اس خونی دریاؤں ڈر دے عقل فکر دے سائیں

کس دی بیڑی باہر آئی پہنچ اجیہیں جائیں

جیکر تینوں طالب محمد اس رستے ٹر اڑیا !

مڑ آون دی رکھ نہ ہکھی اتھوں کوئی نہ مڑیا

نال ریاضت کریں صفائی سان فکر دی گہس توں

مت خوشبو عشق دی کرسی طالب عہد الستوں

پیر طلب دے کھڑ سن اوتھے اوڈیں حب دی بالوں

اگوں پکڑ یقین لنگھاسی پڑوے پار خیالوں
ایہہ دریا موہانے باجھوں لنگھن مول نہ ہوندا
رڑھ مردا یا ڈبدا جیہڑا آپ ہکلا پوندا
جہاں ملاح منایا ناہیں بیڑی چڑھی نہ اس دی
راہوں پر ت پئی وچ باراں مفت نکرھی مسدی
رستہ چھوڑ نبی دا ٹریاں کوئی نہ منزل لگ دا
جے لکھ محنت ایویں کریئے کلر کول نہ اگدا
رستہ صاف نبی دے پچھے ہور نہ جانوں کوئی !
او ہو کرے شفاعت ساڈی تاہیں ملسی ڈھوئی

درنعت سید المرسلین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کروا !
جبرائیل جیہے جس چا کر نبیاں دا سر کردا
اوہ محبوب حبیب رباناں حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سرے تے دھردا

جے لکھ واریں عطر گلابوں دھوئیے نت زباناں
نام انہاں دے لائق ناہیں کی قلمے دا کاناں
نعت انہاں دی لائق پاکی کداساں ناداناں
میں پلیت ندی وچ وڑیا پاک کرے تن جاناں

نال اشارت ٹکڑے کیتا جس نے چن اسمانی
سک روڑاں تھیں جس پڑھایا کلمہ ذکر زبانی
معجزیوں اس بہت ودھائی تھوڑی سی مہمانی
لشکر تسا سبھ رجایا ہکسے کاسے پانی !

صدر نشین دیوان حشردا افروچہ اماماں
کل نبی محتاج انہاندے نفراں وانگ غلاماں
دنیاں تے جد ظاہر ہویا ڈھریا دین دماماں
کوہ قافاں نے سیس نمایا کوٹ کنار تماماں

تخت چبارے شاہی کنبے ڈھٹے کفر منارے
چھپ دتے قرآن اوہدے نے اگلے دفتر سارے
سبھو نور اوسے دے نوروں اس دا نور حضوروں
اس نوں تخت عرش دا ملیا موسی نوں کوہ طوروں

لو لا ک لما خلقت الکون آیا شان انہاندے

جن انسان غلام فرشتے ہوئے جہان انہاندے

نور محمدؐ روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا !

اول آخر ہوئے پاسے اوہو مل کھلویا

پاک جمال اوہدے نوں سکدے روح نبیاں سندے

حوراں ملک انہاندی خاطر خدمت کارن بندے

ولی جہاں دی امت سندے نبیاں نال برابر

امت اس دی نبیاں لوڑن مرسل ہور اکابر

حسن بازار اوہدے ہے یوسف بردے ہو وکاندے

ذوالقرنین سلیمان جیہے خدمت گار کہاندے

عیسی خاک انہاندے وردی گھن تمیم کروا

تاہئیں دست مبارک اس دا شانی ہر ضرر دا

خاں غلامی اس دی والا لایا پاک خلیلے !

جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسماعیلے

موسی خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی

اوہ سلطان محمدؐ والی مرسل ہور سپاہی

وہ سی سد جہاں نوں ہویا نیڑے آء پیارا

نعت انہاں دی کی کجھ لکھے شاعر او گنہارا

دربیاں معراج درالتاج انبیاء علیہم السلام

آئی رات مبارک والی بھاگ اساڈے جاگے

سجناں تے خوش مشکاں ڈوہلیاں دشمن سر سہاگے

آسماناں پر تارے روشن شمع چراغ یگانے

سکدیاں یاراں نوں آ پہتے سکاں دے پروانے
وچی وکیل لیایا سدا نالے گھوڑا جوڑا !
آملیئے ہک جوڑ محمد تینوں قرب نہ تھوڑا
ہر دم سک تساڈی سانوں آئی رات ملن دی
سدکھلیوں وڈیائی دے کے عزت ودھی تجن دی
لوح قلم آسماناں زمیاں دوزخ جنت تائیں
کرسی عرش معلی ویکھیں سیر کریں سبھ جائیں
عزت قرب تساڈا ویکھن حوراں ملک پیارے
نالے روح سندے ہون سلامی سارے
دوزخ جنت وچہ آسماناں جو خلق اللہ وسدی
پاک جمال تساڈے کارن ہر دی جان ترسدی
دیکھ جمال حبیب میریدا صدقے صدقے جاون
شرف سعادت پاون سارے شکر بجالیاون !
ہویا سوار براقے اتے اوہ سلطان عرب دا
چائی واگ محبت والی ٹریا راہ طلب دا
لے لے نذراں ملدے اگوں روح تمام نبیاں
خدمت اندر حاضر ہوئے بدھے لک ولیاں
سے سنگار کیتے سبھ حوراں منگل گاون کھلیاں
اج جنجاں دا لاڑا آیا مل مل رکھو گلیاں !
اسری دا سرگشت سرے تے افسری لولا کی
طہ تے لیس چھاں دا سہر شرم تے پاکی
سوہنی جھنڈ معنبر سرتے چمکے نور دکھانوں !

سرمہ سی مازاغ اکھیں وچہ گل تعویز قرآنوں
نعت درود صلوٰۃ سلاموں چھٹیاں جھلن قطاراں
صلی اللہ علیہ وسلم کرن نقیب پکاراں
چھوڑ آسماناں زمیاں تائیں سرور گیا اگیرے
جتھے وحی نہیں ونجہ سکدا اہٹ بیٹھا کر ڈیرے
سرورؐ نے فرمایا اس نوں جے توں ساتھی میرا
چل اگیرے نال اساڈے کیوں بیٹھوں کر ڈیرا
کیتی عرض فرشتے حضرت کون اسیں بیچارے
جے اک گٹھ اگیرے ہوواں سڑ جاندے پر سارے
نہیں مجال اساڈی اگے چمکن نور تجلے
ایسا قرب تساں نوں لائق جاہو بک ہکلے
جتھے قدم تساڈا اوتھے ہور نہیں کوئی سجدا
اہل کمال جلال محمد تو ہیں توں ہیں ہجدا
سب کسے تھیں اگیرے چاء چاء پردے نوری !
قاب قوسین او ادنیٰ تائیں پایا شان حضوری
جانی نال ملے دل جانی وتھ نہ رہیا ذرہ
خلعت تحفے ہدیے لے کے آئے فیر مقررہ !
ایسا نبی جہاں دا والی سو امت کیوں جھڑسی
عیب گناہ خطایاں بابت کیوں دوزخ ول ٹرسی
کی کجھ نعت تساڈی آکھاں خلقت دے سردارا
لکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے لکھ درود ہزارا
تدھ پہ ہون درود اللہ دے آل اولاد تیری تے

پیراں اصحاباں اتے بھی بنیاد تیری تے
پیر مرید صدیقؓ اکبر سن پہلے یار پیارے
حق جہاں دے ثانی اثنین اذہما فی الغار
یار دو جا فاروق عمرؓ سی عدل کیتا جس چھڑ کے
ایہہ شیطان رجیم رو لایا نچے اندر پھڑ کے
شب بیدار غنی سی تریجا جامع جو قرآنی
عثمانؓ ذوالنورین پیارا مہتر یوسفؑ ثانی
چوتھا یار پیارا بھائی خاصہ دل دا جانی
دلدل دا اسوار علیؓ ہے حیدر شیر حقانی
محمد کمی دنک دی شان جہاندے آیا
سخی بہادر جگ وچہ نادر جس دا عالی پایا
ذوالفقار جہاں نوں اتری خلعت فقر حضوروں
جمل جہان ہوئی روشنائی شاہ مرداں دے نوروں
جمدیاں سن جس اگے بتاں سیس نوائے
خیبر کوٹ کنار گرائیوس ڈنکے دین وجائے
ستر دو بہتر واریں راہ اللہ دے دکیا
دوئے امام دتے راہ مولی پھیر صبر کر تکیا
رہا انہاں اماماں پچھے جو گل لال نبیؐ دے
پاک شہید پیارے تیرے افسر آل نبی دے
ہکناں عشق تیرے دے پیتے بھر بھر زہر پیالے
خنجر جھاگ محبت والی ہکناں بدن حلالے
ہوندی قوت زور نہ لایا بیٹھے من رضائیاں

پانی باجھ پیاسے چلے دین وٹی دے سائیں
عشق تیرے وچ گھائل ہوئے مائل حسن ازل دے
سر دتے پرسی نہ کیتی شادی کر کر چلدے
پیر سنے وچ نیر عشق دے بیڑا میرا تاریں
میں عاجز مسکین بندے نوں نال ایمانے ماریں
توڑے رو سوال کریسیں توڑے عرض قبولے
میں بھی دوہیں جہانی پھڑیا دامن آل رسولے
یا نبی اللہ جے کجھ دتا قدر تینوں رب والی
ذرے جتنا گھدا نا ہیں ہتھوں ہوندا عالی
اوگنہار طفیل تساڈے اسیں بہشتیں جائیے
رحمت اتے لقا مہر دا پاک جنابوں پائیے
ہور کسے کجھ نیکی ہوسی توشہ خرچ قبر دا !
مینوں ہکو نام تساڈا گہناں روز حشر دا
تینوں قوت بخشی مولی سبھ خلقت بخشاویں
ہوندے زور سوال نہ موڑیں نبی کریم کہاویں
دوست دشمن چنگا مندا جے کوئی ہوئے سوالی
کد کریماں دے دراتوں موڑ آوے ہتھ خالی
رکھی جھول تساڈی اگے پاؤ خیر یتیماں !
او گنہار کو پچھیں بھریا بخششیں نبی کریماں
کیتی بے فرمانی تیری بھلا پھر یوں راہوں
نام اللہ دے بخش بے ادبی نہ کر پکڑ گناہوں
سخن نہیں کوئی ہوندا میں تھیں تیری شان قدر دا

طٰہٰ تے یٰسٓ الٰہی صفت تساڈی کروا

بہت عزت لولا کی تینوں کی میں صفت سناواں

آل اصحاب ہمیت سلامت ہور درود پچاواں

آل اولاد تیری دا منگتا میں کنگال زبانی

پاؤ خیر محمد تائیں صدقہ شاہ جیلانی ؒ

در مدح جناب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

واہ وا میراں شاہ شہاں دا سید وو ہیں جہانی !
غوث الاعظم پیر پیران دا ہے محبوب ربانی
نانک دا دک ولوں اچا سچا حسبوں نسبوں
نبیاں ناوں گھٹ نہ رہیا ہر صفتوں ہر وسبوں
نبیاں نوں رب ولوں آندے وی سلام سنیہے
وی نہ محرم میراں تائیں دے بھیت اجیہے
نام جنہوں او سنو بخشے حکم ایہو فرمایا
اعظم اسم تساڈا ناواں جس پڑھیا پھل پایا
آل نبیؐ اولاد علی دی سیرت شکل انہاندی
نام لیاں لکھ پاپ نہ رہندے میل اندر دی جاندی
سے برساں دے موئے جوائے سکے نیرو گائے
کھسّتے روح فرشتے ہتھوں لکھے لیکھ مٹائے
غوثاں قطباں دے سر میراں قدم مبارک دھریا
جو دربار انہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا
نبیاں تے جداوکھڑ آئی روح میراں دا پہتا
مشکل حل کرائی ہر دی قرب شاہاں دا بہتا
اوہ محبوب الٰہی جیہا جگ تے سخی نہ کوئی
مشت نمونہ سن خرواروں ہکدن کیسی ہوئی
ڈیگر ویلے ہکس مریدے کیتی عرض ضروروں
یا حضرت اج کوئی سخاوت ڈٹھی نہیں حضوروں

باطن اندر کیتی سایاں سانوں نظر نہ آئی !
یا کوئی ہور اسرار جیہا جس دیہاڑ لنگھائی
حضرت نے فرمایا شہا جے لکھ باطن کیتی !
لیکن تساں نہ ڈٹھی کوئی جو بیتی سو بیتی
ظاہر بھی کجھ دساں تینوں پلک نہ جاندا خالی
ایہو جیہی ہمیش سخاوت کھڑ دے روز سوالی
ست ویہاں کوئی عاصی مجرم چن چن برے لیاؤ
نظر اسا ڈی اگے رکھو ساعت ڈھل نہ لاؤ
خدمت گاراں پکڑ لیاندے اوگنہار نکارے
میراں نظر کرم دی کیتی غوث بنائے سارے
ہک کوئی ولی اللہ دا ہویا رو کے تقصیروں
چور اچکا تے منہ کالا رب بنایا پیروں
جتول جاوے نکے وڈے لوک سہو ور کارن
ایہہ مردود الٰہی متدا آیا ہے کس کارن
منگیا خیر نہ پیندا کدھروں ناں ملدا گھٹ پانی
بھکھا تے ترہایا وتدا پکڑی چال نمانی !
ترے سے ستھ ولی دی قد میں لگا وارو واری
اوہ تقصیر معاف نہ ہوئی دن دن ودھ قہاری
صاف جواب ولیاں دتا توں مردود جنابی
جے کوئی کرے شفاعت تیری اس دے باب خرابی
اوڑک ہکس ولی نے کہیا جا بغداد سہاوے
اوہ میراں محبوب خدا دا مت تینوں بخشاوے

منہ کالا کر گیا نماناں حضرت وی ورگا ہے

حق اوہدے وچ رحمت منگی میرا شاہنشاہ ہے

ہویا حکم جنابوں میراں نہ کر اس دی یاری

جو او پر اللہ اس دا کرسی اسدے باب خواری

اس گلوں محبوب الٰہی رس ہویا مڑ راہی !

جاں ہک قدم اٹھایوں اونویں ہویا حکم الٰہی

ایہہ مردود زبانی بخشاں ہور ہزار اجیہا

رس نہیں محبوب پیارے منیم تیرا کہیا

دوجا قدم اٹھایا حضرت فیر کہیا رب والی

دو ہزار اتے ہک ایہہ بھی واصل کرساں نوروں

تریجا قدم مبارک چایا آیا حکم حضوروں

تیرے ہزار اتے ہک ایہہ بھی واصل کرساں نوروں

تیرا کہیا کدے نہ موڑاں اے محبوب یگانے

اوہ سارے جد قطب بنائے پیر پڑھے شکرانے

ایسی عزت خاطر تیری رب دے خاص عزیزا

آس تساڈی رکھاں میں بھی او گنہار نا چیزا !

سیوا دار تساڈا حضرت کوئی نہ رہیا خالی !

سخی دوار تساڈے اتے میں کنگال سوالی

لکھاں خیر تساڈے لیندے بن منگے بن لوڑے

دین دوان سبھو ہتھ تیرے کوئی نہ ٹھاکے ہوڑے

میں پاپی شرمندہ جھوٹھا بھریا نال گناہاں

ہکو آس تساڈے وردی ناں کوئی ہور پناہاں !

میں اٹھاں تے تہلکن رستہ کیونکر رہے سنبھالا

دھکے دیون والے بجتے توں ہتھ پکڑن والا

توں پکڑیں تاں کوئی نہ دھکے پہنچ شتابی کر کے

گھمن گھیرا اندر غتارو لنگھ نہ سکاں تر کے

تہلک تہلک کے منہ سر بھریا گندی گلی گیا ہاں

تکدا لوک تماشے حضرت میں بے حال پیایاں

پاک نہیں ہتھ پکڑ اٹھاندے بھر یوں نال پلیتی

یا میراں کی حال بندے دا جے تدھ سار نہ لیتی

چوراں نوں توں قطب بنایا میں بھی چور اچکا

جس ور جانواں دھکے کھانواں بک تیرا در تکا

سن فریاد پیراں دے پیرا دھکا دئیں نہ مینوں

بے کساں دا والی توں ہیں شرم وتی رب تینوں

آپ مہارے پچھے پیاں سٹ نہ جائیں مردا

عرض کرن دے لائق شاہا سخن نہ میں تھیں سردا

عرض کراں شرمندہ تھیواں کی میں کراں لکارا

منہ میرا کد عرضاں لائق ناقص عقل بیچارا

مت کوئی سخن ان بھاتاں نکلے عاجز مفت مریواں

رکھو قدم میرے سر حضرت سدا سکھالا تھیواں

بچیاں دے سر صدقہ میں ول نظر کرم دی پاؤ

شاہ مقیم محمد پچھے پاک جمال دکھاؤ!

میں بھی جاناں او گنہار لائق نہیں جمالاں

تینوں سبھ توفیقاں حضرت نیک کرو بد حالاں

درمدح جناب شاہ شاہاں حضرت میراں محمد مقیم تارک الدنیا

واصل الدین ساکن حجرہ منورہ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

حضرت میراں شاہ مقیماں تیرا شان زیادہ
سوہنا سخی جدھے گھر جایا علی امیر شہزادہ
نوری ملک کریندے چوری حوراں منگل گایا
بالا پیر لکھاں دا داتا دھن مائی جس جایا
عالم تے روشنائی ہوئی چڑھیا چن نورانی
حسنی سید پیدا ہویا صورت یوسف ثانی
حجرے اندر گھریاں پہیراں دینی ڈنکے مارن
لعل بہاول شیر قلندر دم دم نال پکارن
طوطے میناں خمرے بولن دھن مقیم محمدؐ
گودی وچہ کھڈاوے جس نوں نبی کریم محمدؐ
جس نوں ویکھ سوا لاکھ ہویا عارف اہل ولایت
کس نوں طاقت آکھ سناوے اسدے قرب نہایت
آل نبی اولاد علی دی واہ سید گیلانی!
دستگیر جہاں دا دادا کون تنہاں دا ثانی
کتے جو درگاہ اوہدی دے شیراں اوپر بھارے
پیراں دے سر پیر محمدؐ واہ واہ پیر ہمارے
پیراں دے درباروں پاوے دائم خلق مراداں
مینوں بھی کجھ شوق الٰہی بخشو سن فریاداں
دمڑی والا لعل تساڈا جس دی ہے منظوری
پاک جناب اونہاندی اندر مینوں کرو حضوری

درمدح جناب مرشد ہادی حضرت پیر پیرا شاہ غازی قدس اللہ تعالے سرہ العزیز

بسم اللہ بسم اللہ اگوں مدح مبارک آئی
ہادی مرشد دی جس دولے چارے کوٹ نوائی
مسلم ہندو کوئی نہ نابر سیوے سبھ لو کائی
داتا سخی محمدؐ بخشا دن دن دیگ سوائی
عاجز تر دھن اس دے در تے لکھ نعامت کھاندے
ہک دمڑی دا تحفہ لے کے ویندا وان لکھاں دے
شاہ سلطان انہاندے بوہے عاجز بن دکھاندے
عاجز اس دے شاہ سداون اس دا مان رکھاندے
اس در دے سگ غازی کولوں شیر ببر بھو کردا
اگے چڑھے نہ چڑی اوہدی دے باز شکاری ڈردا
بادشہاں دا پیر کہاوے پیراں شاہ کر جاتا
پیرا شاہ قلندر غازی نت سوا لاکھ داتا
سیک لگے جد سیوک تائیں ترت سنے فرماداں
پہنچے کر تاکید محمدؐ پان مرید مراداں !
زندہ پیر کرامت ظاہر فیض ہمیشہ جاری
باغ نبی دا گل عجائب کھڑیا سدا بہاری
جھل جہان دھمی خوشبوئی جھلی واؤ کرم دی
واہ سہیل کرے بلغاراں قیمت پیندی چم دی
ساوی جھنگی جو بن رنگی جلوہ حسن ماٹوں
شاخاں مستاں سر لکائے دم دم جھولن جابوں

طوطے، میناں، خمرے، بولن، کوئل، مور، لٹورے
دھن پیرا دھن پیرا جس نے رزق اساڈے ٹورے

بلبل بھنور گلاں دی باسوں پھردے مست دیوانے
ہد ہد کرن سجود عبادت سر پر تاج شہانے

لکڑا اٹھ صباحیں ویندے ٹھپ تمیم بانگاں
بوزے تے کلچیاں سوزوں کر دے کوکاں چانگاں

آٹھویں روز ہووے نت میلہ لوک زیارت آون
شاہ مرداں تے مست قلندر پھیراں گج سناون

پیر میرے دی دھوم چوفیرے آون ولی سلامی
چمن خاک کریندے خدمت دعوی رکھ غلامی

جنت شان مکان منور روپ ڈلھے ہر پاسے
دراں دے نت نویں سوالی پاون آس نراسے

اوتریاں نوں پتر دیندا وچھڑے یار ملاوے
در اس دے خاک ملن تھیں کوڑھ فرنگ اٹھ جاوے

بوڑھے جہاز لگاوے بنے ہر مشکل حل کردا !
لڑ لگے دا شرم تسانوں پاک شہیدا مردا

جس پر تیرا سایہ پیرا اوگن دے گن اس دے
جانی دشمن دوست بندے جو دوکھی سو مسدے

رحمت نظر ساڈی جیکر میں پر ہووے سایاں
بخشنہارے دی کی حاجت گو عیب خطایاں

توہین بخشنہارا میرا نت ستاری کردا
ظاہر باطن معلم تینوں تک برائیاں جردا

میں نکاری اوگنہاری پُر تقصیر بچاری
مان تران تساڈا حضرت شرم شہاں نوں بھاری
جو چاہیں سو لکھیں سایاں مالک لوح قلم دا
میں مسکین حوالے تیرے توں ضامن ہر کم دا
ہک مشکل باجھ تساڈے سائے پشت پناہوں
میں عاجز نوں نام اللہ دے روہیں نہ درگاہوں
سدا محمد بخش نماناں پایا کرم فضل دا !
تکیہ پرناں محض تساڈا نہ کجھ رالا عمل دا !
کی مجال میری جے آکھاں انجھ کرو گل میری
گل میرے ہتھ تیرے سایاں سا ہم پیانت تیری
نہال عزیز مصاحبی لائق در تیرے سگ ستا
کیتاں دا بھی نفر نکارا نفراں پچھے کتا !
جس سر ہے دستار تساڈی میں بھی اس دے درتے
خیر خیرایت بیٹھا کھاواں جے کجھ چھاندا در تے

دربیان مدح سجادہ نشین حضرت پیر مرسدی وباعث تصنیف کتاب مے گوید

سخناں دی اوہ قیمت پاوے شعر میرے خوش لیندا
اوس صراف اگے جو تروا سوء خزانے پیندا

شعراں وچہ طبیعت اس دی کر دی وال شگافی !
ایس زمانے اس نقدی اس پر تم صرافی !

اللہ بھاوے قدر شناسی اس جیہی اج کس نوں
رمز پچھانے معنے جانے ایہہ تاثیراں جس نوں

کدے عبادت کدے عدالت آپ نہ ہوندا واندا
نالے نازک طبع نہ جلدی فکر نہیں گل پاندا

تاں ایہہ کم دیندا مینوں آپ کرے تاں ہوندا
جے کوئی سخن کرے تاں اوہ بھی در یتیم پروندا

صورت خوبی سیرت خوبی ، خوبی وتن چالا
تا نہیں نام مبارک اس دا خوبی بخشن والا

نام معمیں اندر دسیا عام نہ سمجھیں تد بھی
سادہ اسم بلاون پڑھدے مینوں ہوئے بے ادبی !

میرا ہے اوہ وڈا بھائی عمروں عقلوں وسبوں
دانشمند اکابر داناں بحر اعظم دے کسبوں

شعراں دا سی شوق اونہاں نوں پڑھ پڑھ قیمت پاندے
ہر عاشق دے قصے تائیں خوب طرح دل لاندے

سیف ملوکے دی گل اونہاں کسے کتابوں ڈٹھی
اس قصے دی طلب پیو نے میں دل کر دے چٹھی !

چٹھی گھن سرے تے رکھی کھول جدوں پڑھی
سوہنے لفظ عبارت پختی شہد شکر تھیں مٹھی
کاغذ صاف منور گروا جیوں پھل اندر پتاں
شاخاں و انگر سطراں سدھیاں چوئی تھیں لگ لتاں
ہر ہر سطر مبارک حب دی آہی لہر روانی!
لفظاں دے سب وچوں لبھن ور یتیم معانی
کنڈل وار پئے وچ گھیرے زلف جیویں محبوبی
مرکز نیناں مژگاں و انگر کون گنے سبھ خوبی!
ایہ مضمون چٹھی دا آہا قصہ جوڑ شتابی
چن چن سخن پروویں تسبیح موتی سل خوشابی
صفت حسن دی دکھ عشق دے جیوں موجاں دریا واں
صلح لڑائیاں عیش قصے باغیں میوے چھانواں
یک بیک سنائیں سارے سخن برابر کر کے
وانگ مصنفاں وڈکیاں دے دور اندیشے دھر کے
نکے قصے بیت سی حرفی کی ہویا تدھ لکھے!
ایسے سویں تسی بی میاں سخن کرن ہن سکھے
چھپڑیاں وچ ترتڑ ٹھولی آندی وچ پوکھاں!
یاویں زور طبیعت والا یا مرتاب ہوکھاں
قصے اندر کسر نہ ہووے نالے رمز فقر دی
صنعت بھی وچ تھوڑی بہتی چلے لذت کر دی
پاؤں سیر بناویں قصہ تاں گل تیری جاناں
اپنے مونہوں بن بن بھندا ہر کوئی سگھڑ سیاناں

چھٹی ویکھ گئی حیرانی کجھ نہ آوے جاوے
کون بھنجال فکردا ہووے چتنا پنجھ ونڈاوے !
گھمن گھیر فکر دے اندر پیا عقل دا ٹلا
ناں ایہہ لکھیا موڑن ہوندا ناں اوہ کم سو کھلا!
دوہاں والاں تھیں مشکل ڈھکی کون کرے غم خواری
جے اج مرشد اکھیں دے منگاں مدد یاری
قصہ او کھانالے لماں زور کمی پنڈ بھاری
ڈاہڈے دا فرمان نہ مڑدا روگی جند بچاری
لبع ضعیف اوداسی جیوڑا گھٹ جمعیت سی ول
جانی رب محمد بخشا اوس گھڑی دی مشکل
اس کم اندر بھلی فراغت تیز طبع ہوشیاری
میرے کول نہ آہیاں ترائے عقل دتی پر یاری
رکھ امید سخی دے در دی ناں یقین اعتبارے
شاہ حضوری گھن وسیلہ جاء چھپڑ یوں ہرکارے
پیر جیہے دی تربت اگے دوئے سوالی ہوئے
کیتی عرض قبول بزرگاں طالع جاگ کھلوئے
لگا کہن فقیر حضوری بنھ لے لک جواناں
کامل پیر کرے گا مدد ہو جاہ بھر مرداناں
فرمائش دے تیر چوفیروں آنون ویکھ تواناں
ہوندے بچ محمد بخشا شاعر لوک نشاناں
ضعف طبیعت دا تک میں بھی عرضاں مڑ مڑ کروا
سائیں جی ایہہ کم نہ سوکھا سو جانے جو کروا

فیر اونہاں فرمایا میاں سچ کہیں توں سارا
پرجے وا ہر ولی دی ہوئی کرسی پار اوتارا !
مشکل حل کریسی مرشد تر جاسن تنخواہاں
حاضر ہو اس خدمت اندر جو لکھ گھلی شاہاں
جدوں فقیر دلیری دتی مدو کیتی شیرے
وانگ حسن میمندی آیوں خوش ہویا مڑ ڈیرے

حکایت حسن میمندی کہ قصہ از و پیدا و ہویدا شدہ

سنوں حسن میمندی والی وساں کھول حکایت
جتھوں اس قصے دی اول ظاہر ہوئی روایت

خبراں گھن کتاباں وچوں قصہ جوڑ سنایا
واللہ علم اوس زمانے کیونکر حال وہایا

راوی لوک روایت والے پچھلے جگ دے وانے
ایہہ سبب قصے دا وسدے اندر ہکس زمانے

غزنی شہر اندر ہک آہا والی شاہ شہاں دا
نیکو کار بہادر سوہنا عادل سخی کہاندا

یوسف شکل سکندر شوکت نوشیرواں عدالت
خاتم حکم سلیماں نالوں حاتم نال سخاوت

خاصہ مرد عبادت اندر افسر سرسلطاناں
شاہ محمود اوہدا سی ناواں روشن وچ جہاناں

مرد کمال علم دا فاضل قدر شناس ہنر دا!
قدر بقدری ہر ہک تائیں دیندے روزینہ زر دا

شاعر کاتب حافظ قاسم زاہد صوفی سارے
کھان انعام معاش جگیراں نردھن لوک نکارے

ہر جائے پروان شہاناں ہر جائے بخشیشاں
خادم مخلص سی فقراواں علماواں درویشاں

شاعر مرد سخنور دانے پاس اوہدے نت رہندے
شعر کلام عجائب قصے رہن ہمیشہ کہندے

سخن کلام سخن دا دائم رکھدا شوق شہزادہ!

مجلس اندر شغل علم داروزوں روز زیادہ

سیر سلوک حکایت قصے سندا نال طلب دے

مٹھے چرب نوالے شاعر دیون شعر عجب دے

قصے تے اخبار حکایت جیہڑے بادشہانے

کروا سیر کتاباں اندر سندا سخن یگانے

مجمع الحکایات آہی ہک کتاب وڈیری !

ہک دن سیر اوسے دا کر دے رغبت نال گھنیری

پڑھدے پڑھدے گئے اگیرے سندے کول کچہری

ہے ہک باغ ارم دا کدھرے شارستان سنہری

روئے زمیں تے ولیں عجائب ہور نہیں اس جیہا

پریاں دا اوہ ملک قدیمی آدم کدی نہ رہیا !

شاہ شاہپال اوتھے کوئی ہویا افسر بادشہاندا

نبی سلیمان جیوندی جائے رہیا راج کماندا

اوس گھر اندر بیٹی ہوئی جو بن دے رنگ رنگی

جے لکھ صفت زبانی کہیے فیر بھی اس تھیں چنگی !

یوسف ثانی روئے زمیں تے اس بن کوئی نہ ہویا

صورت ویکھ نہ چلدا پانی رہندا وہن کھلویا

روپ اوہدے پر عاشق ہویا ہک سلطان مصر دا

راج حکومت چھوڑ ملک دی چایوس پندھ سفر دا

رنج مصیبت دکھ قضیے جھاگ بلا قہاری

اوڑک وچ سجن نوں ملیا ہوئی دوہاں دی یاری

سیف ملوک اوہداسی ناواں شاہ عاصم دا جایا

لے کے نال پری نوں آیا تاں مڑ راج کمایا !

جاں محمود سنی گل اتنی شوق اندر وچ دھاناں

کیویں سبھ حقیقت سنئے جیوں جیوں حال وہاناں

ایسا شوق پیا دل شاہے بھل گیاں سبھ کاراں

اٹھے پہر ایہو دل خواہش ذکر ایہو وچ یاراں

میر وزیر امراء بلائے ، شاعر عالم فاضل

سبھناں نوں فرمایا شاہے سنیو ہر ہر عاقل

یارو سیف ملوک جنے دا قصہ عجب نیارا

اول تھیں لے آخر توڑی آکھ سناؤ سارا

جاں جاں ایہہ کہانی مینوں ساری نظر نہ آوے

وچ طبع دل تنگ رہے گا جان آرام نہ پاوے

جو کجھ اوس جنے پر گذری راحت رنج مصیبت

جمن مرن اوہدے تک ساری دسو کھول حقیقت

کچھی طرح اندیشہ پائیوں میر ، وزیر دیواناں

جے ایہہ بات سناؤ ناہیں ہوساں مست دیواناں

ایس کہانی دا دل اندر لگا عشق اساں نوں

جلدی پیدا کرو کدھروں کیتا حکم تساں نوں !

دق ہوئے سبھ عالم فاضل شاعر بند زبانوں

لگی چپ امیراں تائیں فکر پیا دل جانوں

فیلا بند کیتا شاہ ساڈا اس بازی دے دا دے

ہو حیران ٹٹے رخ اگے کجھ نہ آوے جاوے

کدھرے وس قصے دی ناہیں بچے برے وچ بندی

ہک وزیر وڈیرا آہا نام حسن میمندی
دانشمند وزیر اکابر افسر وچ وزیراں
اس نے عرض گزاری شاہا مہلت دیہو امیراں
آپو اپنی دانش اتے کرن سبھ تدبیراں
مت ایہہ قصہ پیدا ہووے شاد کرے دلگیراں
برس ویہاں دی مہلت لے کے ٹریا حسن اکابر
نال لیا سو ہور سیاناں حکموں ہوئے نہ نابر
شاہنشاہ دی خدمت وچوں رخصت ہو سدھاے
خرچ خزانے برس ویہاں دے نال اسباب لدائے
تحفے ہدیے تے نذرانے ڈاڈیوں سوغاتوں
بادشاہاں دی خاطر پائے ہر قسموں ہر ذاتوں
اٹھکے حسن میمندی ٹریا غزنی چھوڑ خراساں
ناں وں بوجھ مقام کسے دی فضل اتے رکھ آساں
چھوڑ وطن پردیسیں ٹردے ہر ہر شہر ولایت
ہر درسوں ہر مکتب پچھدے کوئی نہ کہے حکایت
بھتے ملک ولایت پھر پھر برس رہیا جد تھوڑا
پہتے روم شہر وچ آ کے چڑھے قصے دی لوڑا
تحفے ہدیے لے نذرانے چیزاں وستاں نادر !
اس نگری دے والی تائیں ملیا حسن اکابر
مجلس بہن لگا اس شاہ دی عمدے سخن الاوے
بہت پسند اونہاں نوں آیا شاہ اس کول بہاوے
بہت حسن دی خاطر واری شاہ لگا فرماون

موتی ہار پروٹے سخنوں ہر اک دے دل بھاون
جدوں حسن میمندی ہو یا محرم وچ دربارے
مطلب اپنے دی شاہ اگے عرض تمام گزارے
شاہے بہت مدارا کر کے کہیا سن توں بھائی
ایس قصے دی دس اسانوں اگے کسے نہ پائی
مجلس میری وچ نہ یویا اس دا ذکر کدا ہیں !
ناں پڑھیا نہ سنیاں ڈٹھا قبض میری وچ ناہیں
پر اک بڈھا خضر نمونہ عمراں دا سیاانی
صاحب یمن کرامت والا چہرہ خوب نورانی
سبھ ملکاں وچ سیر کریندا ملک میرے ہن آیا
جھگی پاء کنارے بیٹھا رب دل چت لگایا
آمدرفت خلق دی کولوں بیٹھا ہے چھپ لک کے
کرے عبادت دن تے راتیں نال ارادہ جھک کے
متے مراد کرے گا حاصل خدمت اس دی جاؤ
حال حقیقت مطلب والی اس نوں آکھ سناؤ
سن کے حسن زبانی شاہ دی لے رخصت اٹھ ٹریا
اس بزرگ دے ڈیرے آیا اوبوں نیواں اڑیا
اگے رکھ نیاز شیرینی نیوں کے ہویا سلامی
پیر ترٹھا آکھن لگا مطلب دس تمامی !
گل حسن میمندی اپنی ساری کھول سنائی
اوکھے ویلے باہوڑ پیرا تیری دھن کمائی !
اندر تیرا شیشہ روشن سبھ جگ تائیں ویکھے

حل کرو ایہہ مشکل میری جیوں جانو ہر لیکھے
ہادی راہنما اسانوں کر اج راہنمائی
مشکل حل مراداں حاصل کریے شکر خدائی
بڈھے مرد پئی دل شفقت کہندا سن توں حسناں
ڈھونڈ کروتاں مطلب پاؤ خیر تپہ میں وسناں
میں ہک واری سیر کریندا شہر دمشقیا سال
باغ بازار مکان تکیندا بھتے روز رہیا ساں
وچ بیٹھا سال ہکس دیہاڑے بادشاہی دربارے
اخبارا دے علم کلاموں ذکر کھلا سرکارے
ایہو قصہ پڑھدے آہے سیف ملوک والا !
حسن بدیع جمال پری دا عشق نمایا لا لا !
اوس شاہے دی خدمت جاوتاں مت مطلب پاؤ
ہمت کرو محمد بخشا سفروں سود لے جاؤ
حسن ایہہ خبر مبارک سن کے بہت دلوں خوش ہویا
اوسے مرشد کامل اگے عرضاں کر کر رویا
رحم پیا دل پیر ہچے دے ویکھ او ہدی مسکینی
مہر کرن دے لائق ڈٹھیوس خاصہ مرد یقینی
ولی اللہ دے بھانڈا تک کے پاندے خیر حضوروں
جیہڑا پاک غروروں خالی سو پر کر دے نوروں
جتھاں پیسہ پلے ناہیں خالی مڑن بازاروں
نقد نصیب محمد بخشا بن قسمت کے واروں
میٹ اکھیں فرمایا پیرے حسن بجالیایا

ڈیرے سنے پلک وچ اس نوں شہر دمشق پہنچایا

مقولہ شاعر

آہو ہمت مرداں والی ایہو کم کریندی !

مرداں دے در ڈھہندے ناہیں شامت تدمریندی

جس جائی وچ مطلب ہووے مرد پچھاون کھلیاں

ملن مراداں منگیتاں نوں مرداں دے در ملیاں

ہوندی بند خلاص شتابی مرد پون جد ضامن

دھن نصیب اوہدے جس پھڑیا مرداں سندارا من

مرد ملے تاں درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کروا !

کامل لوک محمد بخشا لعل بنان پتھروا

جدول حسن میمندی ڈٹھا ڈیرا وچ دمشقے !

لگا کرن تلائش اس دی آندا جس دے عشقے

ہر چارہ ہر ترلہ کر کے ہمت دا کر حیلہ !

بادشاہانی مجلس پہنتا لے کے نال وسیلہ

دو تن روز گیا وچ مجلس کرے سلام شہانے

ادب قواعد سخن سوچا دیں وسدا ہنر یگانے

جال کوئی روز کچہری بیٹھا بادشاہاں دل پڑیا

سبھ وزیراں تے امراداں نال اوہدے چت جڑیا

وچ حضور پسندی آوے جو گل کرے زبانوں

بہت نزیکی محرم ہو یا نیک کلام بیانوں

اک دن حال حقیقت اپنی اول آخر توڑی

گوش گزار شہاں دے کیتی مطلب دی گل لوڑی

شاہ دمشقی نے فرمایا مطلب سمجھ حسن دا
ہے ایہہ قصہ پاس اساڈے ناہیں حکم دسن دا
زبدۃ الجوابے اندر لکھی ایہہ کہانی !
پر عاماں وچ پڑھنی ناہیں ایہو رسم پرانی !
ماہ رمضان مبارک اندر کارن دل پرچانی
دو تن خاص اسیں رل بہندے پڑھدے نال اوانی
ہر ہک شاہ اساڈا وڈکا ایویں کردا آیا
پر ایہہ قصہ ظاہر کرنا منع انہاں فرمایا
عاماں وچ نہ پڑھنا مولے ناں لکھنا لکھوانا
وہٹی وانگ ستر وچ رکھنا ناہیں کسے وکھانا !
ماہ رمضان اندر پڑھ آپوں ٹھپ کے فیر چھپاندے
وڈیاں دی ایہ سند قدیمی ناہیں اج گواندے
عرض حسن میمندی کیتی وچ حضور شہانے
یا حضرت میں شوق سخن دا پھر یوں وچ جہانے
کیوں میں پڑدا ظاہر کرنا کاہنوں ستر اٹھاناں
مر کر د ہک وار سناء فیر وطن نوں جاناں !
شاہ دمشقی نے فرمایا مٹھی نال زبانے !
زبدۃ الجواب کھلے گی اندر ماہ رمضانے !
قصہ سیف ملوکے والا تدوں سناساں تینوں
چاہ مراد تیری جد پکسی دمیں دعائیں مینوں
جاسی فکر اندیشہ تیرا لوں لوں خوشی سماسی
مشکل حل ہوئی جس کارن ملکیں پھریں اواسی

سن کے سخن صحیح شہانے لگی آس حسن نوں
ماہ رمضان تکے جیوں تکدے عیدی والے چن نوں
رکھ اوڈیک نچلا بیٹھا جلد نویس سدائے !
دولت خلعت بخش تمامی عزت نال ودہائے
سینکڑیاں تھیں دو چن کڈھے ماہر ذہنی قلم دے
خوشخط بہت صحیح شتابی استا کار رقم دے
دے دولت وڈیائی خلعت ایہہ صلاح پکائے
جاں رمضان مبارک اندر شاہ کتاب سنائے
تساں دوہاں چھپ بہناں چوری خاطر ایسے گل دی
قصہ سیف ملوکے والا لکھ لیناں کر جلدی !
قانون گو تسلی دیندے کاتی پکڑ بہاں گے
توڑے جلد پڑھے کوئی کیہا لکھ صحیح لہاں گے
جاں رمضان مبارک آیا حسن کیتا ش
قانون گو کیتے مڑ ٹکڑے دے کاغذ سمیانہ
زبدۃ الجواب کھلائی ہو یا حکم شہانہ
یک حسن میمندی سد یا دو تن ہور دیوانہ !
قانون گو حسن نے چوری پڑدے وچہ بہائے
آپ حضور شہانے بیٹھا وقت مبارک آئے
جاں سلطان دمشق شہروا پڑھن لگا ایہ قصہ
سن سن کنبے رکھ چمن دے لے حالت وا حصہ
ثابت ہوش رہے وچہ پڑدے قانوں گو قرارے
اول اخیر تیک قصے دے حرف صحیح اتارے

جاں قصہ لکھوا حسن نے قابو کیتا چوری
رخصت لین لگا درباروں فوج وطن نوں لوڑی
اٹھ حسن نوں رخصت کیتا شاہ دمشق شہر دے
خلعت تحفے ہدیے دتے جے کجھ آہے سر دے
قصہ گھن وطن نوں ٹریا نال خوشی خوش حالی
مہلت اجے نہ ملی آسی آن وتی اس ڈالی
بہت انعام دتے سلطانے خلعت ملک جاگیراں
اوہ حسن میمندی کیتا افسر وچ وزیراں
ایس قصے دے پچھے ہویا رتبہ اس دا عالی
جے کوئی رنج مصیبت جھاگے کدے تکے خوشحالی

مقولہ شاعر

مردا ہمت ہار نہ مولے مت کوئی کہے نمردا
ہمت نال لگے جس لوڑے پائے باجھ نہ مردا
جاں تک ساس نراس نہ ہوویں ساس ٹٹے مڑ آسا
ڈھونڈھ کرن تھیں ہٹیں ناہیں ہٹ گیوں تاں ہاسا
جھل جھل ہار نہ ہاریں ہمت ہکدن پھر سی پاسا
بھکھا منگن چڑھے محمد اوڑک بھروا کاسا
جاں مقصود میسر ہووے ندارنجوں راحت تھیندی
یاد نہ رہے قضیہ کوئی جدوں فراغت تھیندی !
بہت پسند کیتا سلطانے ایہ مبارک قصہ
جدوں فراغت کاروں ہوندی پڑھ پڑھ لیندے حصہ
چھٹیوں ہور کتاباں قصے ایسے دی مشغولی
نال دواں اکے جیہہ نہ تھکے ایہو کار قبولی
دائم ورد ہویا سلطانے پڑھدا سنے وزیراں
ایس قصے وچہ ہین عجائب دانش تے تدبیراں
جس دل اندر ہووے بھائی ہک رتی چنگاری
ایہہ قصہ پڑھ بھانبڑ بندا نال رہے دی یاری !

دربیان اوصاف قصہ مذکورہ و اوصاف شعر و کلام گوید و التماس پیش دانایاں ایں فن شریف

میں بھی بات عجائب ڈٹھی فارسیوں اخباروں
نالے امر ہویا سی صادر مرشد دے درباروں !

ماکاں تھیں منگوا کتاباں بات تمامی لوڑی
چوں کتاباں دی تک شاہدی ہک ہندی کر جوڑی

اس ہندی وچ مطلب بہتے جیہا جیہا کوئی چاہے
پاوے رب قبول محمد مرداں دی درگاہے

ہر ہر قسم خوشی دی اس وچ ہر ہر قوم غماں دی
سننے والے پاون ایتھوں خواہش جنہاں کماندی

بہتی ہے تعریف حسن دی پاسی پری شکل دی !
نالے درد وچھوڑے بہتے نالے خوشی وصل دی

آدمیاں دے راہ طریقے جن پریاں دے نالے
عیش خوشی دے ساجے باجے درد دکھاندے چالے

بادشاہی تدبیراں گھنیاں دولت فوج مثالے
بخل سخاوت ظلم عدالت غفلت ہرت سنبھالے

جوش خروش ندی دے بہتے ناپو سیر جنگل دے
رہڑناں ترناں اڈناں ڈھنیاں ذکر ایتھے ہر گل دے

[illegible]

سیر شکاراں تے بندقیداں نالے صلح لڑائی
سوگ ویاہ محمد بخشا ہر گل اس وچ آئی
رستم وتی حال شکستی وحشت بھاج دلیری !
خوف امید محمد بخشا اس وچ گھنی گھنیری
بات مجازی رمز حقانی ون وناں دی کاٹھی
سفر العشق کتاب بنائی چھپی وچ لاٹھی
جتھاں طالب قصے دی ہوسی سن قصہ خوش ہوسن
جتھاں جاگ عشق دی ہینے جاگ سویلے روسن
شاعر دی آزمائش آہی ایس قصے وچ بھائی
ہر رنگوں خوش سخن سناوے تاں اس دی دانائی
خوشیاں اندر اوہو جیہا واہ درداں دل وحایا !
صفت کو صفت اندر فرما وے سخنوں سخن سوایا
جنگ لڑائیاں کانگاں اندر گج کڑک کے آوے
سفر وطن تے ماتم سوگوں پورے سخن سناوے
ہر ہر فن ہنر وچ ہووے ماہر تے یک فنی !
لطف خدائی نال عطائی تاں اوہ ہوندا سنی
نعتاں ورتن وان لیاوے معنی وچ عجائب
لیکن ایسے ملوں نہ ہوون ہر ہر نظروں غائب
قصے ہور کسے دے اندر درد اپنے کجھ ہوون !
بن پیڑاں تاثیراں ناہیں بے پیڑے کدرو دن !
درد لگے تاں ہائے نکلے کوئی رہندا جر کے !
دلبر اپنے دی گل کیجئے اوراں نوں منہ دھر کے

جس وچ گجھی رمز نہ ہووے درد منداں دے حالوں

بہتر چپ محمد بخشا سخن اجیہے نالوں !

جو شاعر بے پیڑا ہووے سخن اوہدے بھی رکھے

بے پیڑے تھیں شعر نہ ہوندا اگ بن دھوں نہ دھکھے

ویکھو ویکھی بیت بناون شعروں خبر نہ پاون

ایس طرحاں تے صفتاں سٹھاں بھجے ڈوم بناون

ردی ردیف نام نہ جانن قافیوں بدھ نہ کائی !

وزن برابر محدا جڑوا صنعت رسم نہ بھائی !

سخن بھلا جو دردوں بھریا بن درداں کجھ ناہیں !

نڑاں کماداں فرق رہو دا کیا کانے کیا کاہیں !

درد منداں دے سخن محمد دیہن گواہی حالوں !

جس پلے پھل بدھے ہوون آوے بو رومالوں

بک علم دے زوروں کر دے اوہ بھی ظاہر دسدا

جس پر ہووے عطا الٰہی سخن نہ چھپیدا اُس دا !

دانشمند پچھان کریندے عاماں سار نہ بھائی

لکڑہارے لین بازاروں جو سستی مٹھیائی !

میں بھی وچوں عیبیں بھریا دساں ہنر زبانوں

اکھیں والے عیب چھپا ہوکراں سوال تسانوں

بھائی دی فرمائش منی جو آیا سو کہیا

سخن کرن دے لائق کتھے میں بے علم اجیہا

بھائی لفظ بولایا جتھے ہوگ مخاطب بھائی

بھائی سوجھو بھا کریسی کم وڈیاں وڈیائی !

در مدح استاد و التماس پیش ایشاں کہ قصہ را اصلاح دہند

حافظ عالم فاضل صوفی سالک راہ ہدایت !
دائم مست محبت اندر عارف اہل ولایت !
خاص غلام امام وڈے دے صاحب میرے سر دے
ہے اوہ خاک اساڈا سرمہ جس رستے پر پھر دے
میں شاگرد نکارے اتے نظر مہر دی تکن !
اس نسخے دی کرن مطالع ویہن صلاح نہ اکن
ہیچ مرد نگاہ کرم دی نام اللہ دے پاہو !
اوگن ہارے دے لکھ اوگن پلا دے چھپا ہو
جیسے بھانڈے تیسے آوازے کیا نیویں کیا اچے
میں ہاں نال پلیتی بھریا سخن ہوون کد سچے !
سخن میرے چاپاک بناون ہے توفیق آزاداں
چوہڑے دا پت مومن ہوندا جاں ملدا استاداں
شعر میرے پر کرو نگاہاں پارس نظر جنہاں دی
توڑے پتھر سخن بندے دے کریو سونا چاندی
اوہ خطائی میرے بھائی جو جو بات !
جو سبھ گل سچاویں لکھی پیر ہیچے دی گھلی
ویکھ الغوزہ ، سکی لکڑی ، اگی بالن والی !
ہر ہرجائی رخنہ موری اندر سارا خالی !
جاں مردے منہ لائی بھائی کج لئی ہر موری !
نیک انیک آوازے نکلے پھوک جدوں وچ توری
سارگیوں تک حال اساڈا خشک لکڑ کس کم دی !

وچوں بھنگی ، باہروں ڈنگی کجی کچے چم دی !

کلیاں مورا تے کیس بھنن چھیک بچے ہر جائی

باراں گان لگی جدیاراں تاراں چا ہڑ و جائی

بے سر بولے تاں بول اس دا بولی شوہ نہ بھاوے

چپ کراوے کن مروڑے فیر سراں پر لیاوے

یار بولائی سر پر بولے ہر گنئیں من بھائی

جس اوہ رنگ ہوا نہ پائی کداس بات پچھانی

اندر خالی تے منہ کالا طبلہ چم کچے دا !

پکے بول اسناندا پاندا جاں سر ہتھ سچے

اتنی رمز پچھانوں یارو بہت کہاں کی گلاں

میں کڑیوں ہتھ وانگ بلوچے جدھر چلاوے چلاں

التماس پیش خوانندگان ونویسندگان وشنوندگان کہ پردہ پوشی کنند

دانشمندو سنو تمامی عرض فقیر کریندا
آپوں چنگا جے کوئی ہووے ہر نوں بھلا تکیندا !

تک تک عیب نہ کر دے واندے چنگے لوگ کداہیں
نکتہ چینی فتنہ دوزی بھلیاں دا کم ناہیں !

عیبوں پاک خداوند آپوں کون کسے نوں آکھے
کاہنوں گل کسے دی کرنی میں بھی شاعر بھاکھے

میرے نالوں ہر کوئی بہتر مینہیں پیچ ایاناں
تھوڑا بہتا شعر سخن دا گھاٹا وادھا جاناں

جتھے جتھے گھاٹا وادھا جے میں انگل دھردا
احمد یار مصنف و انگرتاں کوئی معلم کردا

تھوڑی بہتی تہمت کولوں کون کوئی بچ رہندا
پر میں آپوں اوگن ہارا دوسریاں نہیں کہندا !

پردہ پوشی کم فقرودا میں طالب فقراواں
عیب کسے دے پھول نہ سکاں ہر یک تھیں شرماواں

جس نوں عشق کسے دا ہووے تس دے عیب نہ وسدے
سجناں دے جو عاشق بندے عیب نہ ڈھونڈن اسدے

کرم کرو تے عیب چھپا ہو پڑھو سنبھالا کر کے
ڈونگھی نظرے مڑ مڑ سمجھو لنگھ نہ جا ہو تر کے

ناں شیخی وڈیائی کوئی جھول اڈی کجھ پاؤ !
جے کوئی سہو خطائی ہووے بخشو تے بخشاؤ !

میں بھلا تے تسیں نہ بھلو سمجھ بناؤ معنے

چلدے گھوڑے نوں مت مارو چابک مہنے طعنے

سنیاں میں جد حشر دیہاڑے نکا لیکھا پڑسی !

بریاں نوں رب نیکاں پچھے بخش جنت وچ کھڑسی

سخناں وچ تسیں بھی جے کر ویکھو سخن اولا !

خلق خدائی کر کے کجو گھت شرم دا پلا !

سکیڑیاں تھیں جے ہک آوے بیت پسند تسانوں

اوس ہک چنگے پچھے بخشو سارے مندا سانوں

شعر میرے اس ملک اپنے وچ مول نہ پاندے قیمت

دور ورا اڈے جس نوں لبھن جانے بہت غنیمت

کیسر ستا ہے کشمیرے پچھو مل لاہوروں !

پستہ تے بادام محمد ستے ملن پشوروں

کرے سوال فقیر محمد پڑھنے والے تائیں

رونق کھڑیں نہ شعر میرے دی ٹال اوا سنائیں

باجھ ادا آواز رسیلے لگدا شعرا لوتاں !

دودھ اندر جے کھنڈر لائیے مٹھا ہوندا دوتاں

سٹ پسا کر کے پڑھیاں لذت کجھ نہ رہندی

جس دے بیٹے نوں کوئی مارے کداس دی جند سہندی

جیونکر بیٹے تساں پیارے تویں بیت اساں نوں

بیٹے نوں کوئی انگل لائے لگدے بیت تسانوں

دشمن وانگ دے اوہ سانوں جیکوئی بیت تروڑے

بیٹے نازک لال سندر دے ایویں کن مروڑے

رباؤیں پناہ انہاں تھیں جو ایسے کم کر دے

سیم سچے دا ستم بناون عم دا نے غم کر دے !

شکر الحمد خداوند تائیں باہر حد شماروں

ایہہ فرمائش پوری ہوئی وہل لدھی سر بھاروں

گاڈی والے دے نام اتے نسخہ ایہہ بنایا

صلہ سخن لوڑاں ہر کوئی دیندا آیا

شاعر اتے رہے ہمیشہ شاہ فرمائش کر دے

پر جاں وار صلے دی آوے دے دولت گھر بھر دے

اگلے شعر بناون والے آہے مرد آزادے !

صلہ سخن دا کسے نہ سٹیا جو بخشن شاہزادے

ہک ہک سخن میرے دی قیمت پاؤ نال انصافے

دیہو دعائیں جے میں کھوٹاتراں اگے صرافے

امت اپنی وچہ رلائے پاک رسول بندے نوں

حضرت مرشد دھڑی والا کرے قبول بندے نوں

سن مقدس ہجری وساں باراں سے ست داہے

ست اتے دو ہور محمد اوپر اس تھیں آہے

ماہ رمضان مبارک اندر وقت بہار گلابی !

سفر العشق مکانی مولی ہو دس فضل جنابی !

عمر مصنف دی تد آہی تن داہے تن یکے !

بھین وڈی فرماندی ایہو سچے رہے نوں پکے

جہلم گھاٹوں پربت پاسے میر پورے تھیں دکھن

کھڑی ملک وچہ لوڑن جیہڑے طالب بندے دی رکھن

پڑھنے سننے والے بھائی شوق ویہے رب سائیں

ہرا خدائی میں پر آکھو فاتحہ خیر دعائیں !

ہر وچہ ہر دا سر نیارا متے کے دی منے

بیڑی چاہڑ نبی دی مینوں تار لگاوے بنے

میں شوہدا مرخاک رلیساں جھل ہجر دی کافی

جے رب سچے روشن کیتے رہسن تخن نشانی

جیون پت تساڈے بھائی ویسن جے کجھ سرن

ماؤ پیو دی قبرے اتے ہتھ کھلے ونج کرسن

آپو اپنے ورثے اتے قدم اگیرے دھرسن

ختم نظم، اسد تخمیر، محمد ترتیب، ما نارا ترتیب،

بنام حضرت پیر روشن ضمیر قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

کون بندے نوں یاد کریسی ڈھونڈے کون قبر نوں !

کس نوں درد اساڈا ہوسی روگ نہ رنڈے درنوں

روح درود گھنن سبھ جا سن آپو اپنے گھرنوں

تیرا روح محمد بخشا تکسی کیہڑے در نوں

ناں گھر چاڑے ناں سکھ ڈٹھے ناں کجھ کھٹی کھٹی

نہیں کسے دل لہنا کوئی ناں چھڈ چلے ترٹی !

جے کجھ آیا سو منہ پایا تلی رکابی چٹی !

خالی ہتھ محمد بخشا ٹری نکاری لٹی

انس اولاد تساڈی بھائی پڑھسن بیٹھ قبر تے

اٹھویں روز دیون گے گلی جے کجھ گھر وچ ورتے

مینوں ہور نہیں کوئی پاسا آسا کس دے گھر تے

جاسی روح محمد میرا پیر ہچے دے درتے

کلمہ چند در بیان اوصاف عشق و عاشق و حلاوت اہل سوز و گداز محرم راز

سدا سکھالے اوہو بھائی عشق جنہاں گھٹ آیا
مرہم پھٹ اونہاندے بھانے بکو جیہا سکھایا

ـ ـ ـ ـ

تاج تخت سلطانی تج کے ٹھوٹھا پھڑن گدائی
رکھ امید سجن دے در دی کٹن جو بن آئی !
دم دم چین شراب غماں دے دم موے
وٹ جھلن وٹ پان نہ متھے واہ تنہاں دے روے
مٹھا نشہ شراباں والا پروچہ تروٹک پھکی !
بلبل نوں خوش صحبت گل دی بری کنڈے دی دکی
کر کر یاد سجن نوں کھاندے بھجن بھن جگر نوالے
شربت وانگ پیاوے ہتھوں پیون زہر پیالے
فیر خلاصی منگدے ناہیں جو قیدی دلبر دے
پھاہی تھیں گل کڈھ دے ناہیں ہوئے شکار اس گھر دے
جھلن بھار ملاوت والے عشقے دے متوارے
بھکھا اوٹھ ہووے مستانہ بھار اٹھاوے بھارے
حال اونہاں دا کس نوں معلم پھر دے آپ چھپایا
دل وچہ سوز پتنگاں والا چہرہ شمع بنایا !
باہروں دس میلے کالے اندر آب حیاتی
ہوٹھ سکے ترہایاں وانگر جان ندی وچہ نہاتی
شہر اجاڑ ڈھونڈ یندے وندے دلبر یار بغل وچہ

گنگے ڈورے کن زبانوں معنی سب عقل وچ
رات وہاں گل لایا جانی ہک دم جدا نہ ہوندے
عاشق رجن نہیں محمد بھر بھر ہنجوں روندے
جھاں عشق بندے دا لگا صبر آرام نہ تنہاں
تے بیٹھے اتول ویکھن لٹ کھڑے سن جھاں
ایسا صدق لیاون اس تے جیہے نال وسیانے
اس بن باغ بازار نہ بھاون لاون اگ جہانے
ہور کسے دی چاہ نہ رہندی سٹن سبھ آشنایاں
ماؤ پیو تاں دل وچ وسدے نوں لوں وچ سمائے
شرم حیا نہ رہے کسے دا جھلن بدی خواری
دلبر باجھوں صبر نہ کر دے جھاں لگائی یاری
جے اوہ جان پیاری منگے ترت تلی پر دھر دے
سر لوڑے تاں سہل پچھانن رتی عذر نہ کر دے
اس ہوائے حرص ہواؤں ایسا ہے چت مسدا
جھاں عشق حقیقی لایا کرو عجب اس دا
حالاں اندر کرو نہ حجت بھلی نصیحت بھائی
حال محباں دا ارب معلم ہور کی جانے کائی !
ہر دم ذکر سجن دے اندر کل جہان بھلاون
دل جانی دے عشقے کولوں اپنی جان رلاون
ہک دلبر نوں دل وچ رکھن سبھ خلقت تھیں نسن
ویدن وید نہ جانن مولے کہو کی دارو دسن
کن آواز پوے ہر ویلے پہلے قول الستوں

قافو ابلی کو کیندے بھائی اوسے ذوقوں مستوں
وچوں آتش باہروں خاکی وسدے حالوں خستوں
جے اک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں
جے اک آہ درد دی مارن ہوندا ملک ویرانی
کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندئیں رہے نہ پانی
داؤو انگ پھرن سبھ ملکیں ہرگز نظر نہ آون
چپ رہن کستوری وانگوں فر خوشبو دھماون
راتیں زاری کر کر رو نوں نیند اکھیں دی دھوندے
فجرے او گنہار کہاون ہر تھیں نیویں ہوندے
ساس رہن رت ماس نہ ہوون کالکھ جیسے مل کھاں
جاں سک ہوویں وال محمد زلف سجن دی رل کھاں
رکھوں تروڑ لیے پت ساوے بھن مروڑ لکائیے
ہرے بھرے سن آہاں والے دھپے پاء سکائیے
لنگری ڈنڈے گھوٹ بیچارے صورت بھن گوائیے
تاں دلبر دے پیریں لگی مہندی رنگ لگائیے
جنبی دا اک وال وہی دا غسلوں رہے جے سکا
اوسے حال رہے گا جنبی غسل نہ جائز اکا !
جے اک وال تیریوچہ میاں اپنی آپ خودی دا
تاں بھی بہت نرگ نوں بالن اکسے عیب بدی دا
کی کجھ بات عشق دی دساں قدر نہ میرا بھائی !
ایہہ دریا اگے دا وگدا جس والا ہنگ نہ کائی !
جس نے قدم اگیرے دھریا سو یو سڑیا سڑیا

پر اتھے سٹر مرن حیاتی اینویں گل نہ اڑیا
جیون جیون جھوٹا ناواں موت کھلی سر اتے

لکھ کروڑ تیرے تھیں سوہنے خاک اندر رل ستے
جتھاں عشق خرید نہ کیتا اینویں آ بکتے

عشقے باجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے
جس دل اندر عشق نہ رچیا کتے اس تھیں چنگے

خاوند دے در راکھی کر دے صابر بھکھے ننگے
عشق باجھ ایمان کویہا ایمان سلامت

مر کے جیون صفت عشق دی دم دم روز قیامت
پل صراط عشق دا پینڈا سو جانے جو ٹروا

آس بہشت دلیری ویندا نرگ وچھوڑا کھروا !
لکھ جہاز ایسے وچ ڈوبے کیہڑا پار اوتروا !

ایس ندی دیاں موجاں تک کے دل دلیراں بھروا
عاشق بن سکھا لا ناہیں ویکھاں نیوں پتنگ دے

خوشیاں نال جلن وچ آتش موتوں ذرا نہ سنگدے
جے لکھ زہد عبادت کریئے بن عشقوں کس کاری

جاں جاں عشق نہ ساڑے تینوں تاں تاں نبھے نہ یاری
جتھاں درد عشق دا ناہیں کد پھل پان دیداروں

جے رب روگ عشق والا دے ٹور نہیں کوئی داروں
پاک شہادت قتل ہووے گا جے کر اس تلواروں

سدا حیاتی جان محمد مرناں ایس آزاروں
چاہیے عشق سپاہی ایسا میں نوں مار گواوے

تھانہ گڈھ طبیعت والا صفتاں سبھ بدلاوے
پکا پیر دھریں جے دھرنا تلک نہیں مت جاوے
سو اس سے بچے محمد جو سر بازی لاوے
یار کرے جدا پناتیوں چھُٹس ہور اشنایاں
ماؤ پیو بجن یاد نہ رہسن حرص نہ بھیناں بھایاں
جدوں جمال کمال دے گا سوہناں لعل پیارا
ویکھن نال حلال ہوئیں گا چھوڑ جنجال پسارا !
خلقت تھیں گم ہو یا چاہسیں گم ہو یا تد پاسیں
براں وچہ درندیاں وانگوں چھپ چھپ جھٹ لنگھاسیں
نالے لاغر لسا تھیسیں نالے زور توانا !
نالے عاقل دانا ہوسیں نالے مست دیوانا !
کدے نچلا بیٹھ سکھالا دھاگے لاسیں جلی !
کدے اٹھاسیں اگ جلاسیں جلی بستر کلی !
جنہاں دلبر پایا اوناہں نال پرواہ کسے دی
وچہ گوشے توحید انہاندے ناہیں جاء کسے دی !
فارغ ہیں اوہ عقلوں ہوشوں ٹردے اپنی تورے
اوراں دی پند مت نہ سندے کن انہاندے ڈورے
سکے پیرندی تھیں لنگھن وچہ سمندر چلدے
ہرگز مثل سمندر کیڑے آتش وچہ نہ جلدے
ناں چنگیاں آکھوایا لوڑن نال خلقت دی منتے
لوکاں دی کد بھاوت چاہن جو بھاوے در کنتے
وچوں نور الٰہی رنگے باہروں کالے کفنی

ناں اوہ میرے وانگوں یارو دل جنجوں گل الفی

مٹھی چھاں اتے پھل والے وانگ انجیر انگوراں

ناں بے فیض اساڈے وانگوں کوڑے متھے کھوراں

خاص انسان اونہاں نوں کہیے جنہاں عشق کمایا

دھڑ سرنا نہ آدم بندا جان جہاں ہر نہ پایا !

اوپر جلی مونہوں جلی اندر نہیں تجلی

جب لگ عشقوں جان نہ جلی بھٹھ جلی کیا جلی

اول الف اکال ہونویں نقطے چھوڑ جنجانی

ہکو صورت ہکو ہندسہ بہت حسابوں خالی

کڈھیں دل کھلونویں سدھا کر کے ہمت عالی

اندر الفت ہوئی الف دی تاں الفی گل ڈالی

چارے ترکاں جوڑ بناویں تاج مبارک والے

دنیا ، عقبیٰ ، اپنے آپوں ، ترک ترک دی نالے

تاج سوہے جے نبی سلیماں ہد ہد کول بہالی

تاں ہیں توں ولایت والی رتبے عالی عالی !

جلی دے ترے اکھر بھائی سمجھ اشارت ناموں

جیموں جاگن نج سویرے لنگھن کٹھن لاموں

میموں یاد کرن ہر ویلے دلبر ہر اندراموں

جلی وچ محمد بخشا چھپ رہو ہر الزاموں

قل وچ یلی دے نشانی جھل عشق دا پھاہا

چھڈ گرانی ہو سیلانی پکڑ تجن دا راہا

گل میرے ہتھ تیرے شاہا عذر نہیں کجھ آہا

سیل تجن دی سمجھ محمد تاں سیلی دا لاہا

نفس فسادی مارن کارن کس لے کمر جواناں
آساوا پھڑ عاصا ہتھ وچ ہو جا شیر تواناں
رات ہنیری ڈھونڈ چوفیری جنگل بار ویراناں
چتھر طور دلے دے اتے دسے نور شہاناں !

کتیں سوت اخلاص عمل دا بیٹھ نورے دی لوئی
پان پریت دوکان دوکھاں دا انے کریگر کوئی
سدھ بدھ ہوش جہانے سارے دی کملی ہوئی
اول نبھ گلو طعاموں فیر گلوبند لوئی !

سڑآپوں ویہہ لذت اوراں مثل شراب کباباں
آپ فنا ہو ذاتی رل کھاں وانگن آب حباباں
جتھاں جام الستوں پیتا رل کے نال اصحاباں
روز حشر تک نہیں محمد تروٹک مست خراباں

چھم چھم تیر پون تلواریں عاشق ناں ڈر رہندے
عشق پرہیز محمد بخشا نہیں کدے رل بہندے
محرم باجھوں بھیت تجن دا ہر یک نال کہندے
بدی ملامت قہر قیامت سو سو سر پر سہندے

عشق لگاں شرم کو بیہا اوہ آتش ایہہ پولا
لائق ہو ناالائق بندے سن بھائی مقبولا
بیدرداں نوں پچھو ناہیں درد مندوں دا رولا
مرجیون تاں واقف تھیون عشق نہیں چٹ کولا

ویندے جھڑک جواب پیارے پھیر نہ آویں اتھے

جے آویں تاں قتل کراں گے اسیں کتھے توں کتھے
جاہ میاں نیوں لا اس جائی قدر ہوئے کجھ جتھے
جے لکھ وہن صلاح بچن دی عاشق ہک نہ متھے
چیتا چیتا کنڈ نہ دیویں عشق لڑائیوں اڑیا
سولے جاسی برخورداری جو اس سولی چڑھیا
موتوا قبل ان تموتوا والا حرف صحیح جس پڑھیا
اس میدان محمد بخشا سر دتا پھر کھڑیا
جے توں عاشق نبیاں لوڑیں پلا پکڑ بچن دا
جان منگے تاں دیہہ شتابی صرفہ کریں نہ تن دا
تن بھی تاہیں جنت جاسی خلعت لیے مرن دا
دوزخ موت محمد جھاگے رکھ کے چاہ ملن دا
ہالی لوک کریندے واہیاں سکدے وچھے سڑدے
سارے رنج بھلے جدرج کے من پایاں گھر کھڑدے
ہکناں دی کئیں کھیت کمائی چھیکڑ گڑے گوائے
پوری پئی پریت انہاں دی مردے باز نہ آئے !
عاشق نا امید نہ ہوون دن دن لمیاں آساں
جے سو وار کھدیڑن درتوں کو کن کدے نجاساں
جے توں طالب راہ عشق دا چھڈ وہماں وسواساں !
ہمت دا لک بنھ محمد رکھ آساں پیا پاساں !
دلبر جس دا کوئی نہ ثانی جوبن دا متوالا !
ہار نہ نیت پریت اوہدی دی نیہوں کمائیں لالہ
جس بن ہکدے جال نہ تھیندی اس بن کیونکر رہسیں

دے جواب کھڈیڑے توڑے فیرا وے ول ڈھسیں
جے دلبر مونھ لائے ناہیں توں مکھ مول نہ موڑیں
ڈوبنگی ندی عشق دی اندر جیو جامہ سبھ بوڑیں !
جے اوہ نال نہ چلن دیوے پچھا کدے نہ چھوڑیں
لا تقنطوا من رحمۃ والی آس امید نہ توڑیں
جاں توں سروے پیر بنا کے مگر سجن دے چلیوں
تاں فریرت والا سا دیسی جانی سنگت رلیوں
کہسی ہور نہ کوئی تیرا لوڑے سیں توں مندا
پئے قبول محبت تیری میں صاحب توں بندا
کیتے رب ہجے دے اتے صابر شاکر رہناں
اس بن ہور نہیں کوئی والی و نج کس دے در ڈھیناں
تختوں لاہ بہاوے قیدی ہو نمانے بہناں
دکھیں بھریا حال محمد فیر اوسے نوں کہناں
آپے غم اگاوے سانوں آپ کرے غمخواری
آپ پچھے چھک گلیں تے آپ کریندا کاری
بادشاہاں دا شاہ کہاوے نال غریباں یاری
عسروں یسر غریب نوازی کم سدا سرکاری
اس نوں بھلے بھلیرے ساتھیں فرماندار سپاہی
کجھ پرواہ اساڈی ناہیں دائم بے پرواہی

ذکر منزل استغنا

بے پرواہی منزل ناہیں جس وچ سود سوداگر !

بے نیازی دی چھلکہ اگے دو جگ ککھ برابر !

ست دریا اوتھے ہک قطرہ ست دوزخ چنگاری

آٹھ بہشت ہوئے گم سارے تاں ہک پھول بہاری

باغ بہشت ویرانی وسدے دوزخ سارے بجھے

کیڑے دے منہ سو سو ہاتھی خشخش وانگر سجھے !

جس جنگل دے کیڑے دے منہ سو سو ہاتھی وہندا

کالا کاگ جدوں رج کھاوے فرکی باقی رہندا !

لکھ ملائک نوری غم تھیں وانگ پتنگاں جلیا

تاں ہک آدم خاکی والا روشن دیوا بلیا

لکھ جسم طوفانے اندر ڈب بے روح ہویا سی

اس درگاہ اندر مقبولی تاں ہک نوح ہویا سی

بے لشکر ہک مچھر مارے ہک خلیل اعظم توں !

لکھ معصوم شہید ہوئے تاں ہک موسیٰ دے دم توں

لکھ خلقت گل جنجوں پائے خارج ہوئے ایمانوں

تاں ہک مہتر عیسیٰ ہویا محرم سر حقانوں !

لکھ جانی لکھ چت وکائے سنے چیاں دے سائیں

تاں معراج ہو یا ہک راتیں ختم نبیاں تائیں

نویں پرانے چنگے مندے اتھے قدر نہ کائی !

خواہے گریہ زاری کیجے خواہے کرو نہ بھائی

جے کر سبھ جہان محمد پنجتن مثل کہا بے

اس منزل وچ معلم ہوندا وانگ خیالے خوابے

جے لکھ جانی صدقے ہوون جھل کے تیغ پرم دی

کجھ پرواہ نہیں دریا دے اک قطرے شبنم دی

جے لکھ سیس رلن وچ خاکے کر کے عشق پیارا

جیوں سورج دے نوروں چھپیا ذرہ اک نکارا

سبھ آسمان جھڑن تاں جا پے پت درختوں جھڑیا

چوداں طبق ڈبن تاں جیویں ککھ باروں اک کھڑیا

دوئے جہان محمد بخشا جے سبھ ہون نبودے

گھٹ ہویا اک ریتوں دانہ وچ تھلاں دے تودے

آدم جن ہوون قربانی کنی ہکو بارانی !

جیو جامے جل جاون سارے کتھا وال حیوانی

جے سبھ عالم فانی ہوون اوتھے کجھ نہ خطرہ

کی ہویا کی گھاٹا وادھا گیا سمندروں قطرہ

کتھے آدم ، کتھے پریاں ، کتھے حور فرشتے

کتھے شاہ امیر سوداگر کتھے ہور سرشتے

کتھے نبی اوہ بدن نورانی کتھے جانی پاکاں

ہے کی تھاں محمد بخشا داو پانی اگ خاکاں

جو ہویاں سو ہوسن اگوں کیا نیکی کیا بدیاں

بے پرواہی دے وچ نیرے کدھر قطرے تھیں ودھیاں

سہل نہیں ایہ وادی بھائی سہل تکیندے جاہل

عملاں دا ایہ حال محمد پر ہو بوہ نہ کاہل !

جے نت کریں جہان اک پینڈا مت جانی کجھ ٹریا

پرت تکیں تاں اوہنیں پیریں دو تن قدم نہ ہریا

کس سالک اس رستے ٹرکے اوڑک انت لیا سی

اس ور دے دا دارو بھائی کس دے ہتھ پیاسی

جے ٹرنوں دق ہو کھلوویں مار تجن دی وگے

جے دوڑیں تاں کیڑ تلی دی سدا اگے ہی اگے

نہیں کھلونا لائق تینوں ناں ٹریاں پندھ مکدا

مشکل کم پیا سر تیرے کوئی علاج نہ ڈھکدا !

ناں سر مار اتے سر ماریں ترتے بیٹھ چو پیتا

چھڈ دے کم اتے کم کر کھاں یاد نہ آنی

نالے ترک کموں کر بندے نالے کم کمائیں

اپنا ہئی کم کریں نہ تھوڑا زور بتیرا لائیں !

جیکر کار تیری ہے کاری رہیں لگانت کاری

جیکر کار نہ کاری آوے بہت اوتھے بیکاری

ترک کریں اس سارے کموں جو کجھ کیتوئی اگے

کرناں تے نہ کوناں تیرا ایہو چنگا لگے !

اول سکھ شناس محمد لائق کار کرن دی

جب لگے کار بیگانہ نہ پرکھیں کرنی ہے کد بندی

لکھ کر ڈراساں تھیں چنگے خاک ہوئے اس جانی

جے جگ ہوئے نہ ہووے اتھے ہے پرواہ نہ کانی

کار کریں جو کہے کریگر، کریں ہنکار نہ کاروں

عملاں تے دھر آس نہ ذرہ فضل منگیں سرکاروں

ذکر وادی و منزل توحید گوید

اگوں منزل آوے بھائی وچہ وادی توحیدے
عابد تے معبود ملیندے دوئی نہ پیر مریدے

سر کڈھن ہک گلمے وچوں لکھ سراں دے رل کے
اس گلمے تھیں باہر نہ جاوے خشخش دانہ چل کے

ازل ابد دا جامہ ہکو ایہہ گماں وچکاروں
ہردا روپ محمد بخشا ہے ہکسے سرکاروں

توڑے بہتے روپ دسیوں توڑے تھوڑے تھوڑے
اصل اندر سبھ ہک ہوون گے ندیوں نیر وچھوڑے

ازلوں گھن ابد تک بھائی گم ہویا جد سارا
کون دو یا فر باہر رہسی ہوک ہک اکارا

ہکس دیوانے کولوں پچھیا شخصے ہکس پیارے
دس اسانوں کی کجھ کہیے ایہہ جگ عالم سارے

اگو فیر دیوانے کہیا وساں نال مثالے
ستھے دا ہک رکھ بنایا کاریگرے کمالے

ڈالی پتر پھل بنائے سکڑے کلی ممولی
ہتھ وچہ کلے بھجے سبھ چتر بنے ہکو مڑ گولی

جاں اوہ ہکو ستھا آہا نقش گئے بجھ سارے
ہکو ہک محمد بخشا میں توں کون بچارے

جے کوئی غرق نہ ہویا بھائی وحدۃ دے دریا دے
کی ہویا جے آدم وسدا لیک زمرد کہاوے

نیکی بدی نہ تکدے سوئی جو وحدۃ وچہ پہتے !

نیکی بدی تداہیں بھائی اسیں تسیں جد بھتے
جاں ایہ اپنے آپوں نکلے ناں کوئی غم نہ شادی
دوزخ دا غم خوشی جنت دی دوہاں تھیں آزادی
ہر ہک اندر دوزخ جس وچ سپ اٹھوئیں واسا !
اس دوزخ تھیں باہر آویں خطرہ رہے نہ ماسا !
جے اج باہر آیوں ناہیں دوزخ نالے جا سی
ہر ہک سپ اٹھواں اینویں روز حشر تک کھا سی
جاں سالک اس جائی پہتا آپ مرے مرجیوے
گم ہووے مڑ باہر نکلے گونگا ڈورا تھیوے !
کدے رلے اس ذاتی اندر کدے کرلے مڑ ذاتوں !
صورت عجب بنی پر خالی بدنوں بدن صفاتوں
چار چوہاں تھیں باہر آون وسدے لکھ لکھاں تھیں
اس دفتر دے حرف نہ وسدے انھاں عقل اکھاں تھیں
دور کتے اس شہروں باہر پھردا عقل بیچارا
جس ایہ ستر ذرا ہک لدھا ہر تھیں ہویا نیارا
عقلوں فکروں باہر آوے نچدا پھرے دیوانہ
آکھے خبر نہیں میں کیہڑا ، کیہڑا امیرا خانہ
ناں میں بندہ باری سندا کی ہاں نر نہ مادی
بندگیاں گم ہویاں نالے ناں کجھ رہی آزادی !
نالے صفتاں والہ ہوندا فیر اوہ صفت نہ جانے
عارف ہوندا پر اس ویلے معرفت نہ جانے
مناں منی کجھ رہندی ناہیں کوئی کہاوے کس دا

جے کر اس دل تکیے اگوں اپنا آپ ہے وسدا

اپنے ولوں جد پھر ویکھیں اوہو نظر آوے

جتول ویکھیں ایہو لیکھا کوئی نکھیڑ نہ پاوے

جاں توں گم ہوویں وچہ اس دے اپنی چھوڑ نشانی

ایہ توحید محمد بخشا دے کون زبانی !

ذکر منزل حیرت گوید

فیر اگوں اک منزل آوے حیرت والی وادی !
درد افسوس ہوئے گم اوتھے ہرگز خوشی نہ شادی
دم دم تیغ غماں دی مارے حیرت اگ نہ بجھے
آئیں درد اتے لکھ سوزوں رات دھاڑ نہ سجھے
جاں اوہ مرد حیرانی والا جا پہنچا اس جائے
ہوندا گم تحیر اندر اپنا آپ نہ پائے !
جیکر اس تھیں پچھے کوئی ہیں توں یا نہیں ہیں
اندر ہیں یا باہر بیٹھا اتھے یا کہیں ہیں؟
فانی ہیں یا باقی میاں ، یا نہیں توں دوئی
دس سانوں کجھ پتہ نشانی حال تیرے کی ہوئی !
کہندا اصلی خبر نہ مینوں بیٹھا یا کھلویا
عاشق ہاں پر پتہ نہ رہیا کس پر عاشق ہویا
ناں میں مسلم ناں میں کافر خبر نہیں کس چالی
نالے ایہہ دل عشقوں بھریا نالے ہے مڑ خالی
جاں پہنچا اس منزل اندر رستہ منزل چھیدا
رستہ منزل کس دا بھائی نالے ہے دل چھیدا !
حیرت سر گردانی تائیں کیکر اگے کھڑیئے
شہر اتے دروازے چھیدے کتھوں نکل وڑیئے
جاں کوئی مرد اس جائی پہنچا گلئیوں شکر ہویگا
کفرے وچوں ایماں کہندے ایماں کفر ہویگا

منزل فقر

وادی فقر فنا دے اندر اگلی منزل آئی
فقر فناء اندر چپ بہتر گل نہ جاندی بائی !
فرموشی دی منزل ہوئے گونگے ڈورے جھلے
جاں اک سورج روشن چڑھیا سبھ تارے چھپ چلے
کانگ چڑھے دریا فقر دے جنش اندر آوے
پتھر نقش بریتی بیلا بوٹی ریت چھپاوے
دوے جہان محمد بخشا موج اس اک دریاوں
جے کوئی ایہ گل منے ناہیں گمراہ ہنوں سوداؤں
ایس ندی وچ چبھی مارے جے کوئی ہمت کر کے
سدا سکھالا ہسی بھائی کی کم باہر تر کے !
ایس ندی دی چبھی اندر چپ ہمیش سکھالا
گم ہوون بن ہور نہ بھاوے واندے چین کشالا
حکمے نال اس چبھی وچوں جاں سر باہر آنے
تاں اوہ کاریگریاں ویکھے تک تک بھیت پچھانے
اس چبھی وچ غیر نہ مُدھا جاوے اک اکلا !
جتھے اپنا آپ نہ میوے ہور کھڑے تاں جھلا
جاں ایہ اپنا آپ بندے نوں پڑوا ہے دلبر دا
مال ملک تے عزت دولت سنگ کھڑیاں کد تردا
لکن تنہااوا لبڑ بھائی سٹ تمامی چیزاں
فرد ہووے تاں کہاوے ملدا نال عزیزاں
خاطر جمع ہوئی جس ویلے خودی ونجیں بے خودیوں

پاک ہووے تاں باہر آوے ہر ہر نیکی بدیوں
جاں ایہ نیکی بدی نہ رہندی اس دم عاشق ہوندا
ہو ، فنا عشق دا اول یاری کرن کھلوندا ،
جیوں ایہ حال احوال فقر دا غائب ساڈی نظروں
تیویں شرح زبانوں اوہلے نالے صفتوں خبروں
مرکے جیون دی گل بھائی دسے کون زبانوں
بعث بعد الموت سخن دے معنی دور بیانوں
بعد فنایوں باقی ہوناں کی جاناں اس باتوں
نویں کتاب بنے جے لکھاں باتاں نفی اثباتوں
مر کے جیون دی گل چنگی سو جانے جو کردا !
جس دے سر پر ورتی ہووے کم نہیں ہر ہر دا
میں کی جاناں حال فقر دے مدعی نفسانی !
سنی سنائی لکھ دکھائی پائی نہیں نشانی !
اپنی موت حیاتی اندر جب لگ تیرا ڈیرا !
اس منزل وچ کد محمد پیر پوے گا تیرا ،
اپنا آپ محمد بخشا تیرا مصر شہر ہے
مشکل پندھ سجن دے ٹورے رستہ بر بحر ہے
جاں ایہ مصر پیارا تینوں کوڑا زہر ہوئے گا !
تاہیں دل سفر دل جا سیں پینڈا لبر ہویگا
دھیاں پتر بھیناں بھائی وچھڑ سنگوں ساتھوں
بیڑی روہڑا سہاباں والی عشق ندی دے ٹھاٹھوں
رستہ دور نہ اوڑک جس دا گھبے قضیے وسدے

پر جو نال یقینے ٹروے ونج سجن سنگ وسدے

توڑے کجھ نہ معلم اس دا تھاں ٹکاناں پاسا

چھڈ دنیا پو لہر فقر دی رکھ ملن دی آسا !

یار ملے بن مر سونا ہیں سئیں تساں جے ہولے

اوہ تیرا توں اس دا ہوسی وتھ نہ رہسی مولے

محبوباں دی بے پرواہی سن کے ہٹ نہ رہو کھاں

ہمت آس قراری کر کے ونج اوسے در ڈھوکھاں

صبر توکل حاصم والی ہمت سیف ملو کے

کریں قبول نہ ہٹیں توڑے سبھ کوئی ٹھاکے کوکے

اپنا آپ چھڈیں اس کارن ساجن تاں گھٹ آون

سبھ جگ اتے شاہی تیری پریاں تخت اڈاون

ڈھونڈن والے مڑن نہ خالی خود حضرت فرماوے

ویکھاں سیف ملو کے دلوں جو لوڑے سو پاوے

حاصم دی سن صبر توکل ہمت آس شہزادے

دلبر بھائی محمد بخشا سہ سہ دکھ زیادے

تم الکلام بنام حضرت پیر مرشد صاحب قدس اللہ تعالے سرہ العزیز

قصہ سیف ملو کے والا اس کارن ہن کہناں

طالب ہمت کر چلے روانہ رکھے بہناں !

ابتدائے قصہ سیف الملوک وبدیع الجمال وآغاز داستان بادشاہ عاصم بن صفوان تمام قصہ درتفسیر این بیت مولوی نظامی قدس اللہ تعالے سرہ السامی

چنیں زد مثل شاہ گویندگان

کہ یابند گانند جویندگان

بااسم پاک حضرت پیر شاہے

کراں نامہ شروع اوہوناہے

پیر میڑا اوہ دمڑی والا پیرا شاہ قلندر

ہر مشکل وچہ مدد کردا دوہاں جہاناں اندر

عاصم بن صفوان شاہزادہ والی تخت مصر دا !

آہا شاہ سلیمان دوجا صاحب دولت زردا

رومی شامی چین ما چینی غزنی ہندوستانی

زنگی روسی ہور فرنگی یونانی ایرانی !

ستر شاہ تختاں دے سائیں چاکرسان اس سندے

خدمت اندر رہن کھلوتے ہتھیں بدھیں بندے

ست ولایت زمیں آبادی تے تخت اصلیا

چار تخت دے حد صفوانی عمل اپنے وچہ لیا

فوجاں لشکر کٹک کروڑاں گنتر وچہ نہ آون

جے سو منشی لکھ مصدی لکھ لکھ قلم گھساون

ذوالقرنین سکندر والا شوکت شان زیادہ
بادشاہی گھر اس دے دائم عادی دا شہزادہ

کوٹ قلعے در بند ہزاراں چھاونیاں ہر دیسی
سدا برت ہر شہر بنائے رست کھاون پردیسی

عادل سخت سکندر جیسا جیوں دریا وچ موجاں
زور آوری اوہدی سن کنبن دیوادا نودیاں فوجاں

راکھش آدم کھاون والے تیغ اوہدی تھیں ڈردے
کوہ قافاں دیاں غاراں اندر جاگز راناں کر دے

جھنڈے چھتر نشان ہزاراں لکھ کوئی سر کر دے
سر کر دے مہماں تائیں آقد میں سر دھر دے

شاہ زمیں دے سارے ڈر دے ثانی کوئی نہ آہا
اگے آ گذارن نذراں جت دل پاوے راہا

اک اللہ دا خوف ہمیشہ وہشت ہور نہ کائی
دشمن سبھ نہ تیغ کیتے س عالم وچ دوہائی

عیش خوشی جو دنیا والی سبھوسی ہتھ آئی
سبھ مراداں چاہاں پایاں کردا شکر خدائی

اک مراد رہی دل اندر گھر اولاد نہ ہوئی
جاں جاں اوہ نہ حاصل ہووے ہور نہ سجدا کوئی

عاصم اس اندیشے اندر رات وہاں دلگیری
ربا ایہہ میری سلطانی دولت فوج گھنیری

بن فرزند میرے کس کاری ایہہ سارے او سرگے
جاں اس فکر اندر جیو جاوے اگ اندر وچ لگے

جاں جاں عمر جوانی آہی انگھی آسا آسا
مجلس لاوے موجاں مانے غم نہ آہا ماسا

باٹھو ور ہے جد عمرو ہانی چلی بہار جوانی
شاخ ہری رنگ پیلا ہویا آئی رت خزانی

سرو آزاد لگا خم کھاون چھپے کلیاں کریاں
لالی تھیں پھل کیسر ہوئے ہور بہاراں پھریاں

سنبل فصل پیا آ گھاٹے نکلن لگیاں تاراں
نیندر مست وتی چھڈ نرگس بیٹھا وانگ بیداراں

کستوری آ پہتی اوتھے کستوری سنگ بوری
وچہ وچہ آن وکھالی دتی کافوری رنگ نوری

اوہ سبزہ خط چھاپے والا کرن لگائی چنبا !
لگا ویکھ چنارے اُچے بید والا تھر کنبا

سرو ہو بادل خوشیاں ولوں دنیا جھوٹھ لکارا
جے سے برس کیتی میں شاہی اوڑک چلن ہارا

دولت مال خزانے نوں چنگا لگدا تاہئیں ایہ بیمارا !
جے اج اکھیں اگے ہوندا اک فرزند پیارا

میں کی عجب بے عقلی کروا جھاں مفت لکارے
عاصم شاہ محمد بخشا ایہ اندیشے وہارے

ٹراں مجھے تختی جھاگاں سہد کراں شکراناں
سے اندیشے رات وہاں وچہ عمر اینویں گزراناں

اوتر نام پیاں کی کرناں مال متاع گھنیری
گوشے بیٹھاں ہو چو پیتا رکھ اللہ دی ڈھیری

جے فرزند ہوندا اک لائق تاں ہوندی خوشحالی
میرے پچھے ہوسی بیٹا تخت ملک دا والی

ایہ اندیشے کر کر عاصم جا گوشے وچ وڑیا !
بیٹھ محل اکلے اندر بوہے سنگل جڑیا

آون جاون لوکاں والا سارا بند کرایا
نہ کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے نیند آرام گوایا

ناں اوہ کول کسے نوں سدے گل کلام نہ کردا
گریہ زاری کم ہمیشہ گھڑی تمام نہ کردا

چالی روز ہوئے اس اینویں مولی اگے روندا
عمروں بیس محمد بخشا اوڑک اکدن ہوندا

میر وزیر امراء وڈیرے فکر کرن رل سارے
کیہی مہم ایہ ڈاھڈی آئی شاہنشاہ ہمارے

کر مصلاحت کرو تدارک کجھا تدبیر بناؤ
دو وزیر پیارے شاہ دے بوہا جا کھلواؤ

ہتھ بنھ عرض کرو شاہ اگے پچھو حال حقیقت
کس سببوں گوشے بیٹھا اس دل کی مصیبت

مت سلطان اساڈا یارو حال حقیقت دسے
کیجے کجھ تدارک چارہ مت پھر ہسے رسے

ایہہ وزیر دوئے اٹھ وگے کھول وڑے دروازہ
شاہ پیا بے حال ڈھوٹے لسا بے اندازہ
مردے وانی رنگ جسے تے زرد ہویا منہ پیلا
اکھیں نہراں پانی دیون سرد ہویا پھر تیلا
نہ اس طاقت گل کرن دی نہ سی ہوش ٹکانے
چا اٹھال بہال کراون گلاں زور دھگانے
اول کر تعظیم سلاماں کر دے پھیر ثنائیں
ثانی تیرا ناہیں شاہا مشرق مغرب تائیں
ادنی حصہ ملک تیرے دا شاہ سلیماں پایا
حکم اقبال تساڈا حضرت دم دم ہوئے سوایا
کئی شاہزادے تختاں والے چاکر تیرے اگے
عالم فاضل کرن دعائیں تتی واء نہ لگے
اسیں وزیر صلاحاں جوگے تیرے ہتھیں پالے
فوجاں کٹک مہماں کارن دشمن مارن والے
اسیں کمینے بندے تیرے تدھ توں گھول گھمائے
کیسی ایہ دلگیری تینوں پچھن کارن آئے
محرم خاص تسیں من بھانے کہندا شاہ وزیراں
افلاطون ارسطو میرے تجب کرو تدبیراں !
جس دن دا میں ہویا سیانا پیر تخت تے دھریا !
عزت دولت نال ہمیشہ رہیوس ہریا بھریا
کیتا کرم الٰہی میرے تے بہتے تخت سنبھالے
چالی شاہزادے نت میری خدمت کرن سکھالے

آئے آئے گئی جوانی فکر پیا ہن ایہا !

کالیاں رنگ وٹایا گورا آیا موت سینہا !

ناہیں میں گھر بیٹا صالح دین دنی دا گہناں

ایہو داغ لگا وچ سینے سدا نہیں میں رہناں

ایس اندیشے تختوں لاہیا راج ولوں چت چایا

حاکم شاہ وزیراں اگے ویدن کھول سنایا !

شاہ اگے پھر عرض وزیراں کیتی ہو در ماندے

دس اسانوں ہے کی چارہ جیہڑا دس اساندے

شاہ کہیا بن صبروں ایتھے ہور نہیں کوئی چارا

لیکن تسیں وزیر وڈیرے کر دیکھو ایہہ کارا

جو علماء حکیم سیانے رملی ہور نجومی !

کر اکٹھے پچھو ہووے کیسے متے معلومی

جے میرے گھر دینا ہووے بیٹا آپ الٰہی

تاں میں شکر گزار سنبھالاں تخت ولایت شاہی

تاں ہووے تاں گوشے اندر ایویں چھپیا رہساں

شور کارا مشکل بھارا غم وچ کیونکر سہساں

ایہہ جواب حاکم دا سن کے لگی چپ وزیراں

باہر آء رل بیٹھے سارے کرن لگے تدبیراں

سد نجومی عالم فاضل رملی ہور سیانے

دتی لکھ معاش انہاں نوں ونڈے ہور خزانے

کیتی عرض وزیراں یار دآساں بنی ایہ بھاری

شاہ اساڈے دے گھر دسو ہوسی انس پیاری

لگے کرن حساب نجومی ہوا کٹھے سارے
برجاں وچوں وڑ وڑ نکلن گندے راس ستارے
عاصم تے صفوان شاہزادے نالے حرم دوہاں دے
جوڑ بناون حرف اکٹھے لکھدے نام چوہاں دے
گن کے عدد سبھے حرفاں دے طرح کرن چاباراں
باقی اتے لیکھا پاون کر کر سمجھ ہزاراں
شاہ عاصم دے طالع جاگے اگوں کی کجھ ہوسی
آس مراد اوہدی رب دیسی یا اینویں نت روسی
کر کے سمجھ نجومی کہندے چنگی فال وزیرو
ویکھو مبارک عاصم شاہ نوں تکڑے ہووُ امیرو
شاہ بدخشاں دے دی بیٹی جے عاصم نوں لبھے
اوس وچوں رب بیٹا دیسی ہوسن صفتاں سبھے
عالم فاضل عادل ہوسی ملکاں وچ اوجاگر
حلم حیاء ہدایت والا ، سوہناں ، سخی بہادر
لمیں عمر حیاتی والا رہسی نال اقبالاں
اینویں آیا نظر وزیرو سانوں اندر فالاں !
جاں ایہ خبر گئی سلطانے خوشی ہوئی اس گل دی
گوشے تھیں اٹھ آیا بیٹھا تختے اتے جلدی
شکر ہزار گزار وزیراں کیتی آن سلامی
لکھ کروڑ دتے سر صدقے لین انعام انعامی
لا دربار بیٹھا شاہ عاصم وچ امیر وزیراں
عالم رملی رخصت کیتے دے دھرم ارتھ جگیراں

لا دربار بیٹھا شاہ عاصم وچہ امیر وزیراں
عالم رملی رخصت کیتے دے دھرم ارتھ جگیراں

صالح ابن حمید وزیرے نال لائے سر کر دے
چالی ہور وزیر سیانے صاحب عقل ہنر دے

کئی حکیم افلاطون جیہے کار رواجگ ویدے
سبھناں اتے افسر کیتا صالح ابن حمیدے

ڈالی تحفے بہت عجائب کئی ہزار سوغاتاں
صالح دے حوالے کیتیاں گھلیاں کارن باتاں

کہیوس جیکر آیوں فتحیا ہور بہوں تدھ بخشاں
صالح نال اقبال روانہ ہویا طرف بدخشاں

شاہ بدخشاں والے اگے تحفے جا گزرانے
نالے صالح گلاں کر کے کھول دے پروانے

جاں پھر شاہ بدخشاں والے سمجھی گل تمامی
شکر گذارو کیلاں تائیں خلعت دے گرامی

بہتی عزت خدمت کیتی دتے محلیں ڈیرے
رات وہاں مہمانی دیندا کرے اونہاں ول پھیرے

ست دیہاڑے خاطر کر کے رکھے زور دھگانے
رنگاں رنگاں دے نت دیندا بادشاہانے کھانے

اٹھویں روز تیاری کیتی بیٹی ڈولی پائے
جو کجھ داج شہانہ دتا کون حساب سنائے

گھوڑے خچر اوٹھ ہزاراں موتی لعل جواہر
لکھاں تھان وتے زر بفتوں دولت انتوں باہر

گولیاں گولے سوہنے سندر زیوراں سنگارے
ڈولی دا سر صدقہ کر کے دتے باپ بچارے
جہاں نال پیار بیٹی دا سنگ سہیلیاں وایاں
لایاں نال رکھو خوش اسنوں وانگن بھنیاں مایاں
لشکر نے وزیراں تائیں بخشے جوڑے گھوڑے
دے ہتھیار بھلیرے توڑے نالے کلغی توڑے
طرف مصر دے ہوئے روانے جاں پھر نیڑے آئے
دے خوشخبر وزیرے قاصد عاصم طرف وگائے
عاصم شاہ سلطان اچیرے تمبو باہر لوائے
شادی دے اسباب تمامی اوتھے آن سہائے
تمبو خیمے جڑت جڑاؤ موتی تے زرکاری !
سورج نال رلاون رشماں لگی پھول کناری
پلے سیون سبھ زرد وزی تلے جانی دھاگے
تیج وچھی وچ عاصم شاہ دی کوہیں جھلمل لاگے
آء دربار شہانہ لگا خلقت کٹھی ہوئی !
زمیں زمن وچ آدم وسدا انت نہ آوے کوئی
دیباتے زر بفت حریروں اطلس خیمے لائے
شالاں چیاں ہور غلیچے فرش فروش وچھائے
اگے چھتر سنہری لائے چمک دسن آسماناں
کیتی چھاں جہانے اتے اچیاں سائباناں
بادشاہی زر بفت وچھائی پچھاں تیج وچھائی
کرسی ہور جڑاؤ سونی ہر سر کردے پائی !

چارے طاقے محل سہایا انبر تے سر طاقاں
ہر طاقے وچ سوہنے کیڈن الفت نال اتفاقاں
سائباناں بیٹھ ہر جائے بیٹھی خلق چوفیرے
حوراں دیکھ ہوون گھائل دل کنجریاں دے پھیرے
عاصم شاہ تک مجلس رچی جشن نو روز بنائے
خویش قبیلے محرم خاصے میر وزیر سدائے
عجب عجائب چیز نعامت بہت منگائے کھانے
دیکھن عود گئی بو کوہیں عطر عنبر ڈو ہلانے
کھانے کھا ہوئے آسودے مشکوں خوشی دماغاں
پی شراب ہوون رنگ تازے جیونکر لاٹ چراغاں
شاہ بدخشاں دے دی بیٹی عاصم شاہ ویاہی
آس لگی مت بیٹا دیوے کرے کرم الٰہی !
بیگم نال کریندا خوشیاں چین ہویا پھر تازہ
مارے طاق فکر دے کھلا خوشیاں دا دروازہ
بیگم نال سہیلی جیہڑی شاہ بدخشاں توری
صالح ابن حمیدے اکدن ڈٹھی سی اوہ گوری !
ویکھن سات اوہدا دل و کیا صالح رب تہاوے
بیگم دی سہیلی کیویں ایہ مینوں ہتھ آوے
عاصم شاہ دے اوس وزیرے دتی عشق زہیری
صبر قرار آرام نہ رہیوس رات وہاں دلگیری
جیوں پنجر وچ پنچھی ہوندا تیویں وقت لنگھائی
بھل گیاں تدبیراں ہوشاں دانش عقل دانائی

ہوئی خبر امیراں تائیں عشقے دے اقبالوں
حاصم شاہ نوں واقف کیتا صالح دے احوالوں
چا بخشی سلطانے اس نوں اوہ معشوق پیاری
عقد کیتا خوش وسن لگے بھلی خفگی ساری

داستان تولد شدن شہزادہ سیف الملوک و باعث تسمیہ اش

شاہ وزیر دوہاں تے ہویا کرم سچاواں ذاتی
بیگم اتے سہیلی اس دی حمل ہویا اک راتی
نویں مہینے نوں دہاڑے نوں ساعت تھیں پچھے
دوہاں نوں رب بیٹے دتے آئے نی دن ہچھے !
شاہزادہ سی لعل چمکدا سورج شکل پیارا
نگ موتی صالح دا بیٹا چمکن جیہا چمکارا
دائی دیکھ ہوئی سودائی ہر دے روپ اتارے
چہرے تے چمکارے مارن اقبالاں دے تارے
سورج دیکھ شہزادے صورت چھپ بدلے دن کھدا
دیکھ وزیرے دے فرزندے چودھویں دا چن گھدا
کھان بدخشاں دوہان آہی جمیں لعل بدخشاں
حوراں نوں حیرانی آئی دیکھ انہاں دیاں نقشاں
موتی دیکھ سمندر اندر بے آبی وچ مردے
مانک ہیرے ہار صفائیوں سر دھڑ صدقے کردے
شاہ وزیر دوہاں دے باغیں عجب شگوفے جمیں
صفتاں وچ نہ رہو محمد اگے قصے لمیں
شاہ وزیر کیتے شکرانے زر روتی فقراواں !
کئی معاش جگیراں دیتاں رلی تے علماواں
سدا برت ہر رستے اتے لایاں ہور چھبیلاں !
دے سروپا نوازش کیتی حادی دیاں اسیلاں
انھیں لوہلے لوڑ شہر دے دتے گھوڑے جوڑے

کوٹھے اتے رستوں لایاں آیاں کوئی نہ موڑے
زروتی کنگالاں تائیں درویشاں نوں لنگر
کوئی کنگال نہ رہیا شہریں لے لے ہوئے تونگر
شادی دے شدیانے وجے پھیراں لگیاں چوناں
ماکاں اندر شلکاں ہویاں ہر تھانے وچ کوناں
شہزادے امراء ہزاراں میر وزیر تمامی
سر کردے سبھ جنگی ملکی راجے رائے انعامی
مہر مقدم تے پٹواری دفتریاں دیواناں
قدر بقدری سبھے آندا شکرانہ نذراناں !
شاہ یمن دے تحفہ کر کے آندی سیف بھلیری
جو جمشید آہا لک بدھا عید خوشی دے ویری
اوہ میراث یمن دے شاہے پیو دا دے دی آہی !
جمدیاں لے لئی شہزادے واہ اقبال ایہ شاہی
عاصم شاہ ایہ سیف لبھن دا جاتا شگن بھلیرا
ہے فرزند اقبالاں والا ہویا شاد وڈیرا
سیف الملوک اس گلوں دھریا شاہزادے داناواں !
ہن وزیر اوہدے دی یارو تھوڑی گل سناواں
سید علی ہمدانی مینوں ایہ روایت دے !
شاہ وزیر دوہاں دے جھگے اکس دہاڑے دے
ہکسے رات نمیں تے جمیں حکمت نال الٰہی !
برج ستارہ رات ہکوی کجھ تفاوت ناہی
صالح نے اس گلوں رکھیا صاعد نام پتر دا

وچ حساب حمل دے ایہو پورا سی او تروا !

شاہ وزیر دوہاں گھر شادی ملی مبارک بادی

لے لے جاون وان ہزاراں جو کوئی منگت جادی

کنجر اتے کلونت میراثی شہر نائی رستہاری !

بازی گر ہزار طرح دے بھگتی نٹ مداری

چھری مارتے خسرے پیرن ناڑے چڑھن دھگانے

آپو اپنے کارج کر کے لٹن بہت خزانے

طرماں تے کھرنائیں والے مارن ڈھول بھرائی

کیہڑے کیہڑے گنے محمد کتھی ہوئی لوکائی !

سیف ملوک تے صاعد کارن شہروں باہر کنارے

پکا باغ سہایا بہتا لائے وچ فوارے

چیکن کھوہ سراں کر بولن وانگن چھتری راگے

پر اک دیپک گان نہ ڈردے شالا اگ نہ لاگے

شوقوں طوق پیا گل قمری کو کو کو کے بولے

کوئل تان لائی ہو اچی کر دے ناچ نمولے

بلبل طوطے سوہلے گاون حال پئے حیواناں

کھوہ دا کتا چنگلی مارے بیل پھرے دیواناں

ٹنڈاں ہنجواں بھر بھر ڈوہلن جان اندر کر خالی

سدا نہیں اس رونق رہنا سدا نہیں خوشحالی !

بوہڑ قطار چنار سفیدے سرو آزاد کھلوتے

سدھے صاف برابر دسن تار پریت پروتے

ہر ہر پاسے نہراں دگن چوک عراق اچیرے

شیشہ محل چبارے گوشے بھلے بھلیرے ڈیرے

شاہ کہیا ایہ موتی ہے جے عاماں نہیں وسالو !

صاعد تے شہزادے تائیں باغ اندر کھڑ پالو

آمد سن شہزادے والی باغیں رونق ہوئی

خدمت گار گئے اٹھ اگے لوڑی دا جو کوئی !

جھاڑو دے چھنکار کرائے گرد کنداں توں دھوئی

پر کر مشکاں ڈوہلن مشکاں دھوم گھتی خوشبوئی !

سیف ملوک دے آون والا سیناں باغ آوارہ

سکے رکھ ہوئے پھر نیلے گل پھل کھڑیا تازہ

پت ہرے پھل چٹے چنبا ہس ہس دھرتی لیٹے

پچھیا داغ غماں والا دے دے ورق لپیٹے

گلواسی آواسی مارے سرخ دہان کھلارے

آیا وقت نشے دا نیڑے ہوئی تم خمارے

ست برگے پھل پیلے کڈھے مل مل رکھے پاساں

عجب بسنت بنا کھلوتا کنت آیا تاں اساں

ہسدی وندیں شکر گزارے نازک سنگھ داؤدی

نرگس سن مستانہ ہویا آمد دی خوشبودی !

گلماں پاڑ شاہی دا دعوی دتا چھوڑ گلاباں !

سرنیواں کر خدمت اندر بیٹھے وانگ نواباں

گلخیرے پھل کرن دعائیں خیریں آ سلطاناں

لہریے لئے ریحان کھلوتے زیور پہن شہاناں

سبزے فرش وچھایا سوہنا صاف زمرد نالوں

دور کھلارے چھتر چھوہارے نسریں تانے سالوں

انہاں گلاں وچ اجے محمد طبع نہ تیری مٹے

قصہ سرے پچاسیں کیویں جے بہ رہیوں گٹے

وسدا سفر شہزادے والا اگے بہتا سارا

زور طبیعت نوں رب دتا کر دی ہور پیارا

دایاں نے شہزادے آیاں باغ اندر کر ڈیرے

نال پیاراں پالن دوہاں ہوئے آن وڈیرے

حال پھر چونہہ برساں دے ہوئے وانگ پھلاندے پھلے

آئی راس زباں گلاں تے وسیا سخن نہ بھلے

چار مہینے چار دہاڑے چارے سال تے ساعت

گزر رہے تاں سد بہائے اہل نجوم جماعت

لگے کرن حساب نجومی جوڑ ستارے راساں

خفگی دی گل دس نہ سکن پھاتھے وچ وسواساں

ہر ہر پاسوں بخت سولے دولت علم اقبالوں

اک گردش وچ مشکل وسدی عشقوں سفر و بالوں

آخر شاہ کہیا چپ کیسی تساں وس نہ کوئی

جے کجھ روز اول دی لکھی اوڑک ہونی سوئی

دس دیہو شاہزادے والی حال حقیقت ساری

کر دے عرض نجومی قبلہ بخشیں جان ہماری

طالع وقت ڈٹھے تاں سانوں ایہ کجھ نظری آیا

سیف ملوک شہزادے ہوسی تدھ تھیں شان سوایا

شوکت ہیبت زور شجاعت حلم حیاء حلیمی

علم سخاوت عقل تواضع ہوسی خوء کریمی !
سورج ہار ہمیشہ کرسی نت وہاں زر بخشی
چن وانگن کئی راتیں چاندی اینویں ہر ہر بخشی
پر اک اس تے پہلی عمرے گردش دے ستارا
چمک عشق دی نال اس دیسوں سفر کریسی بھارا
جنگل تے کوہ قاف سمندر پھر سی کتھیں جائیں
کتنے سال اکلا تکسی راکش دیو بلائیں
مارن تے کئی دشمن ڈھکسن مولی ایس بچاسی
بہتے سخت قضیئے دس کے اللہ آس پچاسی
عاصم شاہ ایہ گلاں سن کے آن پیا وچ فکرے
ہو غمناک تحمل کیتا دھن شاہاں دے جگرے
جے سو سخت مصیبت آگے درواں والی دے
سر ورتی بن ہرگز یارو قدر نہ آوے کسے
ہر کوئی جانے سوڑی سامی اگے قبرا نہیرا !
اک اکلی وچہ اجاڑے دائم ہوسی ڈیرا !
جان کندن دی تلخی ڈاہڈی سن گلاں تن کنبے
پک کتابیں خبراں اگے دوزخ بھاہ النبے
اس سننے تھیں کدا سانوں خوف پیا دل جھڑیا
جاں اوہ گھڑی سرے تے آئی پتہ لگے گا اڑیا !
عاصم نوں تد معلم ہوئی جاں فرزند وچھناں
کی ہویا اج کرے تحمل سن کے خبر نہ رناں
کہندا لکھے لیکھ ازل دے مول نہ جاندے میٹے

دتا اس دا سر تے جھلساں جے رب کھڑی بیٹے
کرنا صبر اسانوں چنگا جے اوہ دے بلائیں
راضی ہو کے جھلاں چارہ ناہیں نال قضائیں
شاہ بیٹھا کر صبر تحمل دل توں فکر گوائے
سد معلم فاضل عالم لڑکے پڑھن بہائے
شہزادے نوں دے دلاسا ہتھ سرے تے پھیرے
کہندا بیٹا علم پڑھیں تاں واہ نصیبے تیرے
پڑھناں علم ضرور بندے نوں کیتا فرض الٰہی!
کردا علم دلے نوں روشن ہوندی دور سیاہی
جیوں سورج وچ نور تویں ہے علم روحے وچ جانے
نورے باجھوں سورج پتھر آدم جنس حیوانے
علمے کارن دنیا اتے آون ہے انساناں!
سمجھے علم وجود اپنے نوں نہیں تاں وانگ حیواناں
سیف ملوک پیونوں کہندا نیوں کے ہو سلامی
جو فرماؤ سر پر بندہ منساں حکم تمامی
جیہڑا کم تساں فرمایا عین صواب اسانوں
شاہ وزیر نجومی سد کے پچھیا ہر یکساں نوں
ساعت نیک ہوئی جد حاصل لڑکے پڑھن بہائے
اوہ استاد لیاندا جیہڑا ہر اک علم پڑھائے
کاتب زریں رقم اس اگے جا شیرینی دھردے
لے صلاح پکاون بیٹھے ہو شاگرد ہنر دے
افلاطون ارسطو سلماں سارے کرن تیاری!

پچھیے اس استادے کولوں جو گل مشکل بھاری
سبھانے نوں نال زبانے دسے کھول بیاناں
اوہ شاگرد اکابر ووئے اوہ استاد یگاناں !
سیف ملوک اندر رب پایا بہتا اثر دانائی !
تیز طبیعت ہوش ودیعت فہم عقل چترائی
صاعد بھی سی ودھ علامہ فہم عقل ادراکوں
واہ خالق جس پیدا کیتے بھلے بھلیرے خاکوں
دس برس وچہ ہر ہر علموں ووئے حافظ ہوئے
شاہزادہ جاں کرے کلاماں موتی لعل پروئے
جو خط دنیا اتے لکھدے سیف ملوک پکائے
خوشخط اس دا ویکھ فرشتہ حیرانی وچ جائے
عربی عجمی عربی کوفی خوشخط فارسیاں دا !
بیدا چھیرے گورمکھی ہندی حرف شناسیاں دا !
ڈوگرے اکھر خط فرنگی انگریزی ہور ووجے
اردو خط بنگالی دکھنی سارے لکھے بوجھے
سریانی ایرانی ترکی ترکی یونانی اعراق
سکھے خط زباناں سبھو کجھ نہ رکھے باقی !
ویکھ علم سلیماں نبی دے پائے بھاکھیا غولی
دیواں پریاں والی ساری جانوراں دی بولی
اوسط ملک سمندر ٹاپو سراندیپ شہر دی !
سیف ملوک سلیماں دا نگن سمجھے گل ہر ہر دی
اس حدے اوہ عالم ہویا قاضی سبھ ملکاں دے

جے مسئلے دی مشکل پوندی اس تھیں پچھن جاندے

سبھ دقیقے کھول وسالے کرے بیان چنگیرا

عالم فاضل سن سن آکھن دھن اوہ خالق تیرا

مثل داؤد نبی دے آہا شاہزادے آوازہ !

جدوں کلام کرے سن ہوندا شوق الٰہی تازہ

جے سو ہوون سننے والے عالم فاضل دانے

نال آواز اوہدے دی لذت ہوندے مست دیوانے

حسن رسیلا ، خوء حلیمی ، سادہ مکھ صفائی

سوہنے ویکھ ہوون شرمندے جھال نہ جھلدا کوئی

روشن شمع نورانی چہرہ بجھے لاٹ اسمانی !

وانگ پتنگاں سڑن چوفیرے عاشق مرد زنانی

جے اوہ نظر کرے ول امبر چمک نہ جھلن تارے

تارے جس ول مہریں آوے کرے پار اوتارے

نیواں تکے دھرتی لگن بجلی دے چمکارے

ایسے روپ انوپ کرم دے صفت کریندے والے

تھوڑی صفت محمد لکھدا چل ہر جائی !

نرمی پھڑ مت جسنوں گرمی کاغذ قلم جلائی

جے لکھ صفت ثنا ثنائیں لکھ لکھ ورق بتیرے

لکھوں اک نہ مکدی مولے قصہ ٹورا گیرے

چودھاں برساں دے جد ہوئے صاعد تے شہزادہ

سبھنیں صفتیں اکو جیہے پر کجھ شاہ زیادہ !

کرنا رب دا اینویں ہویا کھاندا پھیر زماناں

عاصم شاہ خوشی وچ بیٹھا کروا جشن شہاناں
میر وزیر بلا پیارے مجلس خوب سہائی !

بچھے فرش فروش وچھائے عطراں بو مچائی !
لیاؤ سرخ شراب پورا تا ہویا حکم کلالاں !

پی کے مدھ ہوئے متوارے چمکن وانگ مشالاں
ہر جائے کا فوری شمعاں عجب سنواں بنایا !

سوہنی صورت زیور والے دے روپ سوایا
لے لے تان کلونت اتارن زہرہ نوں اسمانوں

تار طنبور گھوکار مچایا کرے بیان حقانوں !
دائریاں سر پیر رلائے بیٹھے حلقہ کر کے

کر دے یاد پیارے تائیں ذکر سینے وچ کر کے
کئی قانون سراں دے کڈھن قانون اتے سرندے

ہوون ناچ تماچ وجاون داچ خیال حسن دے
سن سن راگ ہوون مستانے مارن چیکی تاڑی

چنگی تاڑی آوارہ زہرہ انبر تاڑی !
سند ربابکے نفر غلاماں بھر بھر دین پیالے

محبوباں دے حسن عجائب کھڑدے ہوش سمھالے
عاصم شاہ خوش کر بیٹھا کھڑوا وانگ گلاباں

بیٹے طرف بچائے تحفے بجتے ہتھ نواباں !
ہر ہر قسم ہزار طرح دی بجلیوں بھلیاں دستوں

گنتر ہوندی کد محمد قصہ اگوں وی توں
شاہزادہ جاں تکڑا ہویا آیا زور ہنگاواں !

کہیا شاہ سپاہ گری دا اس نوں کسب سکھانواں

ماکاں شہراں فوجاں اندر جو سن رستم ثانی !

لاون کافی تیرا سانی وِسن ہنر کمانی !

نیزہ مار اتار لیاون چوکیدارا نبر دے

سیفاں نال کریندے ٹوٹے بیمرغاں دے پردے

برچھی تیک تے سیف طمانچے خنجر چھیڑا کٹاری

نیزہ بازی تیرا اندازی ختم کیتی اس ساری

سیف ملوک شہزادہ صاعد طاق ہوئے ہر کسبوں

شاہزادہ شہانے کموں ایہ وزیری وسبوں

ہوا سوار پیادہ قواعد کروا ہر ہتھیاروں

رستم بہمن اسفندیاروں دھنی ہویا تلواروں

تھوڑی مدت وچ شاہزادہ ہویا سکندر ثانی

علموں عقلوں زوروں شکلوں جواد صاف انسانی

نونہال حسن دے باغوں بے نظیر شہزادہ

گلبدن تے بدر منیروں چہرے روپ زیادہ

نواں جوان تے آن حسن دی آن ہویا قد اوچا

جس پاسے اوہ سرو لکلدا سوہے گلی تے کوچا

سیف ملوک شہزادے ہکدن نال قضا خدائی !

خوشیں خوشیں ڈیرے اپنے مجلس خوب سہائی

جیونکر رسم شہاں دی ہوندی پہلا جشن بنایا

باپ اپنے دی کر مہمانی اوہ بھی کول سدایا

خوب طرح دی دعوت وتی میر وزیر امراواں

قدر بقدری خلعت بخشش کی کجھ آکھ سناواں
باپ اگے نذرانے رکھے بیٹا ہویا سلامی !
راجے رائے مبارک دیندے خوشیاں ملک تمامی
لکھ لکھ لوک پڑھن شکرانے فوجاں تے ملکیا
سجناں دے دل شادی ہوئی دشمن ہیبت پیا !
میر وزیر گذارن نذراں کھڑیا پھل بہاراں
پانی آب گلاب شاہے دی ہویا چمن ہزاراں
عاصم تک بیٹے دیاں نذراں نظراں تھیں بھوکھاندا
سو سو وار وڈے سر صدقے جے رب خوشی پچاندا
چیو شراب ہویا خوشی وقتی کم تکو تقدیری !
دلگیری وچ شادی آوے شادی تھیں دلگیری !
ساقی بخش شراب پیالہ توڑ طمع دی مستی
آیا حال محال عشق دا دے نال ورتی
لکھ وصال پیال پیالہ ہووان مست خماروں
شاہزادے دے وانگ محمد صورت دے جھلکاروں

داستان دربیان دیدن شاہزادہ دو شاہ مہرہ صورت زہرہ راو عاشق شدنش

لکھے لیکھ اول دے یارو ہوندے نہیں کنارے
بادشاہاں نوں پون قضیئے کون اسیں بچارے
بہتے کم جگت تے جیہڑے برے ڈھکن تقدیروں
جے سو آپے ولوں کریئے چنگے کرتد بیروں
ہر دل گھوٹ و سار بنایئے لاون کان مسالحہ
موت آوے تاں وچوں پوندا گندھا موہرے والہ
عاصم شاہ پھر شاہزادے نوں بھیجے وانگ عزیزاں
تحفے بہتے عجب عجائب پیو دادے دیاں چیزاں
اگے پیو عاصم دے اک دن دتے عاصم تائیں
دو شاہ مہر کے تحفہ کر کے پچھلی گل سنائیں !
اس نوں شاہ سلیمان وتی جن آدم دی شاہی
انہاں دوہاں دی الفت آہی نال والاں دی راہی
اوہ بھی شاہ شاہاں دا آہا ایہ بھی شاہ بہادر
ہکدوئے سنگ ورتن کر دے آہے دوئے اکابر
شاہ مہرے دی گل سناواں اوہ شاہ مہرے کی سی
دونہہ شکلاں دی مورت لکھی گوری کالی کیسی !
قسم حریروں ٹاکی تیجی ذات نہ اس دی لبھدی
دونہہ شکلاں دی اس تے صورت لکھی قلم عجب دی
اک صورت مرداویں آہی آہی ہک زنانی !
سوہنے نقش حسن دیاں لاٹاں دس عمر جوانی

وچہ صندوقاں رکھے آہے عاصم اوہ شاہ مہرے
اوڑک اوہ بھی ویسی لیکن دے تحفے ہور مہرے
پی کے مدھ کرے بخششاں بیٹھے تے دل ڈوہلا
ہر ہر چیز عجائب اس نوں دیندا جاوے کھلا!
دل وچہ کہندا اوہ سلیمانی تحفہ بہت اچیرا!
سیف ملوک تائیں ہن دیواں اس تھیں کون چنگیرا!
ہویا حکم خزانچیاں نوں جلدی قفل اتارے
اوہ سلیمانی تحفے والے آن صدنوق گزارے
عاصم شاہ دھراگے اپنے چاہ صندوق کھلایا
ہور صندوق صندوقے اندر اوہ بھی باہر کڈھایا
اوہ بھی کھول کڈھے شاہ باہر اوہ شاہ مہرے دوئے
سندر شکل نورانی چہرے جھال نہ جھلن ہوئے
بجلی دے چمکارے وانگن ہر ہر نقش چمکدا
سورج بی ہو ساہواں اس دی جھال نہ سی جھل سکدا
تاب اوہدی تک آب نہ رہندی گوہر لعل بدخشاں
دانشمند ہووے سودائی جے ویکھے دل نقشاں!
تن دی ویکھ صفائی رونق چین بجھے من مارے
کاغذ نوں مت پوے انگاری لکھاں نہ بھتی وارے
مورت دی تعریف لکھن وچہ دیوے لاٹ بجھائی
میری بھی مت نظر نہ لگے لکھاں حرف خطائی!
اوہ شاہ مہرے ٹکاں والے کر کے تحفہ نادر!
شاہزادے دل بھیجے آپوں عاصم شاہ بہادر

نالے صاعد کرن تورے تحفے وانگ ہشناکاں
خوب ہتھیار لڑائی والے عجب پوشاکاں !

جس ویلے اوہ تحفے پہتے مست آہا شاہزادہ
نازک بدن اوائل عمرے چتوں نشہ زیادہ !

اوہیں راتیں توڑی رہیا ستا نیندر مٹھی
بعد اس تھیں اٹھ بیٹھاتاں پھر چیز تکی اوہ ڈٹھی

اک شاہزادہ دو جا صاعد آہا کول حضوری !
لٹ لٹ لاٹ کرے چوطرفے شمع بلے کافوری

اس گلوں دل تنگ شمع دا کول پتنگ اج ہوندا
نالے ہسدے نالے روندی اتھر لوہو چوندا !

ویکھ ہویا حیران شہزادہ ہووے نہ معلومی !
یا ایہ اطلس ہے خطائی یا ایہ دیبا رومی !

ناں ایہ قسمتی چینی وانگر مثل نہ متعہ فرنگی
تکلے نوں ہتھ پا شاہزادے مورت تکی چنگی

کی تکے اوہ صورت کیسی روشن چین فلک تھیں
نقش نگاہ بہار حسن دی بہتر حور ملک تھیں

جے منہ کریئے دل آساناں سورج پئے چھپاواں
جے کھڑیئے ظلماتے ملدا آب حیات سچاواں

ہر ہر نقش دیئے لشکارے بہتر لاٹ چراغوں
دانے ویکھ ہوون دیوانے سٹر دے ہوش دماغوں

مانی تے ارژنگ سیانے جے ویکھن اک والے
کاریگریاں والے بھلن سارے ہوش سنبھالے

جے لقمان حکیم سیاناں ویکھے یا افلاطون !
بھلن سبھ حساب عقل دے ہون شتابی مجنوں
عالم جے پرہیزاں والے اکھ چمکدی ویکھن !
کفر اسلام زیادہ رہن نہ بت دل متھا ٹیکن !
واہ نقاش کریگر یارو جس اوہ نقش لکھایا !
واہ وا خالق سرجنہارا جس نقاش بنایا
سیف ملوک شہزادے جاں اوہ مورت ویکھی ساری
لگی اگ ہویا دل اندر تپ کے وانگ انگاری
پہلی نظروں ہوش نہ بھلی جیونہ رہیا ٹکانے !
جیوں زلیخا پہلی خوابوں رکھی شرم دھگانے
جادوگر تصویر شہزادے چیر نہ کیتا ظاہر
جوہنکر ڈائن نال نظروے کھڑے کلیجہ باہر !
اندر گذری جے کجھ گذری ظاہر حال نہ کیتا
دوجی وار شراب پیالہ پھیر نویں سر پیتا
اچن چیت گیاں کھل اکھیں مارے عشق نقارے
لے ہتھیار لتھا مل تھانے کوٹ عقل دے مارے
ویکھ شہزادہ دولت والا ظالم نے ہتھ پایا !
نہ لیاوے اوج حسن دی سوہنا کیوں کہایا
اس تھیں کون چھڈاوے یارو ضامن نہیں وسیلہ !
جے سوما یا دولت دیئے کریئے لکھ لکھ حیلہ
سرو تے بن نہیں خلاصی ایہوا ہدا ظلماناں
جے سرو سرو ناویں ویچے تروانال جرماناں

سر بھی اوس وہاڑے لیندا جس دن آپوں منگے
نہیں تاں عاشق سر دیون تھیں پہلی وار نہ سنگے

جے عشقے دی صفتاں آپوں دسی دور کہانی !
دشمن یار اپنے دی خوبی کد تدھ نزت مکانی

گھوڑا چرخ نہ مار چوطرفی سمجھ محمد یارا !
پندھ دور اڈا قصے والا رستہ پکڑ سوارا !

سیف ملوک شہزادے مورت پھیر ڈٹھی دل لا کے
ہو متفکر کرے دلیلاں حیرانی وچ جا کے !

اس مورت دی صورت ربا ناہیں حد انسانی
یا ایہ کوئی حور بہشتی یا کوئی سر ربانی !

اس مورت دا آدم کتھے سندر روپ گمانی !
نور الٰہی ہے آ بیٹھا کایاں وھار زنانی !

دوجی مورت جو مردا نویں بیٹھی نال برابر
ہتھ اوہدے تے لال شرابوں دھریا کاسہ نادر

ایہ مورت شاہزادے تک کے ہچھی طرح پچھاتی
ہے تصویر ایہ شکل میری دی کر تدبیر سنجھاتی

دوجی دا کجھ پتہ نہ لگدا کون کوئی کس دیسوں
مت ہووے شاہزادی کوئی ظن زنانے دیسوں

پھر مورت ول ویکھ شہزادے جوش طبع نوں آیا
جھلی گئی نہ جھال حسن دی روح نکلن تے آیا

حکمے باجھ نہ نکلن ہوندا جے سو کرے تیارے
پنکھی تنگ پیا وچ پنجرے جیونکر کرے اوڈاری

موری تھیں سر باہر کڈھے سارا نکل نہ سکدا
سرتوں چم لہے پر کنجن پنجر نال پھڑکدا !

جاندار جاندار روح بدن وچ رہیا پھیر اٹک کے
ہوش عقل دانائی ڈوبی پہلے پھیر اٹک کے

پاڑ پوشاک سٹی شاہزادے آیا باہر گھر تھیں
ہو بیتاب ڈھٹھا کھا گردی گرمی سوز قہر تھیں

ساعت پچھے صاعد جاگے پھیرے نظر چوفیرے
سجیں پئیں وچھائی وسدی نہیں شہزادہ ڈیرے

صاعد اول خفگی کر کے پھیر جمعیت کردا
چھو کریاں وچ سیر کرن نوں گیا ہووے مت گھردا

ایس ڈیلوں صاعد تائیں آیا جیو ٹکانے
سیج اتے پر اکھ نہ جڑدی رہیا ٹکا دھگانے

شاہزادے دے پچھے صاعد ستریں جا نہ سکے
رکھ اوڈیک تجن دی بیٹھا دروازے ول تکے

یاراں باجھ آرام نہ آوے چھجر نہ بہیے جڑ کے
ککڑ بانگ دتی نہیں آیا اجے شہزادہ مڑ کے

ڈھلی رات ہو یا خوش ویلا ملیاں بانگاں شہریں
سیف ملوک فلک دے غم تھیں کڈھیاں خونی نہریں

قطرے اتھرواں دے پونجھے نال پیراہن نیلے
ماتم سبز پوشاکی ساری دامن رکھے پیلے

صاعد اٹھ سویرے ڈھونڈے کر کے فکر زیادہ
جاں بوہے تھیں باہر آیا ڈھوس پیا شہزادہ

ناں کجھ سرت سنبھال بدن دی لعل پیا وچ گھٹے
وانگ کپور ہویا رنگ پیلا سینہ سر منہ پھٹے
ڈھوڑ ووھوڑ ہویا تن سارا لیرو لیر پوشاکی
ناں اکھ پٹے پیر ہلائے آئی بہت ہلاکی !
سینہ سارا لوہو بھریا نہواں نال گھروٹھا !
نیوں بجلی پئی قہر دی باغ حسن دا لوٹھا
عطریں بھنے کیس رنگیلے رلدے اندر مٹی
صاعد دوڑ گیا پھر سرتے ویکھ سرو سر پٹی !
جھبدے ہتھ نبض پہ دھردا نالے ساہ سہاڑے
جاں اوہ پتہ نہ دیون جاتوس ایہ گل سرے سراڑے
پاڑ پوشاک سٹیندا صاعد روے گھت کہاواں
گھائل ہویا شہزادہ میرا ہن کدھر جاواں
ڈائن ڈچھ لیا از نیوں چنگا بھلا ستا !
کتھے چلیوں آپ شہزادے دے اسانوں پتا !
روے تے کر لاوے صاعد ڈھے ڈھے پوے اپٹھا
کر فریاد پکارے اچا یارو مٹھا مٹھا
صاعد دا سن شور ککارا ہوئی خلق اکٹھی !
ویکھ شہزادے نوں سبھ بھجدے جیوں دانے وچ بھٹھی
سارے ہنجوں بھر بھر رون جیون ساون دیاں باراں
دم درود دعائیں کر دے صالح لوک ہزاراں
شاہزادہ پھر چایو نے روندے یار چوفیرے
صاعد نے اوہ جا لہایا اوسے اپنے ڈیرے

خدمت گار غلام بچارے منہ سکا تر ویدے
رونق رنگ ہویا متغیر آئے درد رسیدے
وانگ یتیماں جا کھلوتے عاصم دی درگاہے
بیٹھا شاہ مصلے اتے کردا یاد والا ہے
صاعد نے شہزادے والا سارا حال سنایا
عاصم شاہ سن اٹھ کھلوتا جھب بیٹے ول آیا
شاہزادے دے سینے اتے عاصم تے ہتھ دھریا
تھوڑی جان جسے وچ باقی جاتوس اجے نہ مریا
کون نہیں پھر رووے اوتھے عاصم شاہ جد رویا
مجلس اندر شور کوکارا وددھ حسابوں ہویا !
ماسی پھوپھی بھیناں مایاں کیہا ہویا قبیلہ
روون باباں ٹک ٹک کھاون تک تک مندا حیلہ
لکھ ہزار دتے سر صدقے ہوون رد بلائیں !
آکھ محمد اکھیں گلیں کیونکر ٹلن قضائیں
شاہزادے نوں خبر نہ کوئی سر تے ہون سیاپے
عاصم شاہ حکیم سدائے کیویں مرض سیہاپے
عالم اتے طبیب نجومی رلی کول بہائے
شاہزادے دا حال سناؤ عاصم شاہ فرمائے
اس دے راس ستارے اتے کیسی گردش آئی
کی کجھ پوچا لگدی جس تھیں ایہ نحوست جائی
کرن طبیب حکیم تمیزاں ویکھن نبض قرورا
اربع عناصر وچہ نہ گھاٹا وسدا لیکھا پورا

گرمی سردی بادی خشکی نہیں بخار لہودا
ہور کوئی ایہ داناں وگیا کرناں اللہ ہو دا
پڑھ پڑھ سورۃ جن مزمل عالم بھی دم پاون
گٹ تعویذ بنھن گل ڈولے بتیاں گول دھو کھاون
بھر بھروارے بنے سارے دور نہ ہویا سایا
اس سائے کئی لوک نسائے عشقے سایہ پایا
منتر برہمن پنڈت پھولن شاستراں تے پوتھی
آکھ محمد عشق کچہری سبھناں دی گل تھوتھی
آئی وار نجومی والے تکے راس ستارے
طالع اندر نظری آئے ظالم روگ بتیارے
کردا عرض نجومی شاہا ہور نہیں ڈر کوئی
پرواہ ساعت عشقے والی آن برابر ہوئی !
اگے اوہ گل سفرے والی جیہڑی اساں وسالی
ایہ نشانی پہلی اس دی ٹلدی ناں ہن ٹالی
لمبیں اجے حیاتی اس دی موتوں ڈرو نہ ذرہ
پرہن راج کماناں مشکل کرسی سفر مقررہ
ترے راتیں تے ترے دہاڑے اونویں رہیا شہزادہ
اکو ساہ کھڑا کے اگا ناں کجھ کمی زیادہ !
حالت ویکھ شہزادے والی ہر اک نوں غم دہاوے
دانشمند علاج دسالن جے کجھ منہ در آوے
کر کے تھکے جتن ہزاراں ہوش نہیں اس پھر دی
ریت سکی دی کندھ اساراں ہتھوں جاندی کردی

عاشق دا جو دارو دوے بانجھ ملاپ سجن دے
اوہ سیاناں جان ایاناں روگ نہ جانے من دے

مندے من دے روگ محمد مندے نہیں دواواں
بید ہووے جے دلبر تائیں بیدن کھول سناواں

چوتھا روز ہویا تاں صاعد دور کیتے سبھ دردی
کہیوس راتیں خواب ڈٹھی میں چنگی خیر خبر دی

اک دو گلاں نال شہزادے کرن دیو کھال اوہلے
سچی خواب کرے رب میری مت ایہ اکھیں کھولے

دور ہویا سبھ کوئی اوتھوں اک نہ رہیا نیڑے
صاعد بہہ سرہانے اس ویلے اک کہانی چھیڑے

عاشق تے معشوق کوئی سن سوہنے مرد زنانی
درد فراق انہاں دے والی کردا گل وہانی !

جے میں بھی اس گل ول جاواں ایہہ قصہ چھٹ جاندا
شالا توڑ چڑھے فرمائش جاندار وقت وہاندا !

درد فراق انہاں دے والی جاں پڑھ آیا پٹی !
جاں پھر گل ملن دی آئی شاہزادے اکھ پٹی

موہوں بول کہے صاعد نوں پھر ایہ گل سنائیں
صاعد ہور کہانی کردا اول آخر تائیں

عاشق تے معشوق ملن دی جس ویلے گل آوے
شاہزادہ دل تازہ ہو کے پھر اونویں فرماوے

صاعد نے ست واری مڑ مڑ تک کے طبع سکھاندی
عاشق تے معشوق ملن دی نویں گل آندی

خوش آواز زبان رسیلی بہتا علم دانائی
اخفش وانگ بیان کریندا اثر اندر وچہ دھائی

بک حکایت اثرے والی کہنے والا داناں !
ختم انداز ہتھوں جد چلے مارے تیر نشاناں

صاعد دے دل ورو جنن دا گل کرے دل لا کے
شاہزادے نوں چنگی لگی آکھے پھیر بولا کے

کہے شاہزادہ صاعد تائیں توں بھنجال غماں دا
مڑ ایہ گل سنا اسے تھیں میں دل ہوندا جاندا

کیتی وار کہانی کیتی تاں اس سرت سنبھالی
گلاں کرن لگا اٹھ بیٹھا ہوئی ذرہ خوشحالی !

دل وہیا تاں صاعد کہیا قسم تینوں اس رب دی
جس نے خلقت پیدا کیتی روزی لائی سبھ دی

بھیت دلے دا سیں مینوں غم تیرے تھیں سڑدا
جس نوں یار بنائیے آپوں پھر اس تھیں کی پڑدا

سیف ملوک کہیا میں تینوں بیدن کھول سناندا
پرچے ہور کسے دے اگے ہرگز کریں نہ واندا

صاعد کہیا سن شاہزادے کی طاقت میں بندے
بھیت شاہاں دا جو کوئی پھولے حال ہوون اس مندے

کہے شاہزادہ حال حقیقت سن صاعد دل جانی !
باپ میرے جو تحفہ گھلیا شاہ مہرے سلیمانی

راتیں جاگ لدھی اٹھ ڈٹھی تیر کلیجے لگا !
جھگا پاڑ ڈھٹھا کھا گردی بھل گیا اوسر گا

ہک صورت دی مورت اوتھے لکھی نظری آئی
حکمت پاک خداوند والی کر کے نقش سہائی

آدم دی کی قدرت سرجے ایسے روپ نیارے
قدرت دے ہتھ نال بنائی خالق اپن اپارے

جگر کباب کرے تاب اس دا عقل دماغوں سڑدا
ہک ہک وال اس مورت والا سو سو دل کھس کھڑدا

مائل کر دی شکل شمائل گھائل کرے جواناں
زینت زیب شہانہ سارا دے روپ زناناں

ویکھن سات ہویا دل بریاں لگا داغ کلیجے
لوں لوں لوب بلے سڑ اٹھے ماس ہڈی رت بھیجے

دوجی صورت ہے مردانویں اس دے کول برابر
اوہ ہنوار میرے دی مورت کیتی آن بے شرمی

کہے شاہزادہ صاعد تائیں توں بھی تک اوہ موت
مت مورت دی صورت لبھے کر بھائی کوئی صورت

جاں جاں اس مورت دی صورت مینوں نظر آوے
صاعد بھائی صبر نہ دل وچ مرساں ایسے ہاوے

صاعد کہیا باپ تیرے نوں دساں ایہہ کہانی
اس نوں مت ہووے کجھ معلم دے پتہ نشانی

سیف ملوک کہیا میں تینوں ورتی گل سنائی
جے کجھ عقل تیرے وچ آوے کرتوں اگوں بھائی

بھاویں باپ میرے نوں دسیں بھانویں ہور کسے نوں
کر تدبیر وزیر اجیہی صورت دے میوں

صاعد نے شاہزادے والی سمجھ حقیقت ساری
شربت اک بنایا جیہڑا آہا اس دی کاری
شربت دے شاہزادے تائیں آپ گیا دربارے
عاصم شاہ اگے اس جا کے حال سنائے سارے
عاصم نوں سن گل عشق دی بہت لگی غمناکی
آپوں پیر کوہاڑی ماری کیتی آپ چالاکی !
کر افسوس کہے میں آپوں کیتی بہت نادانی
کاہنوں شاہزادے دل بھیجے اوہ تحفے سلیمانی
نبی سلیمان باپ میرے نوں دتے ایہ شاہ مہرے
اس بھی اگوں تحفے بھیجے کیتے ورتن دوہرے
ہن اوہ دوئے گئے جہانوں کون نشانی دے
کس دی دھی جدھی اوہ مورت کسی ولایت دے
عاصم شاہ سن ایہ قضیہ بہت ہویا درماندہ
ہتھیں اگ لگائی گھرنوں متھا میں کرماں دا
فکر اندیشے صبر بھلایا و سرگیاں تدبیراں
ڈبدا عقل اندیشے اندر جیوں لوہا وچ نیراں
کشتی ہوش ملاح عقل دی گھمن گھیر فکر دے
بھجن وننجھ صلاحاں والے پے گرداب نہ تردے
ناں کجھ آوے جاوے چارہ وانگ بیٹھا دلگیراں
عاصم شاہ دی ویکھ حیرانی کیتی عرض وزیراں
شاہا شالا دم دم ہوون تیرے بھاگ سوائے
مولی باغ خوشی دے تائیں صرصر واء نہ لائے

دولت تے اقبال شہاں دے دن دن ہون زیادے
سٹیاں چپ نہ لگے شالا سیف ملوک شہزادے

یا قبلہ غمناک نہ ہوویں رکھ اللہ دی ڈھیری !
بیٹے پاس چلو اٹھ آپوں اس نوں دیہو دلیری

ایہ کہو شاہزادے تائیں چنتا پچھہ نہ بالے !
سڑدا عقل فکر تے دانش بھانبڑ چنتا والے

یار تینوں رب پاک ملاناں جے تدھ قسمت ہوئی
حیلہ وس میرا جو لگسی فرق نہ رکھساں کوئی !

بھیجاں دانشمند وزیراں ہور مصور دانے
عالم پھر کے صورت ڈھونڈن ہر شہریں ہر خانے

اس صورت دی حال حقیقت جس جاؤں ہتھ آسی
حاضر آن کرن گے اتھے تاں تیرا غم جاسی !

ایہ صلاح وزیراں دتی شاہ لگی دل بھلی !
بیٹے نوں جاوے دلیری بچ رکھ تسلی !

کوشش بے شماری کرساں گھلاں فوج چوفیرا !
مت مورت دی صورت لبھے ہووے مطلب تیرا

پرتوں اپنا آپ سنبھالیں ہوش رکھیں وچ جانی
کد شاہزادے ناطہ دیندے جے ناؤں پوے سودائی

سیف ملوک کہے سن بابل قسم مینوں اس رب دی
ہوش عقل جیو جان نہ رہسی جے صورت نہیں لبھدی

دھڑکے جان میری وچ جسے تکے ساعت گھڑیاں
عاصم حال بیٹے دا تک کے ہنجوں جھولی جھڑیاں !

اوہ رخسارے ار غوانی ہوئے کیسر پیلے
نموں جھاں بیاری مارے نرگس نین رنگیلے
دھوڑاں پے سکایا خشکی سنبل ہریاں والاں !
بدر منیر آبا جو چہرہ دے مثل ہلا لاں !
حالوں بیاہے حال شہزادہ باغ حسن کملایا
اجڑ گئی بہار پھلاں دی پتیاں رنگ وٹایا
لتھے بچے بوہٹے چھاپاں کنگن پونچی والے
کلغی توڑے اتارے تاج زیور شاہاں والے
عاصم شاہ تک حال پتر دا اک لگی بھڑکارے
اتھرواں نے ساون لایا ٹھنڈیاں آہیں مارے
بیٹے نوں لے جھولی بیٹھا گھٹ گھٹ سینے لائی !
آکھے سن فرزنداتوں ہیں اکھیں دی روشنائی
عمر گئی غمناکی اندر کر کر رب دی سیوا
آئی باغ بہار خوشی دی لدھوں مٹھا میوہ
کیسی واہ غضب دی جھلی ڈالی میوے والی
دھرتی تال پتاک گوائی آئی ختم حالی !
دوہاں جہاناں اندر آہی تیری خوشی گھنیری
تک تک منہ تیرا میں جیواں سکھ حیاتی میری
تینوں کی ہویا فرزندا داغ لگایوئی جانی !
سدا بہار گلاب حسن دا تیری نویں جوانی
کس ڈائن نے ڈچھ لگایا یا کس نظر لگائی !
دے جہان دعائیں تینوں پھڑیوں کس بدعائی

اے سودائی بیٹا میرا ناں کر بے قراری
آپ بھی سڑدا میں بھی ساڑیں چھڈ اس کچی کاری
ناں تدھ کیتا ظلم کسے تے ناں کوئی تینوں یاد نہ رہیاں بانکاں
ایسا غم نہ ڈٹھا ہوسی اکھیاں غمناکیاں
دشمن تیرے طعنے ویسن کر کن بہت ملامت
دوزخ بھینے میرے تپسی سجناں ہوگ قیامت
ناں کوئی صورت والا ملیا یاری کسے نہ لائی !
کہہ توں کس دے پچھے بیٹا اپنی آب گوائی
بیٹھ نچلا کر خوشحالی چھڈا یہ جھورا من دا !
ٹھنڈا لوہا کٹیاں بیٹا کوئی ہتھیار نہ بن دا !
کر کجھ صبر تحمل بیٹا چھڈا یہ کھیڑا کیویں !
خبر نہیں کوئی صورت ہوسی یا ایہ مورت ایویں !
لگا روگ اولا تینوں دارو ناں نہ جاندا
نالے دل تیرے نوں کھاوس جگر میرا بھی کھاندا
لا امید نہ ہتھر جائیں کرن وئیں کوئی چارا !
مت رب پاک سبب بنائے میلے یار پیارا
ناامیدی وچ امیداں رکھیں آس کرم دی
یہ مجلس داناواں والی لوڑ کریں اس کم دی !
دولت مال نہ سٹیں بیٹا ہوئیں نہ ایویں بیدل
دولت والے نوں گھر اندر مطلب ہوندے حاصل
دنیاوی ہر مشکل تائیں دولت کرے آسانی !
ڈاہڈے قفل اتارے ایہ بھی کنجی ہے رحمانی !

دولت تھیں مکھ موڑ نہ بیٹا چھوڑ نہیں ایہ شاہی
دن دن لوڑ کراں گامیں بھی دیگ مراد الٰہی
صبر کریں تاں اجر ملے گا آئی خبر کتابوں
صبر اوتارے قفل محمد ہر ہر مشکل بابوں

جواب سیف الملوک باپدر

سیف ملوک جواب پیونوں دیندا نال حلیمی
سن بابل سلطان ملک داتوں ہیں عاد قدیمی
جے کوئی شاہ زمیں دے اکثر تیرے کول اسلامی
تاجاں تختاں والے تیری کردے آن غلامی !
در تیرا ہے سجدے لائق قبلے وانگن مینوں
تیری جان حیاتی میری چر رکھے رب تینوں !
شالا سر میرے پر دائم رہے تساڈا سایا
تیرے پچھے جیون نالوں مرناں بہتر آیا
جے کجھ تساں نصیحت دتی بھلی میرے حق ساری
پھٹ میرے تے پٹی بدھی مرہم لائیو کاری
پر کجھ وس نہ میرے بابل کی کراں منہ کالا
ہوندے قابو کد کوئی چھڈ دا دانش عقل سنبھالا
جے لکھ عقل تمیزاں کریئے اوڑک ہونی ہوناں
ہسدیاں کھیڈدیاں کس بھاوے بیٹھ غماں وچ روناں
قید کیتا دل میرا مورت پاکے سخت زنجیراں
ایہو قسمت سی تقدیروں کریئے کی تدبیراں
ہن ایہ قید نہ میں تھیں چھٹدی ناں ایہ بھارا اتر دا
وس نہیں کجھ چلدا بابل چھڈ خیال پتر دا
میں ہن ہو چکا سودائی جانی تھیں ہتھ دھوتے
گھر ورنوں ہن چھڈیا لوڑاں چایا پچھی موتے
اندر عشق جلاندا جیوں کر آتش سکیاں پتاں

مت نہیں دل میرا ندامت ہن دیہو متاں
تسیں کراہو توبہ عشقوں دے دے سکھاں متیں
دل میرا نہیں توبہ کردا کہے اگیرے وتیں !

جاں جاں اس مورت دی صورت مینوں نہ ہتھ لگے
ناں میں شاہی تخت سنبھالاں ناں کوئی ہور اس رگے
میرے تھیں ہتھ دھوتوں بابل میں اج خاص دیوانہ
جے صورت ہتھ آئی تاں پھر کرساں راج شہانہ
سن عذاب جواب پتر دا عاصم شاہ دل ڈریا !

ہو حیران بیٹھا متفکر زانوں تے سر دھریا
اندر راگ اندیشے والی بل بل دے النبے
باہر ہنجوں مینہ وساوے سرد آہیں تھیں کنبے
ہائے افسوس میں آپوں بھانبڑ پا کے تیل مچایا !

کسے وزیر صلاح نہ دتی جاں تقصیر لے چایا
آپوں ٹھوکر لائی شیشے بھج ہو یا ہن ٹکڑے
کیونکر پاج لگی ہن ثابت جے سولائیے اوکڑے

در مہلت خواستیں پدو باز گفتن کیفیت بدست آمدن مورت

بڑے نصیب اساڈے بیٹا دوس نہیں کجھ تینوں !
لوڑکراں ہن صورت والی مہتل دیہ کجھ مینوں
کرساں لشکر فوج وزیراں ہر ہر ملک روانے
ڈھونڈن گے اس صورت تائیں گھر گھر بادشہانے
جتھے سوہنی صورت ہوسی کرن نقش مصور
مت کوئی اس دی مورت لبھے آوے تدھ تصور
میں جاتا کجھ ایویں کیویں ہوگ خیال شہزادے
متیں لگ وسار چھڈیگا جاں دن ہوئے زیادے
پرہن خوب طرح کر سمجھے گنڈھ پئی ایہ پکی !
دی خبر نجومی والی ساری اکھیں تکی !
جیویں کہیا اس نے اگے سارا ہویا تیویں
ایہ بھی اونویں ہوون لگا کہیا نجومی جیویں
گلیں ول نہیں تدھ ہوناں ناں صبر کر بہناں
کاہنوں بھیت چھپانواں تیں تھیں لازم ہے ہن کہناں
ایہ شاہ مہرے صورت والے جیون ہتھ لگے سانوں
اوہ حقیقت ساری بیٹا دساں کھول زبانوں
باپ میرا سلطان ملک دا شاہ صفوان بہادر
اک دن خوشیاں اندر بیٹھا بیٹھے کول اکابر

چھل پندا تک شکل انہاندی بہت ڈراون والے
باپ میرے دل ہو سلامی چم زمین ادب دی
کہن نصیب تساڈا ہووے شاہی عجم عرب دی
بعد دعائیں تھیں پھر کہندے عرض احوال تمامی
بھیجے شاہ سلیمان پیغمبر آئے اسی سلامی
تدھ کارن اس تحفے بھیجے اے صفوان بہادر
ایہ تک اسیں لیائے بقچہ آن کیتو نے حاضر !
شاہے حکم دواتا تاں بقچہ ڈٹھا کھول وزیراں
کپڑے تھان عجائب نکلے نالے ایہ تصویراں
مجلس چپ لگی تک تحفہ بہت عجائب چیزاں
کجھ بیان نہ آوے کیسے کر کر رہے تمیزاں !
ایہ جامے شاہ مہرے ڈٹھے جاں حضرت صفوانے
کہن لگا ایہ کسب جنہاندے دھن اوہ کسی دانے
شاہ مہرے نورانی تک کے آئی شاہ حیرانی
جنہاں پریاں تحفہ آندا پچھدا انہاں نشانی
ایہ شاہ مہرے صورت زہرے وسو کتھوں آئی
کس کس صورت دی ہے موت کس استاد بنائی
ایسی صورت دھرتی اتے کبھی نہیں اسانوں
نبی سلیمان وسو یارو آندی کس جہانوں
سبھ حقیقت دسی اونہاں اک دن شاہ سلیمان
بیٹھا مجلس خوب سبھا کے رونق گھماں گھماں
جو کجھ تابع اس دی اندر آدم جن حیواناں !

ہر قوم دے افسر حاضر مجلس بھری دیواناں !

بیٹھے پڑھدے سن وی قصہ مہتر یوسف والا

سن سن حسن اوہدے دیاں گلاں کہندا شاہ اجالا

مہتر یوسف جیسی صورت اندر جن انساناں

ہور کوئی بھی ہوسی یارو پچھدا شاہ دیواناں

سبھناں عرض گزاری حضرت کدھوسی کوئی ایسا

اگے کوئی نہ ہویا سوہنا مہتر یوسف جیسا

ہک پری سی نام عجائز دانشمند اکابر !

سبھناں علماں اندر عالم سبھ ہنراں وچہ نادر

کسباں علماں عقلاں ولوں ثانی اس دانایا

اس نے عرض نبی ول کیتی سن توں شاہنشاہا

جو زبور داؤد نبی دی میں پڑھیا اس اندر

نسل تیری تھیں لڑکی ہوسی روشن وانگوں چندر

سوہنے نقش تے حسن بیحدا خوبی بہت لطافت

رنگ نورانی انگ سہیلا بے حساب ملاحت

مہتر یوسف نال برابر ہوسی حسن اداواں !

جے کجھ لکھیا اوہو ہوسی ناہیں جھوٹھ خداواں !

روپ انوپ اوہدے دیاں گلاں ملکاں اندر جا سن

سارے سوہنے اوس وقت دے اس دریں نواسن !

سچ کلام الٰہی اندر ہوسی یوسف ثانی !

نام بدیع الجمال کہاسی قسموں پری زنانی !

ہوگ بیٹی شاہپال شاہے دی اوہ شاہرخ دا بیٹا

نبی سلیمان نوں عاجز وسیا تاناں پیٹا
ایہ جو دیس تساڈا حضرت شارستان سنہری
اس وچ باغ ارم یک اسی اوس مکان کچہری
جو بن اس دے دی دھم پئی آدم تیک زیادہ
آدمیاں دی قومے وچوں سیف ملوک شہزادہ
شکل اوہدی دا عاشق ہو کے دیس وطن چھڈ جائیں
گاہ کوف سمندر باریں جا ملسی اس تائیں !
سیف ملوک عاصم دا بیٹا عاصم پت صفوانے
تخت مصر دے والی ہوسن ہر اک شاہ زمانے
قدرت صفت خداوند والی جاں ایہ سنی پیغمبر
کہندا اوس عاجز تائیں توں ہیں بہت اکابر

حسن بدیع الجمال پری دا لے روپ شہزادے
جامے تے کر نقش دسالیں راضی ہوواں زیادے
ہو بہو اتاریں مورت جیوں جیوں شکل انہاندی
والے جتنا فرق نہ آوے دیہی وچ دوہاں دی !
بیٹھ عاجز کر بسم اللہ پکڑی قلم ہنر دی !
خاصہ رکھ دھیان عقل دا کر کے لوڑا اندر دی !
جو جو صفت کتابوں ڈٹھی ہر نقشوں ہر والوں
ہو بہو اتاری مورت فرق نہ صورت نالوں
جاں اس نبی سلیمان اگے ایہ شاہ مہری تارے
ویکھ ہویا حیران پیغمبر صورت اپن اپارے !

مہرے تک مہریں آیا کہیوس صورت گرنوں
شاباش آفریں ہزاراں تیری عقل ہنر نوں

قاضی تے امراء بنایوس پریاں وچہ عجائز
حکم اوہدا سبھ سر پر منن موڑن کسے نہ جائز

اس ویلے ایہ تحفے دے کے کیتوس اسیں روانے
شکر کیتا جے آن بچائے تیرے دولت خانے

باپ میرے بھی تحفے بھیجے جو کمیاب نہ لبھدے
گھلے نبی سلیمان تائیں ہتھ انہاں دے جھبدے

شاہ صفوانے نال محبت سا نبھی رکھے دونویں
اس تھیں پچھے مینوں لبھے میں بھی رکھے اونویں

ایہ میراث پیو دی آہی مینوں بہت پیاری
اس ویلے کوئی اس تھیں چنگی ناہیں چیز نیاری

دنیا اتے تیرے جیہا ناہا کوئی پیارا !
تاں ایہ تحفے تینوں گھلے ہتھیں کیتا کارا !

اپنے بھانے کر بخششاں کیتی خوشی زیادہ
اوس خوشی دی جائے ہویا درواں در کشادہ

جے میں جاناں ایس خوشی دے جنس غم ہزاراں
ایہ شاہ مہرے وچہ سمندر ڈوباں سٹے پاراں

ہن کجھ وس نہ میرا تیرا ہو گیا جس ہوناں
چتر باپ دوہاں نوں بیٹا بھا بیانت روناں

اوہ دوئے شاہ گئے جہانوں تاں کم مشکل آیا
سیف ملوک اگے ایہ قصہ عاصم شاہ سنایا

ایہ حقیقت سن شاہزادہ کردا شکر بچارا !
اسے دنیا اتے وسدا کدھرے یار پیارا
دیسی بدیسی پھر وار ہساں جاں تک ہوگ حیاتی
مت سبب بناسی مولی لبھسی دست کھڑاتی
اس گلوں کجھ ہوئی تسلی تا لے عاصم شاہے
فوجاں کدھ تیاری کیتی دتا حکم سپاہے
ست ہزار جوان بہادر جنگی لاٹ مریلے
دسیا کھاء جنہاں دانسن خوبی ہاتھی پیلے
تھکن نہیں لڑائی کر دے دم دم ہون سوائے
حملہ دیکھ اونہاں دا باروں شیر ببر نس جائے
سبھ قواعد جنگ کرن دے جانن ہر ہتھیاروں
زرہ خود فولادی لاون ہون ڈر تلواروں
کر کر بھیڑ لڑائیاں اگے آہی انہاں دلیری !
سن کے خبر لڑائی والی کر دے خوشی ودھیری
موتوں خوف نہ کھاون ذرہ بہت دلیر دلاں دے
وچہ میدان لڑائی والے پاؤں سیر ہو جاندے
نیزہ پھیرن دشمن گھبرن دھڑتوں سیس اودھیڑن
دشمن کون فلک دے ہندو ٹوپی سرتوں گیرن
ایسے مرد زور آور چن کے کیتے چاء روانے !
مانی تے ارژنگ برابر ہور مصور دانے !
لکھ دتے کر عہد اونہاں نوں ملک معاش جگیراں
دیہاں جیکر آؤ مطلب ہووے خوشی دلگیراں !

ہر ہر طرف روانہ کیتے کہیا ذرا نہ سنگو
خرچ کرو کھڑتال خزانے ہور گھلاں جو منگو

ہر ہر ملک آدم دے اندر ویکھ آؤ سبھ شہراں
جس جائے کوئی سوہنا ہووے وچ حسن دیاں لہراں

جے کوئی ہووے شاہزادی سوہنی ہرگز نظر نہ آوے
صورت اس دی لکھو ساری جیوں محرم دس پاوے

جو مشہور ہووے وچ شہراں آفت حسن اداؤں
فتنہ روز جگت دے ظالم چت کھڑے ہر داؤں

عشوے ناز فریب زنانے کر کے جیو بھائے
ٹور لٹکدی اکھ مٹکدی گلیں دل پر چائے

ایسی صورت دی جس پاسے دس پوے اس لوڑو
کنیں سن کے اکھیں تک کے مورت لکھو نہ چھوڑو

جے کوئی خبر پری دی آنے یا اس باغ ارم دی
دس اوتھے سونے دے بھر دیواں ٹور نہ رہسن درم دی !

کرساں خاص وزیراں وچوں خلعت سر تے دھرساں
ہور ولایت منگے جیہڑی دیساں عذر نہ کرساں

لشکریاں دل تازہ ہویا عہد لکھائے شاہی
زروا طمع برا اس اتے دیون سر سپاہی

رخصت ہوئی امیراں تائیں ملکو ملکی چلے
کوئی مدینہ پا کے کوئی حضرت مکے گھلے

کوئی عدن نوں کوئی عرب نوں کوئی رومے کوئی شامے
بعضے اسکندریہ جا ٹورن بعضے یمن مقامے

بعضے ہند جنوبی پھردے دہلی شہرنا دوناں

ہکناں وچ پنجاب زمین دے سبھنیں شہریں بھوناں

کوئی مشرق کوئی مغرب دکھن کوئی گھ شمالی !

کوئی کشمیرے لوڑے کوئی کنڈھی جموں والی !

کوئی جزیرے ٹاپو لوڑن کوئی بتیاں لدا کھاں

سمر قند سے چند لبھے ٹور رہے کی آکھاں !

ہک محیط سوا حل بھالن ہک قلزم افرنجے

ہک تا تاریک گئے عراقے ہک مبارک گنجے

ہک کابل قندھار خراساں ہک ہرات بخارے

ہک لندن ہک قیر فرنگے ہک گئے زنگبارے

کجھ روے کجھ چین مچینے کجھ آئے ترکاں نوں

کوئی نقش چگل دے تکن کجھ لوڑن کنعانوں

خوار زم شیراز مصلے غزنی غور تے لارے

جام بھنبور تے بابل تیر زماوراء النہر کنارے

کوئی بروع ایجاز ڈھونڈیندے کوئی گئے سن مے نوں

طے کیتی سبھ دھرتی اونہاں کئی ٹوریندے طے نوں

ہک بغداد جیلان مبارک ہو کے شاد سدھائے

واہ محمد بھاگ انہاندے جو اس پاسے آئے

ڈھونڈ تکے ہر دیس ولایت شہراں تائیں پنیاں

بدیع الجمال تے باغ ارم کدھروں نام نہ سیناں

نام بدیع الجمال پری دا عربی رہے والا !

ہندی بتیاں وچ نہ میوے کیتا بہت سمجھالا !

تاں بدیع جمال بنایا فارسیاں دے ڈولے
اوہ بھی بعضے بیت تروڑے جے کوئی پردہ پھولے
دوتن نام پری دے رکھاں سمجھو ہر سیاناں
جتھے جاء بلانے والی اکثر نام بولاناں
کدھرے عجب جمال کہاں گا کدھرے شاہ پری کر
ناتوں بجتے ناتوں والا ہکو سمجھو گل کھری کر !
عاصم شاہ دے جیجے بندے لوڑ تھکے ہر جائی !
عجب جمال تے باغ ارم دی کسے نہیں دس پائی
برس وہاں دے کر کر دھاوے پھیر مصرنوں آئے !
چار بکلے شاہزادے والے صورت نقش بنائے
کر تصویراں باتدبیراں آن امیراں دھریاں
بک تھیں بک چڑھیندی صورت وانگن حوراں پریاں
جے شاہزادے دے من بھاون تاں تعریف بناواں
کاہنوں انہاں وزیراں وانگر میں بھی قلم گھساواں
توڑے ہوون سونا موتی جے دلبر نہیں تکے
موتی روڑ دِسن بھس سوناں کہیا مردے پکے
عاصم شاہ کہے سبھ یاراں بھیت نہ دسو کائی
مت نامید ہو کے شہزادہ بنے شتاب سودائی
شاہزادے پر سمجھ لیا سی اس تھیں کون چھپائے
شاہ پری تے باغ ارم دی ناہیں خبر لیائے
جے کرکول انہاندے ہوندی خبر کوئی دلبر دی !
شاہزادہ خوشبوئیوں لبھدا جیوں یعقوب مصر دی

خبر ہوئی شاہزادے تائیں سبھ جیہے مڑ آئے
باغ ارم تے بدیع جمالوں ناں کوئی پتہ لیائے

پاڑ پوشاک سٹی شاہزادے ہنجوں تیر چلاوے
ہو بیہوش سودایاں وانگر راگ غماں دے گاوے

پیا ہنیر غبار جہاناں یار نہیں ہتھ چڑھیا !
لمیں رات وچھوڑے والی جیو غضب نوں پھڑیا

کس سنگ پھولاں دکھ سجن دے سول ہڈاں وچ وڑیا
دل وچ یار محمد کاہنوں اوراں پچھاں اڑیا

جے کر بدیع جمال میرے تھیں منگ گھلے دل جانی
دل تے جان کراں نذرانہ دھڑ ہووے قربانی !

جے اج اس دے باغ ارم دی واؤ اس پاسے وگے
اوسے دم دم چھوڑ دیہی نوں مگر واؤ دے لگے

ناں دل وس نہ وس سجن دی بھس لیا اس اگے
تاہنگ بری جیوں سانگ کلیجے ٹانگ نہیں ہتھ لگے

درداں مار نماناں کیتا کونج وانگر کر لاندا !
پٹ پٹ سعداوال سرے دے مول نہیں شرماندا

خبر ہوئی جد باپ بیچارے بیٹے دے احوالوں
عاصم نوں غم لگا بہتا سیف ملوکے نالوں !

جے کوئی شاہ ماکاں دا ہووے مایہ دولت والا
اس گھرا کو ہووے بیٹا سوہناں روپ نرالا

اس نوں مرض لگے کوئی بھاری لا دوا علاجوں
اچین چیت نسے ہو جھلا ملکوں ویسوں راجوں

بڈھا ہووے باپ نماناں اوہ جوان رنگیلا

تاں پھر باپ شوہدے دا یارو کی کجھ ہوندا حیلہ !

رو رو عاصم شاہ پکارے غم دے لشکر بھارے

میرے تے نت چڑھ چڑھ آون اک تھیں اک نیارے

جس دن گھر اولاد نہ آہی ہیساں در دوہوناں

جاں اولاد ولدھی غم میںنوں دنیا آیا دوناں !

ہن بیٹے دی ویکھ مصیبت لگا برا اندیشہ

فرزنداں دے پھٹ نہ مولن دن دن پوند اریشہ

غور ولاسے کر کر تھکا عاصم شاہ بہتیرے

بیٹے دا خفقان نہ جاندا دم دم ہوئے اگیرے

اوڑک عاصم شاہ پترنوں اپنے کول منگاندا

پند نصیحت حال حقیقت اچھی طرح سناندا

در بیان پند دادن شاہ عاصم فرزند خود را بر دل نہادن او

کہندا اے فرزند پیارے توں جگر دا بیرا !

تینوں سیک جے لگے رتی ترے کلیجہ میرا

ست ہزار امراء سپاہی پھر آئے سبھ عالم

جو جو وسیوں آدمیاں دی ویکھ مڑے رب معلم

نہ کوئی خبر پری دی لبھی نال اس باغ ارم دی

چار ہک سے ہور لکھ لیائے مورت کڑی ختم دی

سبھ اوہ بادشاہاں دیاں دھیاں ہک تھیں ہک چڑھیندی

اوسے نال واہاں تینوں جیہڑی کریں پسندی

تخت ولایت فوج خزانے سبھ کجھ دیواں تینوں

آپوں بیٹھ رہاں وچ گوشے بھلی فقیری مینوں !

مولیٰ پاک بنایا مینوں چوہیں تختاں دا سائیں

کئی شہزادے چاکر میرے سبھ بخشاں تدھ تائیں

آپوں پکڑ فقیری دعوے بیٹھا کراں عبادت

دیاں دعائیں سر تیرے نوں دولت عمر زیادت

شاہزادے سن گل پیو دی رو رو آہ چلائی

کہندا بابل توں بھی مینوں لدھا کھرا سودائی

دولت دنیا دس دس ٹھگیں اندر پاڑ نہ تکدا

گھر درخت ولایت کیہڑا سوکھا ہے چھڈ سکدا !

تخت ولایت کارن شاہاں کیتے کیڈ کشالے

شاہنامے سکندر نامے ویکھ لڑائیاں والے

اندر باہر عشقے رودھا وسدا نہیں تسانوں

مال خزانے کیکر بھاوِن اک گیا جیو جانوں !
ناں میں جھاناں میں کملا سبھ کجھ سمجھاں جاناں
پر کجھ دوس نہ میں پر بابل ہو یارب دا بھاناں
لکھے لیکھ ازل دے کیہڑا کر تدبیر مٹائے !
کئی امیر وزیر سیانے اس تقدیر بھلائے

جواب دادن شاہزادہ مر پدر خودرا

کیوں تو تہمت دیویں بابل جان ناداں ایاناں
جے کوئی لیکھ اول دے میٹے مردی اس دی جاناں
پھیر شہزادہ ہویا چو پیتا خونی ہنجوں ٹریاں
اندر چھریاں کپن دل نوں مارے آہیں بریاں
مارا وساں کہے ہن کچرک رکھاں ڈھک غبارے
دل کہندا میں کاہلا ہویا کڈھ ایہ وتھواں دھارے
عاصم شاہ کہے سن بیٹا کی ہن خواہش تیری !
فوجاں لشکر سبھ کجھ حاضر مایاں گھنی گھنیری !
مال ملک ہور جے کجھ منگیں دیساں چیزاں سریاں
پر میں ہک اس ملوں عاری پیدا ہوں نہ پریاں
سیف ملوک کرے اٹھ عرضاں سن شاہ بابل میرے
جے سبھ آن بہشتی حوراں میرے پھرن چوفیرے
خواہش تاں نہ دیکھاں کوئی باجھ بدیع جمالوں
دوے جہان نہ بھاون مینوں اس دی طلب کمالوں
عاصم نوں سن گل پتر دی جھورا پیا فکر دا
ہو حیران بیٹھا دل بریاں گوڈے تے سر دھردا
اندیشے چڑھ ہا ٹھاں آئے وٹھا تھ غماں دا
مارے کھیت خوشی دے سارے پالا پیا کماندا
چودھیں طبقیں پیا ہنیرا کدھرے لوء نہ دسے
ہنجوں بدل وانگ وساوے مت ایہ بھانبڑ ہسے
پھیر شہزادے کہیا پیونوں منہ تھیں دے دعائیں

شالا عمر اقبال تساڈے رہن قیامت تائیں !

ویہو اجازت مینوں بابل ایہو خواہش میری
سفر کراں اس صورت کارن کٹاں رنج گھنیری

کوہستاناں تے کوہ قافاں ہور سمندر ٹاپو !
آپوں اتھیں جائیں لوڑاں جاں جاں ہووے قابو

رنج مصیبت جھاگ سفر دی مت مطلب ہتھ آوے
نہیں تاں کراں تسلی اپنی دلوں اودا سی جاوے

التماس بادشاہ پیش فرزند

حاصم شاہ سن گل سفر دی بیٹے دی اوداسی
رو رو آکھے سر پر سہناں جو کجھ رب سہاسی
اللہ کولوں منگ منگ لدھوں کر کر بہت دعائیں
بڈھے وارے اوکھے ویلے لاء فراق نہ جائیں
بچہ میری جان پیاری کر کجھ ہوش سنبھالا
اس دنیا تے سدا نہ رہنا ہر کوئی چلن والا
چار دہاڑے عمر جوانی کر لے عیشاں موجاں
سدا نہیں ایہہ دولت دنیا سدا نہ لشکر فوجاں
ناں تدھ سکھ ہنڈایاں سیجاں ناں کجھ کھا ہدا لایا !
ناں توں تخت اتے چڑھ بیٹھوں ناں تدھ راج کمایا !
ناں فوجاں سنگ تیرے چڑھیاں ناں تدھ دھماں پایاں
ناں رج میں تیرا منہ ڈٹھا ناں رج ڈٹھوں مایاں
ناں میں تیرا سہرا ڈٹھا ناں ہتھ بدھا گاناں
ناں میں تیری جنج چڑھائی ناں و جید شدیاناں
میں ہاں اج قبر دے وندے کوئی دہاڑا ارہساں
جے توں اکھیں اگے ہوویں سکھ دا ساہ لے بہساں
جے توں ٹٹ گیوں پردیسیں مرساں تیرے ہاوے
جے رب خیریں پھیر لیاندوں ایہہ افسوس نہ جاوے
محل چبارے چھوڑ پیارے چلیوں وچ اجاڑاں
لہر بہاراں ٹٹ کے ٹریوں تکن قہر پہاڑاں
ماگر مچھ سمندر اندر باشک ناگ مریلے !

کہا سنسار سنسار نہ رجدے غضب الٰہی پیلے

جاں توں ہوا کلا جا سیتیں وچ اجاڑ پہاڑاں

چترے شیر چوفیر پھرن گے خوشی ہوسی بگھیاڑاں

سیف ملوک جگر دا ٹوٹا پوسی وس غنیماں

باجھ ربے تھیں کون اس ویلے ہوسی یار یتیماں !

توڑے کتے بن کے رہیے وچ وطن دیاں گلیاں

درد جھڑکاں سہیے تاں بھی پھر پردیسیوں بھلیاں

مورت پچھے بھجہ بھجہ مرسیں خبر نہیں جے ملسی

بجلی مرگ جلاسی بوٹا یا باغیچہ کھلسی !

توڑے رستم جیہا ہوسیں سخت جوان ہشتاقی

ایس سفر دی مشکل اندر سڑ سیں وانگر باقی

ناں کرتے تاء وچھے ٹھنڈا ہوون کٹ کھاں

سڑ چلیا جیو جامہ تیرا اس کپیاوں ہٹ کھاں

لکھی مورت ویکھ کدے دی بھول نہ بیٹا بھولا

صابر ہو کے بیٹھ نچلا بھجہ بھجہ ہو نہ ہولا !

لہندا چڑھدا دکھن پربت پھر سیں چارے طرفاں

کدھرے گرمی دھپاں والی کدھرے ساڑن برفاں

پریاں ڈھونڈے کد ہتھ آون موت تک تک جیو کھاں

مت کوئی خبر گھلے رب کدھروں صبر پیالہ پی کھاں

ایہہ خوشیاں جو گھر وچ تینوں انہاں نال نہ رجیں

لوڑیں عیشاں نال پری دے اوس خوشی ول بھجیں !

خوشیاں کان نہ ہویا بندہ کرن عبادت آیا

وقت پچھاتا چاہئے بیٹا لبھسی نہیں کھڑایا
ویال اج بھلیرا تیرا نالے عمر جوانی !
کرو عدالت ہور عبادت اوڑک ہو نا فانی !
بھلکے موت آئی جس ویلے سے افسوس کریں گا
عملاں باجھ نہ تلہ شناہیں کویں سمندر تریں گا
ناں کوئی رو ملاحظہ اوتھے ناں کوئی عذر بہانہ
جو کجھ کر سیں سو یو ملسی ڈا ہڈا عدل شہانہ
عورت کتنسی تاہیں لاای کرڑتا ستھن سلاری
مرد کپے گا سو یو کھیتی جس دا بیج کھلاری
جتنا توں پری ول بھجیں اتنا رب ول ڈھوکھاں
جے تدھ عیش خوشی نہیں بھاوے کرن عبادت بھوکھاں
جے اج خوف خداویوں سڑ ہیں اس دن ہو سیں ہریا
موتے دا کجھ خوف نہ اس نوں جیوندڑا جو مریا !
مُو تُو اقبل ان تمُو تُوا عمل ایسے تے کرناں
مرنوں اگے جو کوئی ہویا پھیر نہیں اس مرناں
جدوں کوئی مرجاندا تجن پٹ پٹ کرن اشارت
آپوں اپنا منہ سر بھنن دن ایہ بجھارت
یعنی آپ آپے نوں ماریں تاں اج کیویں مریویں
آپ موجوں جے آپ نہ مویوں آپ مریں اج جیویں !
اوہ سفر نہیں سیہدا تینوں چلیں ایس سفر دا
اوس سفر دا خرچ بنائیں غنی سفر سر کروا
لماں پندھ نہ سنبھسی بیٹا بہو کھاں ہو نچلا

جوش خروش مٹا پیارے جاہ نہیں ہو جھلا
گھر سٹن کوئی کم نہ چنگا آہلناں ہے ہر دم دا
ناں غم کر غم جاسی اوڑک ہے ہر کم دا
چوہا چڑاتے کتا بلا ہر کوئی وطن دھراندا
توں آدم شہزادے ہو کے چھڈیں وسن گھراں دا !
آدمی ہیں تاں آدم بن جا جن ہیں تاں ہوا ویلے
ایسا سگھڑ شہزادہ ہو کے چھڈیں وسن گھراں دا !
میں بڈھا مہمان گھڑی دا پاس تیرے کوئی دن ہاں
کول میرے رہو خدمت کر کے اجر جنابوں گھن کھاں
جنس تیری نوں میں ہاں لائق کون میرے توں بھلا
دل بیتاب ضعیف میرے نوں دیہ کھاں خوشی تسلا !
اج مینوں چھڈ ٹریوں آپوں مویاں گیاں جے لوڑیں
پھیر نہیں میں ماناں بیٹا بیٹھا ہتھ مروڑیں !
اج نصیحت میری تینوں لگدی مندی کافی
ایہ بھی دوس نہیں کجھ تینوں وڑھی قضا اسمانی
وقت میرا ہن ڈیگر ہویا ایس زوال گوایا
پیشی آن کیتی ہن مغرب خفتیں سفناں آیا
شالا تیری فجر مبارک وقت قضاء نہ ہووے
چڑھدی کلا ستارہ روشن سر تے آن کھلووے
مینوں سفر آیا توں رہو کھاں وچہ امان خدا دی !
غم ہن مار مکایا مینوں توں کیوں چھوڑیں شادی
اے بیٹا توں ماؤ پیو تھیں کیوں کولے نسدا

جاں جاں جان میرے تن اندر ہو گھراں وچ وسدا
تاں پھر موت میری جدا آسی مرساں جس دہاڑے
موت دا غم ہوگ نہ ہو سن بادشاہی دے ساڑے
تجن دشمن کسے نہ بھاوے ایہہ گل کس پسندا
میں مرساں توں کول نہ ہو سیں کہسن واہ فرزندا
دولت دنیا میری جوڑی کھڑسن لوک بیگانے
ملک تیرا کوئی ہور لئے گا بادشاہی سمیانے
جے کجھ پچھے رہسی میرا لشکر ملک خزانے
جے بیٹے دی کاری آئے کرساں تاں شکرانے
میرا آج کل کوچ نقارہ سن فرزند پیارا
جے توں اس دم کول نہ ہویوں برم رہے گا بھارا
جے رب خیری آندا تینوں روسیں نال افسوساں
اس ویلے دے رون تیرے تھیں میں دلشاد نہ ہوساں
اس دن دے اس رون کولوں سور نہیں کجھ تیری
اکھیں اگوں جاہ نہ بیٹا اوسر ویکھ گھنیری !
آساقی بھر دیہہ پیالہ پی ہوواں مستانہ
ماؤ پیو تھیں رخصت ہوواں چھڈاں دولت خانہ
یاراں پچھے وطن بھاواں ویکھاں دیس بیگانہ
ٹھاٹھاں وچ سمندر غم دے کپے کیویں یرانہ

در بیان رحم آوردن پسر بر پدر و باز گوشمالی دادن عشق مر شہزادہ را جواب دادن او بہ پدر

ترلے ویکھ پیو دے بیٹے رہن اتے دل کیتا !

سہاں مصیبت نال صبر دے کوئی دن بہاں چو پیتا

توبہ کرن اتے جد ہویا استغفار کریندا

ہوئی خبر عشق نوں آیا مارو مار کریندا

توبہ نوں اس کن پھڑائے پھر بھی اتھے وڑسیں

کون کوئی توں عاجز ہو کے شاہاں اگے چڑھسیں

عشقے دا رخ ویکھ محمد ہوون فیل پیادے

متیں لگے نال اٹھو گے کی مقدور شہزادے

ہلی بن کے وڑ دا یارو شیر اندر جا بن دا !

خون لیئے بن ہاڑ نہ چھڈے سدا بہار رن دا

پند نصیحت پیو دی سن کے سیف ملوک شہزادہ

کہن لگا ہے قبلہ تیرے ہون اقبال زیادہ

پند نصیحت جو تدھ دتی سبھ کنجی مشکل دی

اچھی طرح سنی میں ساری دھر کے خواہش دل دی

پند تیری ہے دیوا دل دا کروی دور ہنیرے

جے میں آکھے لگا ناہیں آئے برے دن میرے

میں بھی جاناں فرض میرے تے کہے تیرے وچہ ٹرناں

کوشش کراں بتیر نہ چھڈ دا عشقے پھڑیا پھرناں

توں جانیں فرزند سیانا سبھ کجھ سندا مجھدا

میں دل عشق غباری پائی دنی سنسار نہ سجھدا

جو جو گل تساں فرمائی یاد نہیں کجھ مینوں !

ایسے کملے نوں گھر رکھیاں صواد نہیں کجھ تینوں

جے کجھ تساں پڑھائے آہے علم کلام رسالے

یاد نہیں اک حرف انہاں تھیں عشقے ہور سکھالے

کل دا کھادھا اجے اج پچھو کی تدھ کھادھا آہا !

اوہ بھی یاد نہ رہندا مینوں ایہ گل سن توں شاہا

جے کجھ کم ہوواں ہن کر دا جے پچھو کی کردا

اس دا بھی کجھ رہے نہ چیتا ہکو چاء سفر دا

صورت ویکھ پچھاناں تینوں ہیں توں بابل میرا

جے کوئی اسم مبارک پچھے یاد نہیں ناؤں تیرا

ہکو توں نہ بھلوں بابل اپنا آپ بھلایا !

اوہ بھی یاد نہیں ناؤں میرا کی کجھ تساں دھرایا

اپنا نام رہے کس گنتر چیتا رہے نہ اس دا !

کیہڑا ہے معشوق بندے دا عاشق ہاں میں کس دا

میں ہن ایسا ہو سان بابل جیہیا ککھ گلی دا !

سبھ مصیبت سر پر جھاگی پیراں ہیٹھ ملی دا

توں بھی سمجھیں کھیتی وچوں ہک ککھ ہویا نہ ہویا

بیگم نال ہک رات خوشی دی جانی سویا نہ سویا

کیونکر باکاں اندر آون ہتھوں چھٹیاں واگاں !

بادشاہی کس کاری مینوں دتی ظہیری بھاگاں

تسیں کہو ہن کوچ کرن دا آیا وقت اساڈا

میرا کوچ تساں تھیں موہرے اوہ مت ہوگ دوراڈا

عمر حیاتی تیری بابل مینوں بہت غنیمت
مرناں تیرا موت میری ہے جاناں میں سبھ قیمت
باپ موئے نوں اوہ کوئی رووے آپ ہووے جو زندہ
موت تیری نوں کیکر رووّاں آپ مویا میں بندہ
ساقی بوتل آن اجیہی پی کے ہوش بھلایئے
سجناں کولوں رخصت ہو کے پندھ سفر دا چایئے

داستان دربیان دیوانہ شدن شہزادہ سیف الملوک و درزنجیر ماندن

او

صاف جواب پیونوں دے کے دھوکے ہتھ مرادوں
کپڑے پاڑ سودائی ہویا تھکے تاں فریادوں

لاہ سٹے پوشاکی زیور سر منہ خاک رلائی
شاہوں مثل ملنگاں بنیاں بھجدا پھرے سودائی

شرم حیا گئے سبھ سارے عزت حرمت نٹھی
صبر سکونت سڑی محمد عشق تپائی بھٹی

سرت سمبھالا ہوش نہ کوئی بھلے خویش بیگانے
یار اشنا پچھانے ناہیں نسے مثل دیوانے

ناں کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے گھڑی آرام نہ کردا
ننگ منگاوتے گلیں ککھر لیراں سر دھردا

لا یعنی بد ہوائیاں کردا وٹ تراڑ مریندا !
چنگا مندا ویکھے ناہیں بریاں گالیں دیندا

جھلا کملا خفتی ہویا کلیاں اندر رلدا
لکھیں وال نہ ملدا جس دا اج ککھاں دے ملدا

عاصم شاہ پتر دل تک کے مردا ایس آزادوں
سد حکیم طبیب سیانے کہے دسو کوئی داروں

سیف ملوکے دی تک حالت میں تھیں سہی نہ جاندی !
نالے بد ناموشی سارے دن دھماں پاندی !

سبھناں عرض گزاری حضرت عشقے نال نہ چارا
جیوں جیوں کردو دا عقل دی تیوں تیوں ہوندا بھارا

کوئی علاج نہ آوے سانوں بک صلاح بھلیری
جے صاحب گستاخی بخشن کہیے نال دلیری !
عاصم شاہ کہیا ہن یار ودسو جے کجھ آوے
کی خفگی سر سہنی آئی جے کجھ رب سہاوے
تساں نہ کیتی صاحب کیتی کی سر دوس کہیندے
بھلی صلاح دسو کوئی مینوں کیوں درماندے تھیندے
کیتی عرض حکیماں شاہا قید کرو شہزادہ
سنگل پار کھویک جائی ہوئے نہ خوار زیادہ
سیف ملوک پچھاں دا دستہ نازاں دا پروردہ
سنگل گھت کرایا قیدی عشق ستم کر کردا
نوکر سبھ او ہدے وس آہے تا بعدار نمانے
اج اوہ وس انہاں دے آیا پاسے ویکھ ربانے
لاہور سنگل جے سو آکھے کر کر منت زاری !
نوکر کوئی نہ آکھے لگدا جھڑکن نال بیزاری !
چیت او داس تجن نوں سکدا تن وچ بند قہاری
سرور تے تاں معلم ہووے کیڈ مصیبت بھاری
لکھے کون محمد بخشا قلم عشق دے چنداں
ماپے آپ کراون قیدی فرزنداں دلبنداں
باپ زلیخا قید کرائی ندی روہڑائی سی !
چنوں بھائیاں نبھ چلایا گل نہ جاندی دی !
عاصم شاہ تخت پر رویا ہائے ربا کی ہویا
کوئی دن جاگ نصیب اساڈا ونج کتے ول سویا !

سیف ملوک پیا وچ قیدے بھکھ پیا میں جیواں
کھانا زہر نوالے ہو یار تو دے گھٹ پیواں !

بند اندر فرزند جنہاں دے پائی تندا ولی
تخت نچے سر تاج تبر ہے پیڑ اندر جد ہلی

شاہزادے دی پیریں سنگل ہویا بہت نماناں
اک عذاب محبت سندا دو جا قید نکاناں

سکھیا بدن شاہزادہ نالے نازک بال ایاناں
تازہ پھل محمد بخشا ڈھپ لگی کملاناں

رب اگے فریاداں کر دے ہور نہیں کوئی پاسہ
کر تقصیر معاف الٰہی تجھن دے واسہ

کیں در کو کاں کوک سناواں کسے جہان نہ ڈھوئی
اندر عشق الٹے بالے لوکاں خبر نہ کوئی !

بک طعنے بک متیں دیندے نہاں قید کرایا
واقف حال میرے داتو ہیں بخشنہار خدایا

دردی میرے ماں پیو آہے دکھ پتر دے روندے
اونہاں بھی پھڑ قید کرایا آپ محلیں سوندے

مورت ویکھ لگی وچ سینے زہر آلو دی کانی !
تھاں نکاناں کوئی نہ جاناں ناں کوئی پتہ نشانی

لا ہی آس سبھس توں دتے کھول جواب رفیقاں
رہی امید تیرے در ربا تینوں سبھ توفیقاں !

عشق نچاوے تھیا تھیا چھنکن پیریں سنگل
قید چھٹے تاں اس لکھ لوٹے ڈھونڈاں ندیاں جنگل

پھر مورت نوں اگے دھر کے گلے الا ہمیں کردا
ایویں لٹ لیوئی ٹھگا پتہ نہ دتونی گھردا

نہ کوئی تیری دس نشانی ناں کوئی پندھ نہ رستہ
میں پیدل توں بے نشانی کون کرے بند بستہ

بکو نام تساڈا جاناں تھاں مکان نہ کائی !
کتھے گذر کتھے گھر کتھے محرم میت آشنائی

قید کراء سنگل گھت سانوں آپ پھرو آزادے
عشقے بندیوان بنائے آدی دے شہزادے

کرہن رحم اساں پر سجناں دیہ کجھ پتہ نشانی
کتوں ڈھونڈ کچیوے تیری مشکل ہوئے آسانی

ویکھاں حال کویہا کیتا طلب تیری مطلوبا
اجے نہیں کجھ مہر تسانوں بے پرواہ محبوبا !

ایہو وین کریندا روندا ہوندا مثل دیوانے
وانگ شکار زمیں پر جھڑ دا لگدا تیر نشانے

ساعت گھڑی رہے غش اندر وانگ شہید وکھاوے
جس دم ہوش پھرے کجھ مڑ کے ایہو گاون گاوے

آپ ہسے تے آپے رووے کدے مرے مڑ جیوے
ایہہ سودا محمد بخشا دن دن دوناں تھیوے

داستان دربیان خواب سیف الملوک وبرآوردن پدراورا از زنجیر

بھلا بھلا جیو آیوں عشقا مکر فریبی یارا !

ہک دن صلح بناویں آپوں آپ کریں جنگ بھارا

کدے سیاناں کریں سودائی دے کے مست پیالہ

کدے جھلے نوں شربت دے کے ترت کریں سدھ والا

جاں دلبر دی زلفے اندر ماریں گنڈھ حسن دی

خفقانی دے سنگل اندر چین سیانے بندی

جاں اوہ گنڈھ کشادی کر دے پہنچی وین صفائی

بلدا پھیر چراغ عقل دا لگ پیندی روشنائی

سیف ملوکے اک راتیں آہا خالی ہوشوں صبروں

غش غماں دے اندر ستا کن ڈورے ہر خبروں

مت کوئی جانے ستا آہا غیر ولوں دل سویا

درداں تھیں آرام نہ آوے بہتا دکھیا ہویا

پٹے وال گھتے سر گھٹا روناں گھت کہائیں

سجدے پئے سجن نوں کہندا سن عرضاں دل لائیں

ہوش قرار میرا تدھ کھڑیا عشرت عیش جوانی !

غم دے کے غمخوار نہ ہوئیں دل کھڑکے دل جانی !

نشتر مار محبت والی سرت نہ لیوئی مڑکے !

جے میں جا تساڈی جاناں پہنچ رہاں ڈھے گڑ کے

سیر شکار کریندا خوشیاں قید اندر تدھ پایا !

دانشمند شہزادہ نامی جھلا نام دھرایا

ناں میں یار کہاون لائق ناہیں تساں پیارا

گولا کر کے رکھ بندے نوں ان ملا بچارہ
قدر تیرا گھٹ جاندا ناہیں جے رکھیں کر گولا
کر آزاد مینوں اس رنجوں جھول مہروا جھولا
میرے جیڈ نہ ہووے کوئی دنیا تے دکھیارا
جگ تے نام ملامت جو گاوڑے وار نکارا
اوگن میرے تک تک مائی جم کے پچھوں تاندی
بابل نوں فرزندی میری ننگ پئی نت لاندی
نوکر چاکر آپو اپنے گئے اکلاسٹ کے
یار آشنا تکدا کوئی اکھ میرے دل پٹ کے
کیسی آگ لگائیوئی مینوں سڑیوں وانگر ککھاں !
تساں نہ پاس پرتو توڑے آس تساڈی رکھاں !
دلبر اگے عرضاں کردا سوں گیا شہزادہ !
دل نوں بوء تجن دی آئی عشق چڑھی زیادہ
خوابے اندر نظری آیوں صورت مورت والی !
کی کجھ صفت سناواں اس دی شرح بیانوں حالی
سیف ملو کے خوابے اندر پایا اس وا پھڑیا
رتو رونماناں عاشق پیراں اوپر جھڑیا !
کہندا ہے معشوقا تدھ بن بہت نماناں سڑیا
من سوال محمد بخشا سٹ نہ جائیں اڑیا
جس ایہ صورت جو بن دتے قسم تینوں اس رب دی
کیہڑا شہر ولایت تیری دسیں نشانی سبھ دی
اپنا آپ وسالیں مینوں دس پکیری پاویں !

کس رستے میں ٹراں تساں ول خشکی یا دریاویں

صورت نے فرمایا جے کراس وچہ مطلب تیرا !

شارستان سنہری اندر باغ ارم میں ڈیرا

شاہ شاہپالے دی میں بیٹی پریاں دی شاہزادی

حسن جمال میری ہے مائی مہر افروزہ واری !

جے توں میرا یار کہاویں عشق تیرے ول وسیا !

میرے باجھ نہ ہور قبولیں رہیں نہ پھا ہی پھسیا !

حق محبت میری سدا رکھیں وانگ امانت

کریں نہ جوٹھا منہ پیاروں پہنچیں باجھ خیانت

مت جانیں معشوق میرے نوں مول نہیں پرواہاں

دل پر داغ تساڈا دائم میل محبت چاہاں

میں پری توں آدم خاکی پر چت اساڈا اڑیا

نت اوڈیک شتابی آویں ندئیں پچھے اڑیا !

تا ظلمیں تجھ نتی میاں میں موجود تسانوں

میرے باجھ نہ چاہیں دوجا لیسیں لبھ اسانوں

میں تے آپ محبت تیری تدھ تھیں کجھ زیادہ !

تاہیں آپ سداواں تینوں جھبدے آ شہزادہ !

خشکی رستے پہنچ نہ سکسیں ٹھیل ندی وچہ بیڑے

لہر عشق دی مان محمد چھوڑ تمامی جھیڑے

ندی مجاز سمند حقانوں کھڑسی راہ اولے

بیڑا بھجہ ہووے گا ٹوٹے کد ثابت سنگ چلے

روح شہزادہ ندی پرم دی بیڑا جان بدن نوں !

جانی نال ملیں تدھ جانی کریں شگفتہ تن نوں
خشکی رہتے خشک عبادت بن سوزوں بن دردوں !
ایہ عبادت ملکی بھائی ناہیں عارف مردوں
بندے حکم عبادت کر دے شر نہیں نفسانی !
یا رسوئی جس عشق کمایا ایہ دولت انسانی !
عشقے کارن آدم کیتا محرم یار یگاناں
آہے ملک عبادت جوگے کی حاجت انساناں
خدمت گار حکم دے بندے بہت آہے سلطانے
جو کم فرض ایازے اتے ہور کوئی کی جانے
رکھ گھوڑے دی واگ محمد پھر پچھے کی پھیرا
اس میدان قواعد جوگا ہے کی باور تیرا !
صورت دلبر دی جد پائیاں خوابے اندر جھاتاں
آکھ سنایاں عاشق تائیں پتے نشانی باتاں
جان پئی تن مردے تائیں اگھڑ گیاں اکھاں
ہوشاں سرت سنبھالاں ہویاں ہکس ہکس تھیں لکھاں
اس خوابے شاہزادے تائیں دتی اگے والی
ہوش جند دتے صبر دلے وچ تن قوت مکھ لالی !
اس لیلی وچ تے عاشق ہو کے مجنوں جھلے
خوابوں لے ہوشیاری اٹھے جاگے بخت سولے
پیا پریت وسالے اپنی دل اندر جوش آیا
پھیر نویں سر عقل کھڑا یا دانش تے ہوش آیا
کرے آواز غلاماں تائیں جاگو ساتھی دکھ دے

ویہو مبارک باپ میرے نوں خبر سنیہے سکھ دے
دانش عقل دتا رب مینوں سکی نہرو گائی !
آؤ سنگل لاہور میرے ، دل ہویا سودائی
عاصم ایہہ مبارک سن کے چایا خوشی کمالے
ہو بے ہوش گیا کوئی ساعت جاں آیا وچ حالے
جس گھر بیٹھا قیدی آہا اس گھر گیا شتابی
پڑھ شکرانہ سنگل لاہے ہوئے کرم وہابی
انگل پھڑ کے آن بہایا اوپر تخت سنہری
سوہنے سبھ اکٹھے ہوئے بیٹھے لاء کچہری
بانی یار لگے رل بیٹھن کول چنے دے تارے
ہسن کھیڈن باتاں کر دے شاہزادے سنگ سارے
گلوں گل ہلاندے جاندے ہر ہر شہر ملک دی
مڑ مڑ کے اوہ گل محمد باغ ارم دل ڈھلکدی
دل وچ شارستان وسیندا نالے باغ ارم دا
اوسے پچھے ذکر کریندے روموں شام عجم دا
لے لے ناواں باغ ارم دا گل کھڑی مڑ اگے
پریاں دی اوہ جاء سنیدی کس ڈولے ہتھ لگے
لگے کتھے نال بہانے لیناں نام پری دا !
جاں اوہ نام لئے تاں ہوندا جیوں دم دے مری دا
ملک تجن دا دم دم نال پکارے
ہنجوں دے دریا وگائے آہیں ڈھائیں مارے
گل کلام نہ کردا دوجی باجھ تجن دے ناموں

نام بجے یا بیٹھ چو پیتا فکر کرے اس کاموں !

خستہ حال کیتا غم توڑے سیف ملوک شہزادہ !

پھر بھی جو بن اس دا آیا حدوں بہت زیادہ

گھر گھر شہر ولایت اندر سندر مکھ دا قصہ !

کن دے دے دھر جو سندا لیندا عشقوں حصہ

سیف ملوک شہزادے تائیں لگی چھک سجن دی

بے آرام رہے ہر ویلے بری اوازی من دی

سیر شکار نہ بھاوے اس نوں مجلس وچ نہ بہندا

خستہ حال اداس ہمیشہ آہیں بھردا رہندا

نال خیال جمال سجن دے عشق کمال ہویا سی

لال گلال نہال حسن دا حال بے حال ہویا سی

تاجوں راجوں کموں کاجوں آن ہوئی دلگیری

پٹ دو شالے بھاون ناہیں بھاوے ویس فقیری

ہر تدبیروں اتے صلاحوں ہو گیا یک طرفے

مطلب سمجھ چو پیتا ہویا واچ پرم دے طرفے

عاصم شاہ وزیراں تائیں شاہزادے دل گھلدا

وعظ نصیحت کریو کوئی واہ ہووے مت چلدا

میر وزیر سیانے نالے عالم قاضی ملاں !

عاشق نوں سمجھاون لگے چھڈ لالہ ایہ بھلاں

کاہنوں علم پڑھایا تینوں پڑھ کے پتھر ہویوں

شاہوں بنیں کنگال دھگانے اس پاسے کس دھویوں

عاشق کہندا جے لکھ آکھو میں اک بات نہ سندا

ایہہ بھلاں چھڈ بھلاں ناہیں بھولا اپنے گن دا

پڑھ پڑھ پتھر بنیاں ہسیاں پارس عشق لگایا

سونا سکہ جے کجھ آیا ہتھ صراف وکایا

وکیا سودا مڑدا ناہیں جے لکھ دیہو بھائی

چھیک گئی سبھ حرف تساڈے وگ پرم دی کافی

جے مورت وچ ہوندا ناہیں سر چپ دلبر دا

کی طاقت سی گھائل کر دی جگرا دانش وردا

جھلے نوں مت دیوان والے جھلیاں وچ گنیندے

اساں سجن دل سر پر جاناں مر سوتیں دیندے

جو جو کرن سوال عقل دا عاشق ڈکدا جائے

لا جواب حکیماں ہو کے آن جواب سنائے

اوڑک عاصم گلاں سن کے گلیا غم دے بوتے

ہنجوں پانی نال پیو نے بیٹے توں ہتھ دھوتے

کہندا بیٹا منگ منگ لدھوں کیہڑی جاء نہ سوری

بڈھے وارے اوسر ویلے ٹریوں بھن ڈنگوری !

سیف ملوک کہے سن بابل خیر عافیت منگیے !

کاہنوں بیٹے منگنے رب تھیں برے نصیبوں سنگیے

عاصم شاہ کہیا دس بیٹا جے تد سر پر تر ناں

کراں تیار اسباب سفر دا کی اینویں بہ جھرناں

سیف ملوک شہزادہ سن کے پیونوں دے دعائیں

شالا خوش رہیں توں بابل اول آخر تائیں !

عاصم شاہ پھر سد امراواں دتا حکم شتابی !

کرو تیار اسباب سفر دا کشتی وڈی آئی

شروع سفر دا ولی خزانے بیٹھن عشرت دے سرانے

ویڑھے سخت بھرائے اس دے حجرے سبھے حسانے

اوہدے چپاہ ہتھیاراں والے سخت جہاز بھرائے

شتری طرح [illegible] وچہ دھرائے

اوہدے بگلی رنگی پھاڑے چوپڑ [illegible] جہازاں

نابے [illegible] گونج والے مطرب [illegible] آوازاں

نقل [illegible] گائن [illegible] مکھ ہمیاں [illegible] دے

رنگ [illegible] گاون [illegible] خوش آوازاں

نقل [illegible] ماہیاں [illegible] دے

رنگ [illegible] قدرے

سبھ جہازاں وچ رکھے اسباب خوشی دے

لیکھ ظاہر وسدے آپے لیکھ سرانا پوشیدے

خوش شہزادے کاڈنا کیتا پیت شیکھو ویڑا

لیس دا کچھ پتہ نہ لبھا ستر گز سی چیڑا

وسیچ اس دے جو خروداں وچہ طہارت خانے

وسیچ حجرے سونواں والے خوب مکاناں ٹھانے

کرو تیار اسباب سفر دا کشتی بیڑی آبی
خرچ سفر دا مال خزانے عیش عشرت دے سابے
بیڑے ست بھرائے اس دے ننجے بے حسابے
ہور سپاہ ہتھیاراں والے ست جہاز بھرائے
شتری طرم نقارے دھونسے باجے وچ دھرائے
ہور نجومی رملی بھارے چاہڑے وچ جہازاں
نالے بجتے گاون والے مطرب خوش آوازاں
خدمت گار غلام رنگیلے چھو کریاں تے گولے
رنگ برنگی گاون والے مطرب خوش آوازاں
خدمت گار غلام رنگیلے چھو کریاں تے گولے
رنگ برنگی چیز نعامت کس طاقت گن تولے
سبھ جہازاں وچ رکھائے جو اسباب خوشی دے
بعضے ظاہر وسدے آہے بعضے سمان پوشیدے
خاص شہزادے کارن کیتا یک علیحدہ بیڑا
لمبیں دا کجھ پتہ نہ لبھا ستر گز سی چیڑا !
وچ اس دے جا ضروراں وچ طہارت خانے
وچ حجرے سونون والے خوب مکان شہانے

داستان در رخصت طلبیدن شہزادہ از مادر و التماس مادر پیش پسر خود

جاں سبھ کم رہیا ہو پکا کیتی شاہ تیاری
سیف ملوک ماؤتھیں رخصت لیندا چھیکڑ واری !

جاء گھراں وچہ کول ماؤ دے بدھے ہتھ کھلوندا
نالے آکھے رخصت دیہو نالے ہنجوں روندا

ماؤ بال ڈٹھا تن لسا جیون بیمار تپروکا !
چودھویں دے چن جیہا چہرہ ہو یا چن اجو کا

پھل بہاری جیہی پوشاکی میلی ہوئی غباروں
شیشے وانگ حسبا جی جیہڑ آ کالا ہویا زنگاروں

لال مثال جمال پتر دا آہا کمال انگاروں
کولے وانگ ہویا لوٹھا لب عشق دی ناروں

در خوشاب لے آب دسیوے ڈالی گل پر کالے
نرگس نین مریض رونون تھیں داغ لگا گل لالے

سرو آزاد بلند سفید انیلا چوہ چوہ کروا !
کیسی واء خزاں دی لگی ہو گیا رنگ زروا

مائی والی ویکھ جدائی آکھن قہر خدائی
ایہ کی بھاء اساڈے آیا توں چلیوں کت جائی

ہنجوں باراں وسہن بہاراں وانگن مینہ پھوہاراں
اوسے کوے جل نہایا بیٹا نال پیاراں

ماں پیار دیوے منہ اتے ہتھ پھیرے ہر پاسے
نال محبت کنگھی پھیرے رکھے لاء دلاسے

سر پیراں تک چمے چٹے لاہے میل بدن تھیں

زاری کر کر آکھے بیٹا جائیں نہیں وطن تھیں

جے کجھ لاڈ پیار مانواں دے کی کجھ آکھ تساواں

جے اج ماں ہوندی رو مردی کی پرواہ بھراواں

جے اج مائی بابل میرے دنیا اتے ہوندے

خستہ حالی ویکھ پتر دی سکھ نہ سوندے روندے

ہک انہاں دا لال پیارا خاک اندر رل ستا

دوجا کنہدا لکدا پھردا جیوں کر پانول کتا

ترتیجے نوں رب بھاگ لگائے لکھاں شکر خدا دے

دولت عمر اقبال اسے دے دن ہون زیادے

ترلے کر کر لدھے آہے خوشیاں کر کر پالے

ہائے ہائے اج نہیں آ تکدے ماپے جننے والے

جے میں اج تراں پردیسیں سے کوہاں دے جاواں

کیہڑا پچھوں کرے دعائیں رو رو وانگن ماواں

اپنے دکھ محمد بخشا جے توں پھولن لگوں

قصہ ہک بنے گا ایہو بیٹھ صبر کرا گوں

کس نوں گن گن دکھ سنا سیں کس نوں پیڑا ساڈی

مڑ کے دس شہزادے والی رہیا گل دور اڈی

سیف ملوک اتے پھر مائی کر کے مہر گھنیری

متیں دین لگی سن بیٹا ایہہ کی خواہش تیری

ایہ کی عشق لگا تدھ الٹا چلیوں چھوڑ وطن نوں

اینویں مورت دے جھلکاروں لائیوئی روگ بدن نوں

ناں مورت نے جگ پر رہناں ناں اس صورت والے

کی یرانہ اس دا جیہڑا سدا پریت نہ پالے !

موج جوانی مان گھراں وچ رہو وطن دا راجا

یا پھر موت سرے تے وسدی کراس دا کجھ ساجا !

تیری کالی رات جوانی گھر وچ لنگھسی مٹھی

ناں تدھ اگے سفر آزمائے ناں کوئی سختی ڈٹھی

ہانی تیرے رل مل کھیڈن توں وچوں کیوں کرسیں

ایہ کوہ قاف سمندر کالے بچ کیکر پھر سیئیں

لوہکی عمر ایان طبیعت نازک بدن گلابوں

عاقل کہندے سفر برابر دوزخ نال عذابوں !

شینہہ بگھیاڑاں غاراں اندر ہور آفات ہزاراں

سنگ جنہاندے پیش نہ جاندی نال انہاں ہتھیاراں

مت کوئی کھاون دہاوے تینوں کون سنیں گاچیکاں

تیرے دشمن اوتھے بہاسن سانوں رہسن اڈیکاں

جان تیری کوئی پتھر ناہیں پانی وچ نہ گل سی !

ظالم برف پہاڑاں والی نت سرے تے جھلسی

ناریں پچھے لگ نہ مریئے چھڈ بچ ایہہ کھیڑا

سنبھل پیر گاۓ اتھے دنیا تلکن پیڑا !

آپ سڑیں تے سانوں ساڑیں اس گلوں باز نہ آویں

رو رو کہندی ماں محمد اتھے ہی دل لاویں

ساقی دیہہ شراب شتابی جس تھیں آوے مستی !

بیڑا ٹھیل ویئے وچ باہو چھوڑ شہر دی وستی

ماپے روندے چھوڑ گھراں وچ دے جواب وطن دا

پچھ لئے راہ عشقے کولوں باغ ارم چمن دا !

زاری کردن شہزادہ ارز در مادر و جواب دادن مر مادر را و رخصت یافتن از وے و وداع کردن مادر پسر را

سیف ملوک ہنجوں بھر رناں سن ماؤ دی زاری
پیراں اتے متھا رگڑے چمیں وارو واری !

کہندا قدم تیرے دی مٹی سرمہ میرے بھانے
حق تیرے سبھ گردن میری ناہیں ملے مکانے

جے کجھ تساں زبانوں کہیا فرض آہا میں کرناں
عین شہادت مینوں آہی حکم تیرے تے مرناں

ایہ بے عقلی میری مائے جیہڑی توں اج ڈٹھی
بندے اتے دوس نہ کوئی آہی دھر دی چٹھی

وس لگدے کد چھڈ دا کوئی لذت گھر شہر دی
ہتھیں کون مائی بن اوکھت مارے تلی زہر دی

کوشش ترے ساڈے مائی کیونکر آون کاری !
بھاء میرے اس سفرے پیاں لیکھ لکھے سرکاری

چڑھ ہویا سر میرے اتے ایہ نوبت سی کھر دی
پر ہن چھیکو ویرے میری نہیں ویلی تردی !

ایسا ظالم عشق اولا جیہڑا تخت چھڑائے
اپنا آپ کوئی واہ چلدے سولی کد چڑھائے

ہن مینوں ایہ خواہش کیویں مرجاواں جند جائے
توں گھر وسدا رسدا لوڑیں آبی بھولی مائے

گھر رکھن دی گل نہ آکھو، مشکل مینوں رہناں
زورے رکھو تاں مر ویساں اوہ غم پوسی سہناں

جے توں بچہ بچیا لوڑیں مائے ٹور سفر نوں

سفر گیاں کجھ لیکھی ہوئی ملساں پھیر پتر نوں

جے تدھ ہتھیں دفن کرایا کجھ وسواس نہ رہسی

بیٹے نال ملن دی تینوں پھر کوئی آس نہ رہسی

دیہ اجازت مینوں مائے ٹراں سفر نوں جلدی !

رہن نہیں ہن میرا اتھے چھک لگی ان جل دی

دانہ پانی ایس وطن تھیں ہٹ گیا ہن میرا

جس جس پاسے لکھیا ہوئی پیا کراسی پھیرا

کیتا چت اداس عشق نے رزق مہار اٹھائی

توڑوں آئی کون ہٹائے سن توں میری مائی

ایہ گل آکھ شہزادہ رو کے سر پر نے ہو جھڑدا

چم زمین تے سر سجدے پیر ماؤ دے پھڑدا

چاہ ماؤ دی من نہ سکے عشق نہ منن دیندا

کر کر عذر ہزاراں تاہیں مڑ مڑ قدم چمیندا

ایہ دلیلاں دھاراں مائے بخشیں بتری دھاراں

تہاراں تے کوہ قافاں اندر دھاڑاں پون ہزاراں

جے رب مینوں خیریں آندا ہوساں آن سلامی

مت مرجاواں تاں بخشاواں بخشو حق تمامی

روندی تے کرلاندی مائی بیٹا وداع کیتا !

رب دا دتا سر پر سہیا، صبر پیالہ پیتا !

ماؤ پیو جد جاتا بیٹا ناہیں گھر دے کم دا

گھر رکھے ہن بچدا ناہیں ڈاہڈا روگ پریم دا

عاصم شاہ پتر نوں ٹورن شہروں ہویا باندے
یار آشنا محبت والے نالے روندے جاندے

باپ بیٹے دا ڈیرا ہویا آکے ندی کنارے
میر وزیر امراء شہزادے نالے آئے سارے

روندے مل مل وداع ہوندے سارے لوک مصر دے
چم زمیں سرو ھردے پیریں وڈے سر کر دے

صاعد نال وزیر ہویا سی سیف ملوک شہزادہ !
چائی رزق مہار اٹھ چلے جت دل رب ارادہ

دولت مال خزانے لشکر سبھ اسباب بلیوے
صاعد دے حوالے کیتے اوہو لیوے دیوے

ترینہ برساں دا وعدہ کر کے باپ اجازت دتی
لکھ رکھے اوہ روز دیہاں نے سن سمت تے متی

صاعد نوں گل لا کے رنے عاصم صالح دو نویں
جاہ بیٹا جیوں عقل کہے گا کر تدبیراں اونویں

سیف ملوک تائیں پھر اوڑک عاصم شاہ فرماندا
بیٹا وداع کیتا میں تینوں لکھیا پڑھ کر ماں دا

آ بچہ گل گل ہلاہاں توں بھی روا سانوں
جاں میں مرن لگا اس ویلے سدسی کون تسانوں

الوداع پردیسیں چلیوں ہے میرے فرزندا
خبر نہیں ہن کی کجھ ہوسی موت زراعت بندا

الوداع پیارے میرے تساں اساں رب بیلی
تیری جان حوالے اس دے جیوندیاں پھر میلی

الوداع لدبندا تریوں دے باہو وچہ دھکا
میوہ آس میری دا ڈھے پیا ان پکا

الوداع چلے ہن ایہ تک اکھیں دی روشنائی
اجے نہیں رج ڈٹھا آہیوں لگا داغ جدائی

الوداع میری زندگانی ٹیروں سیف ملو کا
ناں میں ہرساں ناں سکھ جیوساں لا چلیوں تپ سوکا

الوداع اے موتی بچے ہتھوں پیوں سمندر
ال قضاوی کر چھپٹ کھڑیوں لعل شہانہ سندر

الوداع اے یوسف چلیوں مصر میرے توں تجلے
یعقوبے جیوں پیا عمر دارو ناں مینوں رچلے

الوداع فرزندا مینوں پائیوئی کھوہ غماں دے
مولی پاک لیاوے تینوں ودے مقصود والاں دے

الوداع اے بیٹا میرا دیوی رب پناہاں
پھیر مصر دا تخت سنبھالیں وانگن شاہنشاہاں

صاعد تے شاہزادہ دووے رخصت ہوئے روندے
بیڑے ٹھیل روانے ہوئے پچھلے پچھے بھوندے

عاصم شاہ بیٹے دے غم تھیں تنگی کرے گھنیری
پیو صاعد دا صالح دانا مڑ مڑ دے دلیری !

شاہانہ کر خفگی بہتی لکھیا لیکھ اول دا !
جو فرزنداں دے بھا ہوتا کسے طرح نہیں ٹلدا

بیٹے ساڈے بندے رب دے ساتھوں اوس پیارے
انا للعبید ارحم آپوں من اوتے پکارے

اوسے پیدا کیتے بیٹے اوہو پالنہارا
گھر وچہ اس تھیں سوکھے رکھسیں ہیں توں کون بچارا
جیکر نیک اولاد ہوئے گی رب ولوں پھل پاسی
جے بدبخت ہویا تاں کاہنوں پیو اس دا غم کھاسی
حاتم شاہ فرزند پیارا رب دے کرے حوالے
روندا گھر نوں آیا لے کے داغ جدائی والے
بیگم نوں سد کہندا میری غم نے ہوش بھلائی
بے غم ہو کے کر سلطانی بادشاہے دی جائی !
سبھو اس دے ذمے لائے بادشاہی سمیانے
فوجاں لشکر تابع کیتے دتے سونپ خزانے
صالح تے زرپوش اکابر دوئے وزیر سیانے
اوہ بھی تابع کیتے کوئی حکموں عذر نہ آنے
بہتے وعظ وصیت کیتے متیں دوے سمجھائے
رکھنی خبر کنگالاں اتے مت کوئی ظلم پچائے
آپوں ظلم نہ کرناں کوئی فزع اکبر تھیں ڈرناں
جس دن آپ عدالت بیہی تل تل لیکھا بھرناں
عدل انصاف اچھا کرنا جگ وچہ رہے کہانی
مظلوموں محتاجوں تائیں داد مراد پچانی
کر تلقیناں تے تاکیداں حاتم شاہ چھڈ شاہی
گوشے اندر بیٹھ چو پیتا کردا ذکر الٰہی !
کرے عبادت رب سچے دی زاری کر کر رووے
بیٹے کارن وچہ درگاہے نت سوالی ہووے

ربا پت میرے نوں رکھیں اپنی وچہ امانے
نال مراد دلے دے آئی پھیرا ساڈے خانے
اوہ پردیسی بچہ میرا جس اندر جند میری
جتھے رہے سلامت رکھیں تدھ بن کوئی نہ ڈھیری
نال اخلاص محبت سچی عاصم رب وصیاندا
وانگ نبی یعقوب ہمیشہ بیٹے دا غم کھاندا
رو رو نیر اکھیں دا گھٹیا روء ہوئی نورانی
زہد عبادت کردا جیوں کر پیغمبر کنعانی
سیف ملوک کے دے حق اندر کردا نت دعائیں
جس پر ماپے راضی ہوون اوہدیاں دور بلائیں
حضرت پاک نبی فرمایا جو نبیاں دا سرور
صلی اللہ علیہ وسلم نالے آل اوہدی پر
جس قضائے ہوناں ہووے لکھی روز ازل دی
جے سو ہون دعائیں والے کسے طرح نہیں ٹلدی
پر جے ماپے راضی ہو کے کرن دعائیں دل تھیں
فرزندے توں ٹلن بلائیں بچ نکلے مشکل تھیں
جو کچھ حضرت نے فرمایا اس وچہ شک نہ ذرہ
سیف ملوک دعاء پیودی پکسی جاء مقرر

داستان رواں شدن شاہزادہ از مصر و کشتی راندن او

جاں شاہزادہ ہویا روانہ کیتی چھاں نشاناں
بادبان کھلے کردتے سبھناں کشتی باناں !

کھڑیا وھونسہ تریا ڈیرہ لگی چوٹ نقارے
وجے طرم اشارت ہوئی بیڑے ٹھلے سارے

جلد ملاح ہلاون چپے زور آور قرارے
واء اڈائی جاوے بیڑے کولو کولی سارے

جے کجھ حکم کرے شاہزادہ سبھ بجا لیاون !
رنگا رنگ کھلاون کھانے کھیڈن جیو بہلاون

ہسن کھیڈن دل پر چاون رکھن اوس بھلائی
راتیں وہاں کھلوندے ناہیں جاں جہاز چلائی

وچے رجھدا پکدا کھاندے وچے سبھ کم ہوندے
ناں اوہ ونڈے لاون بیڑے ناہیں کتے کھلوندے

اٹھ مہینے دیہاں راتیں گئے دوڑائی بیڑے
خوش بخوش رہیا سبھ ڈیرا آفت کسے نہ چھیڑے

ناں کوئی خفگی تنگی آئی ناں ہوئی دل گیری
سارا ڈیرا رہیا سو کھلا کر دے عیش امیری

اس مدت تھیں پچھوں ہک دن ٹاپو نظر پیو نے
جاں نزدیک ونڈے دے آئے شاہ تھیں حکم لیوئے

بیڑے کنڈھے لاء ملاحاں لنگر سٹ کھلارے
لاہاں نال بدھے پھروندے جیونکر اوٹھ قطارے

ہک پکاون لگے کھاناں ہک بیٹھے ہک تے

ہک لنگر سن بیٹھ ندی دے ہک لنگر سن اتے
لنگر ہا سن ہتھ وچ لے کے زنگی شاہ پلنگر
لقمہ آ منگے جے ویکھے شاہزادے دا لنگر
کھاناں کھا آرام کیتو نے ورقی پھیر صراحی
کرن لگے پھر سیر زمیں دا ڈٹھی خوب نواحی
سبزیوں سبز پوشاک زمیں نوں وانگن نیکو بختاں
ہر ہر پاسے پانی نہراں لایا رنگ درختاں !
میوہ دار پکی ہر ڈالی لٹک زمیں پر آئی !
گل پھل رنگ برنگی پھلے رونق جوہ سہائی
کوئل مور چکور ہزاراں خوش آواز لٹورے
طوطے قمری کالے تتر بولن وانگ کٹورے
کبگاں تور گمانی کدھی چلن وانگن ہنساں
بجتے مرگ شکاری دوجے کتنے گن گن دساں
باغو باغ ہووے دل اس دا جو اس جوہے پھردا !
خوش ہوا خوشبوئی والی جنت وانگ چوگردا
سیف ملوک جمعیت کیتا کوئی دن اوتھے ڈیرا
کر دے سیر شکار اس جوہے ویکھ مقام بھلیرا !
کدے شہزادے مجلس لائے جیوں دربار شاہاں دے
کدے شکار کرے وچ جنگل تتر مرگ سہاندے
اک دن لا دربار شہزادہ بیٹھا وچ وزیراں
چار جوان آئے کوئی دکھوں صورت وانگ امیراں
شوکت شان شہزادے والا تک کے ہوئے سلامی

جھل سلام شہزادے کہیا بیٹھو ہو آرامی !
جاں بیٹھے تاں پچھن لگا گلوں گل ہلاندے
ایس زمیں دا نام بھراؤ کی کجھ تسیں بلاندے
آدمیاں دی ذات کوئی ہے نیڑے اس گردے
یا تسیں بھی وانگ اساڈے درد دل آئے پھردے
انہاں جواناں آکھ سنایا سن شہزادہ سندر
عین الارض کہن اس دھرتی شہر کئی اس اندر
وڈا شہر اتھے ہک نیڑے ایہ ہے چین کہاندا
رہیا تخت ہمیشہ اتھے وڈیاں بادشاہاں دا
ہن بھی تخت اتے شہزادہ ہے فغفور سداندا
عادل نیک بہادر دانا سوہناں نور والاں دا
فغفوراں دی نسلے وچوں ہے سلطانی قدیمی
مہماناں دا یار ہمیشہ پچھے نال حلیمی !
انہاں گلاں وچ شاہزادہ ہویا ذرا آرامی
ہور آئے ترے بندے کوئی ہوئے آن سلامی
چم زمین سرنیواں کر کے کرن لگے تعظیماں
صفتاں کر کر دین دعائیں وانگر نفر قدیماں
بعد اس تھیں پھر عرض گزارن آکھن سن توں شاہا !
شاہ فغفور تیرے دل گھلیا عذر نہیں کجھ آہا
جو پیغام اس نے فرمائے تینوں اساں سنانے
خواہے بخشیں جان اساڈی خواہے کریں جو بھانے
شاہ فغفورا ساڈے لکھیا رقعہ خاص تسانوں

واچو نظر مبارک دھر کے ویہو جواب اسانوں

سیف ملوک ڈٹھا پٹ رقعہ آپوں نال طلب دے

لکھیا بادشاہاں دی ڈولے چنگا نال ادب دے

ساقی بخش شراب پیالہ ہووے نشا زیادے

واچاں خط جواب سناواں الفت کرن شہزادے

نامہ نوشتن شاہ فغفور چین جانب شہزادہ مصر کہ آمدہ بود

سرنامے دا نام سچے دا کیتا کارج جس نے
کنہ اوہدی دا کوئی نہ واقف بھید لبھے سبھ کس نے
سبھ خزانے ہتھ اوسے دے چا بخشے جس بھاوے
نفروں شاہ کرے تے شاہاں سفروں اوکڑ پاوے
راہ پہیداں نوں لوک مسافر سبھ غریب پردیسی
ہر یک دا خصمانہ اوسے جو لکھیا سو دیسی!
مشکل پاون والا آپوں آپوں ہے حل کردا
عاشق نوں لا روگ پرم دا میل سجن دل کردا
سکھیاں نوں اوہ دکھ سہاوے پاوے وخت امیراں
اڈ دے پنچھی قید کرائے چھڈے سخت اسیراں
جانے جیسی دولت سچی جس دا مل نہ پیندا
دیندا مفت حیواناں تائیں جاں بھاوے تاں لیندا
خاکوں صورت سندر کر کے پھیر رلائے گھٹے
پھل کھڑائے بوٹی وچوں پھیر پتر کھوہ سٹے
سپاں اندر مانک موتی مدت قید کر اندا
قیدوں کڈھ نوازے اونہاں بہتا مل تراندا
انڈے وچوں پنچھی کردا دے کے پراو ڈارے
پتھر وچوں لعل بناوے راتوں وینھ کھلارے
میرے جیسے عاجز بندے تخت دیوے سلطانی
واہ کریم محمد بخشا میلے وچھڑے جانی
اس تھیں پچھے سن شہزادے کر کے فکر نہایت

میں فغفور شاہزادہ عالی والی چین ولایت
کہندا تینوں سچ دسالیں کون کوئی توں بندہ
کتھوں آیوں کتھے جاناں کیہڑے شہر وسندہ
جے توں مرد سوداگر آیوں پاس تیرے کی بھرتی
کس کم اتناں لشکر تنبو مل لئی جس دھرتی
جے توں کوئی غنیم اساڈا لین ولایت چڑھیوں
لشکر سنے مریسیں پل وچ یا سنگل پا کڑیوں
تیغ میری تھیں کوئی نہ بچیا دشمن جس کھایا
توں بھی سر نذرانہ تارن پاس میرے لے آیا
جے توں کرن لڑائی آیوں لوڑیں زور آزمایا !
جان خمیر تیرا سی اتھے لشکر سنے سمایا
سار ہتھیار کرائیں بھو چاہڑ سوار مریلے
جان جہان میدان میرے وچ کر قربان سویلے
جے توں کوئی شخص سیلانی سیر کرن نوں آیا
چین شہر توں ڈٹھا ناہیں کی پھر سیر کمایا
جے توں شاہ اقبالاں والا کچھن لگوں سمندر
آب حیاتے دی کم ہو سی مرسیں وانگ سکندر
توں شہزادہ عظمت والا سینوں بہت چنگیرا
جے تدھ طلب ملن دی ہووے میں بھی بھائی تیرا
ناں کوئی جنگ خصومت ایویں ناہیں ویر قدیمی
دشمن نال کراں میں زورا یاراں نال حلیمی !
ناں دشمن نہ دوست ہووے ہووے کوئی طرفینی

گھر آئے دی کراں تواضع جاناں دوست عینی

سچی گل سنا شاہزادے کی سبب اس راہ دا

کیہڑا تخت ولایت تیری بیٹا ہیں کس شاہ دا

در جواب شاہزادہ کہ بہ فغفور چین فرستادہ بود

فغفورے دا خط شاہزادے جاں سارا پڑھ ڈٹھا
ایلچی نوں فرماون لگا بول زبانوں مٹھا

اے ایلچی فغفور شاہ دے جا اپنے سلطانے
آکھ سلام اساڈا اول دسیں کھول بیانے

سیف ملوک میرا ہے ناواں آدمی دا شہزادہ
نہیں غنیم نہ ویری کسے دا میں دل ہور ارادہ

نہ میں **ملک** ولایت لینی ناں رہنے دی نیت
دو تن روز شکارے کارن کیتی چا جمعیت

میں اپنے اک مطلب کارن آیا چھوڑ وطن نوں
اس مقصود لئی نت بھالاں پانی وتی بن نوں

جے میں وانگ غنیماں آواں آناں فوج گھنیری
چالی شاہ تختاں دے سائیں این بندے میری

باپ میرا سلطان مصر دا عاصم شاہ بہادر
میرے نال لڑائی کرسیں ہے تیرا کی باور

پر میں آپ لڑائی چھڈی نہیں خصومت بھاوے
ہر اک نال محبت رکھدا جے کوئی یار کہاوے

میں مقصود اپنے دا بھکھا ہر ہر جائی لوڑاں
جاں جاں اوہ مقصود نہ ملسی سفروں مکھ نہ موڑاں

سبھ جزیرے ٹاپو پھرساں کوہ قافاں تے پانی
ایویں لوڑ کریندا مرساں جس دن عمر وہانی

شاہ فغفور تائیں جا آکھو ایہ حقیقت میری

جیکر کریں غریب نوازی جاناں شفقت تیری
سرفراز کرو جے سانوں لائق ہے شہاں نوں
نہیں تاں فجری کوچ کرانگے بیڑے ٹھیل راہاں نوں
ایلچی جا اخبار سنائی شاہ فغفورے تائیں
خوش ہویا تے ملیا لوڑے سن کے صفت ثنائیں
تحفے بہت پیارے لے کے ملنے کارن آیا
دونویں شاہ ملے کر الفت ہک دوجے گل لایا
شاہزادے فغفور تائیں اوپر تخت بہایا
آپوں ہیٹھ بیٹھا اک گٹھے ادبوں رتبہ پایا
سیف ملوک شہزادے کہیا حاضر ہوون ساقی
سوہنے حسن اداروں والے مصری ہور عراقی !
چھوکریاں تے گولے آئے سوہنے حسن رنگیلے
غمزے نال کرن دل گھائل سندے نین رسیلے
صورت نازک وانگ گلاباں لالے وانگ پیالے
قد چنبے دی ڈالی وانگر پھل لگے گل لالے
طوطے کوئل وانگن بولن ہساں ہار لٹکدے
چور دلاں دے ٹھگ نیناں دے تردے اکھ مٹکدے
کاسے ہتھ سفید بلوری بھرے عقیقی مدھ دے
ساقی نویں شراب پراناں نشے سوائے ودھ دے
نال محبت چین پیالے اک دوجے نوں دیندے
پی پی مغزیں گرمی آئی باتاں خوب کریندے
سیف ملوک شہزادے کولوں پچھیا شاہ فغفورے

کیسی سرگردانی تینوں ٹریوں کس ضرورے
کہی مہم پئی ایہ تینوں آیوں چھڈ ولایت
جے کجھ میرے وسے ہووے دسو کراں حمایت
سیف ملوک سنایا قصہ جے کجھ اس سرورتی
حکم دتا فغفور وزیراں لوڑو اپنی دھرتی !
جو کوئی وچ ولایت ساڈی ہیگا مرد سیلانی
حاضر کرو شاہزادے اگے مت کوئی دے نشانی
جو سیلانی لوک سوداگر ہور فقیر سپاہی
حاضر آن ہوئے سبھ اوتھے حکم جتھے سی شاہی
سیف ملوک پچھے تے اگوں ہر اک گل سناندا
پر کوئی اس دے مقصد والی مول نہیں دس پاندا
ہوروں ہور لگانے دن پھر آئے جس جائی !
باغ ارم تے بدیع جمالوں کسے نہ سی دس پائی
انہاں وچوں یک سی بڈھا پھر آیا کئی ورساں
گذری عمر اوہدی سی یارو اک سو چالی برساں
اس بڈھے نے آکھ سنایا سن توں حضرت شاہا
مت تدھ خبر لبھے اس راہوں میں دساں اک راہا
دور اتھوں اک شہر وڈیرا استنبول اس کہندے
ہر ملکوں ہر دیسوں آتھے آن مسافر رہندے
ملک فراخ نہایت سوہناں انت نہ آوے جس دا
ہر ولایت ہر شہر دا آدم اوتھے وسدا
کئی سیلانی کرن کہانی نال زبانے مٹھی !

کنیں سنی کوئی سر ورتی کوئی اکھیں ڈٹھی
کوہ قافاں دے پھرنے والے اس جائے سیلانی
تیرے مقصد دی مت اوتھوں لبھے خبر نشانی
شاہزادے اس بڈھے تائیں خلعت دتی بھاری
ہور انعام دتے خوش ہو کے گل دی اس کاری
شاہ فغفور کیتا چا رخصت کیتی آپ تیاری
بڈھے تھیں پچھ لئی شہر دی پتہ نشانی ساری
بادبان سدھے کر لائے ٹھیل دتے سبھ بیڑے
وجن باجے گان گویئے ساز خوشی کر چھیڑے
استنبول شہر نوں پچھ کے ہویا شاہ رواناں
تیروں تیز چلاؤ بیڑے کہیوس کشتی باناں
بیڑے واؤ گھوڑے چاہڑے جاندے وچ سر اڑے
چھ مہینے گئے چلائی کھلے نہ اک دہاڑے
خوشیاں وچ رہیا سبھ آدم گھوڑے وہتر سارے
ناں کوئی خفگی تنگی آئی ناں اوہ واؤ مارے
تاں پھر اک دہاڑے اوہناں ٹاپو نظری آیا
بیڑے جا لگائے اوتھے ڈٹھا تھاں سہایا
میوے رنگا رنگ ہزاراں اشکاں دے ٹولے
خوش آواز ہر پنکھی اوتھے نال سراں دے بولے
چاہ مقام کیتا شاہزادے کھان لگے اٹھ میوے
کیکر کراں آرام محمد جے رب کرن نہ دیوے
سبھنیں گلیں خوب جزیرہ خلل بڑے دو اوتھے

ایسے گلوں رہے ویرانی وسداناں کو اوتھے

بک بگھیاڑ مریلے مندے جاون گھوڑے

وو جا پنکھی اڈوے آون بہت وڈے بے اوڑے

آدمیاں نوں چاء کھڑیندے جا کتے ول کھاندے

ایسے طرح وہاڑ گزاری لوک ہوئے درماندے

رات پئی تاں پانی وچوں نکلے مچھ ہزاراں

سبھناں دے منہ لعل ٹھپرے جو روشن کرن اندھاراں

جوں اسمانی تارے روشن تیویں لعل نورانی

لوء لگی سبھ رو دریا دے آنی ویکھ حیرانی

جیونکر چور ہینرے گھر وچ بال انگریزی تیلی

چاننں لا چور اون چیزاں مٹھاں بھی اوہ حیلی

جانن کر دریا کنارے آدم پھڑ پھڑ کھڑدے

مار شکار اوہ کھاون کارن لے پانی وچ وڑدے

آدم نال دغے دے مچھی کدھ دریاؤں کھاندے

مچھ کھاون دریائیں آدم دونویں بدلہ پاندے

شاہزادے نے معلم کیتا جے میں اتھے رہیا

آدم گھوڑے فوج مثالہ کھڑ کھڑ کھا سن ایہا

سبھ سپاہ اکٹھی کیتی مال اسباب سنبھالے

فجرے ٹھیل دتے پھر بیڑے کر کے رب حوالے

کرن عبادت نال ارادت ہر دم یاد الٰہی

اکی روز رہے پھر چلدے گھڑی نہ لیندے ساہی

با آرام رہیا سب ڈیرا تنگی کسے نہ پائی

رین دناں وچہ چین گذارن آپو اپنی جانی
ساقی دیہہ شراب پیالہ جس دا نشہ نہ گھٹے

آیا وقت طوفان قہر دا نال ہمت دے کٹے
مال اسباب کھڑائیے توڑے بچ رہیے تن جانوں

اس طوفانوں بنّے لگیئے بخرا لئے ایمانوں

داستان دریاں غرق شدن کشتی ہائے در طوفان بلا و جدا شدن صاعد

ظالم دشمن انبر یارو کرے چو فیرے پھرے
کالے سپ مریلے وانگر آدمیاں نوں گھیرے

اس دے نال نہ کروا تھوڑی جو اسدے ہتھ چڑھدا
رھڑ دے بندے نوں دھکا پے پریرے کھڑوا

روشن روز اساڈا تک کے سوگی بن بن وسدا
بھاء ساڈے جدپئے ہنیرا کھڑ کھڑ کر کے ہسدا

کدے پیار کرے ہتھ پھیرے جیوں سرچمیں مائی
کدے چھری پھڑ لا ہے کھلاں جیونکر لاہن قصائی

لاڈ اس دے والا ڈنہ کریئے لاڈیں لاڈی لاندا
بھائیاں وانگر چا کند ھاڑے جا یوسف کھوہ پاندا

سیف ملوک توڑے سی دھیا شاہ پری دی چھکوں
پر کوئی ہور نہ آہی اوکھت باجھوں اسے ہکوں

جو کجھ ورتن عیش خوشی دے آہے نال ہزاراں
با آرام جہازاں اندر کروا جائے بہاراں

ہک دن کرتا رب دا ہویا اٹھی سخت ہنیری
دھند غبار سنسار چھپایا لگی جھڑی گھنیری

کڑ کے بدلی دھڑکے پھرتاں تجلی دے چمکارے
دور جہاز کھڑ کھڑ مارے جھکھڑ دے اولارے

نوح والا طوفان از غیبوں غرق کرن نوں آیا
شاہ سپاہ تمام پکارن رکھیں باز خدایا

بدل قہر نزول مچایا لہر سمندر آئی
اگر مجھ سنسار بلائیں رھڑ دے ویہن دوہائی

صاف کیتے کوہ قاف ہنیری برفاں وانگر جھڑ دے
چڑھدے دے کھڑ کہندے مارے لہندے دے کھڑ چڑھدے

نوجاں وانگن نویاں باٹھاں آون کر کر ہلے
زوروں زور سوایا بدل جھکھڑ گھڑی نہ ٹھلے

جھکھڑ بدل غضب اٹھایا ہک پل مول نہ وسے
دھند غبار ہنیرا ایسا اپناں آپ نہ دسے !

شاہزادہ تے یار تمامی کرن رہے ول زاری
ربا توہیں رکھن والا نبی اساں سر بھاری

ساڈے بخرے وا اج آیا ڈاہڈا روز قیامت
اس طوفان قہر دے وچوں رکھیں صحیح سلامت

اسیں بیچارے رھڑ دے جاندے واہ مراد جھلائیں
مت اوہ یار پیارا لبھے ٹھلے ساں جس تائیں

شاہزادے تے لشکر اس دے جانی توں ہتھ دھوتے
موت اتے دل رکھ لیونے ہو تیار کھلوتے

اچن چیت اک ٹھاٹھ ہڑے دی آئی بہت وڈیری
پانی نال آسماناں دے جھجی دیکھ دلیری

غوغا شور شونکار قہر دا پھٹا انبر توڑی
جیوں کرا نبرمار زمیں تے ذرہ ذرہ کر توڑی

ہک ہک موج اجیہی آوے کی لہناں طوفاناں
بیٹھوں مارا لارے چڑے کھڑ دی نال اسماناں

اوتھوں پھیر ہٹھا ہاں ٹے جان زمیں دی تھلے

شوک وجی کرنا آخر دی خلق آئی تھرتھلے

ہک دوجے سنگ وج وج بیڑے بھج ہوئے کئی ٹوٹے

کجھ ڈوبے کجھ تختے ہوئے کجھ وڈے کجھ چھوٹے

پھیراں گھمن گھیراں اندر غرق ہوئے کئی بیڑے

مچھ سنساراں آدم نگلے جیوں آٹے دے پیڑے

کئی بیڑے بھج ریزے ہوئے رہی نہ مول نشانی

جو اسباب اونہاں وچ آہا سبھ کجھ ہویا فانی !

غرق ہوئی دو ویہاں کشتی لشکر نے خزانے

دس سے مرد سپاہی ہی رڑھیا زور آور مردانے

باقی دے کجھ تختیاں اتے آپو اپنے جاندے

کجھ مچھاں تے کچھاں کھادے پھیر نہ ہوئے واندے

ہک دوجے دی خبر نہ کوئی کی کجھ ورتی کیسے !

دھند و کار غبار ککارا ناں کجھ سجھیں دسے

شاہزادے نوں خبر نہ کوئی غرق ہویا سی ڈیرا

ہک مصیبت آپو اپنی دوجا برا ہنیرا

جھولاں اندر بیڑے آہے کجھ اچے کجھ نیویں

اگے پیچھے اوہلے ہوئے خبر رہے پھر کیویں

رب بیڑا شاہزادے والا رکھیا صحیح سلامت

روز اٹھاراں رھڑدا رہیا اندر کانگ قیامت

چونکر تیر بندوقوں گولی جاندے تیز شتابی !

تنیوں کھڑ دی بیڑی تائیں کانگ قیامت آبی

روز انھیویں واؤ کھلوتی ہوئی دور غباری
دن چڑھیا جگ روشن ہویا گئی ہنیری ساری
شاہزادے دے بیڑے اندر مرد رہے بچ ستر
انہاں نوں بھی ہوش نہ کوئی مردے نالوں بتر
جاں سورج دی گرمی لگی کجھ کجھ ہوش سنبھالی
شاہزادے نوں ویکھن لگے اوہ بھی ہوشوں خالی
روغن لے بنفشہ والا نالے تیل باداماں
جلدی مغز اوہدے تے ملیا اچھی طرح غلاماں
دور ہوئی سبھ سردی خشکی ہوش پھری سرساموں
کھانا طلب کیتوس آدھریا بھرر کباب طعاموں
ہتھ کھانے ول کر پھڑ ڈھٹوں صاعد کتے نہ دے
رو رو ہویا بیہوش شہزادہ کھانا یاد نہ کیسے
ہائے ہائے ربا یار پیارا دکھ ونڈاون ہارا !
اوہ بھی میں تھیں کھس لیوئی جبار اقہارا
کٹھے نمیں جمیں دو جے ہک جندے
ہک دوجے تھیں گھڑی نہ وچھڑے ہوئے سال جس دن دے
جس دلبر نوں لوڑن آئے اوہ بھی ہتھ نہ آیا
صاعد جیہا یار پیارا ہتھوں باز کھڑایا
دشمن ساڈا انبر ظالم راکشن کھاون ہارا
اکھیں ہنجوں پانی وسے دل دا پتھر خارا
دنی جہان مکان بھلیرا جان جوان ایہ فانی
ہے بدنیت پریت نہ پالے نہیں کسے دا جانی

جو دھرتی تے گل پھل لالے کہ کہ کر دی لالی
قطرے ظاہر ہوئے مویاں دے رت جواناں والی

دنیا اتے کون امن وچ ہر کوئی دکھیارا
بے وفا سنسار ہمیشہ ٹھگ بازاری بھارا

کدے کرے سردار جیاں دا دے پوشاکی چٹی
کدے بناوے پھیر محمد گھمیاراں دی مٹی

ناں کجھ کھاوے نہ کجھ پیوے رہے شہزادہ روندا
اگلے رونے نوں کی رونی ویکھ اگوں کی ہوندا

فوج خزانہ خرچ کھڑایا رزق نہ رہیا پلے
کھارا جل سمندر والا قطرہ جیبھ نہ جھلے

بھکھے تے ترہائے بندے بیڑا جان چلائیں
چھ مہینے گذر گیونے ویکھن بہت بلائیں

کنتر وچ نہ آوے یارو جانے واحد باری!
تاں پھر ہکس وہاڑے آیا ٹوپو ہور رنگیلا

بہت نظاقت سن پر لایا بیڑا کر کے حیلہ
میوے پکے رنگ برنگی خوب طرح دے ڈٹھے

نالے پانی نہراں وگن صاف ٹھنڈے تے مٹھے
کھاہدے میوے پانی پیتا پڑھیا لکھ شکرانہ

چار وہاڑے ہویا مقیمی ڈیرا بادشہانہ
بندے ذرا آسودے ہوئے بیٹھے کھیروں کھیروں

اچن چیت ہوائے وچوں آیا ہک پکھیروں
چار بندے وچ بجے پنجے چار کھبے اس پکڑے

اڈ گیا لے اٹھاں تائیں شاہ پر کر کے ٹکڑے

شاہزادے تک ہیبت کھاہدی ایہ بھی آفت مندی

بھلکے پھر آیا تاں کھڑسی ہور اتے کر بندی

تھوڑے جیتے بندے رہندے ایہ بھی مفت کہاساں

رھڑ مرناں اس نالوں چنگا بھر سر میوے پاساں

میوے توڑ رکھے وچ بیڑی جتنے آہے پیندے

مشکاں نیکاں جو کجھ آہیاں پانی بھر بھر لیندے

بیڑا ٹھیل روانے ہوئے دو مہینے چلے !

عشقے اندر چین محمد دن دن کم آولے !

بیڑے اتے جاندے آہے وچ سمندر لہراں

جھکھڑ مینہ غباری پانی کانگ چڑھی سنگ قہراں

بیڑا چاہ چاہ مارن لگے بھلیاں ہوش سنبھالاں

مشرق مغرب یاد نہ رہیا نہیں جنوب شمالاں

خوفوں جان لباں پر آئی طاقت گئی سریاں

کرن دعائیں رکھیں سایاں برکت پیر فقیراں

جدھر راہ بیڑے دا آہا گھس گیا اس راہوں

دھکے کھاندا گیا مریدا حکم جدھر درگاہوں

اوڑک جا اک ٹاپو لگا واہ واہ وا وسدا

رنگ برنگی میوے دانے ہووے بیان نہ جس دا

مٹھے میوے انت نہ کوئی لذت والے لگن

صفت انہاں دی ہو نہ سکدی تکیاں لہلاں وگن

آدمیاں جد ڈٹھے میوے بھکھر نزول مچائے

بیڑا بنھ شہزادے ہوریں باہر نکل آئے
میوے کھاہدے جو دل چاہے بیٹھے نال آراماں
دیگر وقت برابر ہویا گئی صلاح تماماں
شاہزادے فرمایا رات گزارو اتھے !
بھلکے فجری وقت ٹراں گے تکیا کھڑسی جتھے
سبھناں ایہ صلاح قبولی جو شاہے فرمائی
اچا رکھ گھناں اک تک کے اس پر جا بنائی
رکھ اتے چڑھ بیٹھے سارے شاہزادے دی ڈیلے
ندیوں نکل بلائیں آیاں شام پئی جس ویلے
ہک گدڑ ہک شیراں وانگر ہک مانند سنساراں
ہک ڈڈو ہک کھگاں وانگن بولن پان ککاراں
ہکناں گینڈے وانگر گردن ہکناں وانگر اوٹھاں
ہکناں دے قد ہاتھی جیڈے مل لیونے گٹھاں
ہک صورت بگھیاڑے وانگر ہکناں لونبڑ والی
ہکناں باشک ناگاں وانگن وہی تمامی کالی
اوہ آفاتیں رکھیں چڑھیا بھکھیاں پیٹ انباروں
میوے کھالیو نے اتنے باہر حد شماروں !
بہتے مچھ ندی دے نکلے مل لیوں نے جائیں
تسبیحاں تہلیلاں آکھن نالے حمد ثنائیں !
مچھیاں ہور آوازے بولن وانگ طنبور رباباں
عجب عجائب سراں بناون ناہیں وچہ حساباں
ایہ گل کہندے آکھن والے جھاں خبر جہانوں

خوش آواز مچھی دا بہتا ہر جنسوں حیوانوں

ہک دوجے تھیں بہتر بولی وانگ سرد واں گاون

ایسا رنگ بنایا انہاں سن سن ہوشاں جاون

جدوں اٹھاء آوازاں کیتا رنگ سرودوں نیاں

جوہ جل اٹھی تے پھر لگی اگ درختاں گھنیاں

اگو اگ چوطرفی وے ناپو سارا سڑدا !

دیکھ ہویا حیران شہزادہ خوف اندر وچ وڑدا

کرے دلیلاں یارب سائیاں جے بچیوں اج خیری

فجرے کوچ کریاں ایتھوں مار نہ سٹن ویری

فجر ہوئی تاں اوہ سبھ چیزاں پانی اندر چھپیاں

سبھو جائیں ثابت دسن ناں سڑیاں نہ پٹیاں

سیف ملوک درختوں لتھا ڈھونڈے نال حیرانی

ناں مچھی ناں کو لاکھ کدھرے اگ دی نہیں نشانی

بہت حیران ہویا اس سروں دہشت من وچ آئی

یاراں نوں فرماون لگا چلو ایتھوں کر دھائی

مت کوئی آفت مارگواوے ناہیں جاء اسن دی

بھلی صلاح اسانوں ایتھوں جلدی کوچ کرن دی

یاراں کہیا اٹھ شاہزادے تابع اسیں امر دے

چڑھ بیٹھے مڑ بیڑے اتے چلے طرف سفر دے

میوے چن چن بھار نبائے بیڑی اوپر پائے

کر کے آس ربے دی ٹھلے جتوں چاہے لائے

چار مہینے بیڑا ٹریا اجے نہ خشکی آئی !

میوے خرچ نکھٹا سارا کٹھن رب بنائی

خبر نہ کتناں پینڈا آئے کتناں اگے رہندا

ایسے فکر اندیشے اندر ہر اک وکھیا بہندا

اک دن اک سنسار مریلے بیڑے ٹکر ماری

دو ٹوٹے کرو تاکھلیاں چھک کنڈی دی آری

ہک ٹوٹے تے رہیا شہزادہ چالی ہور سپاہی

دوجے ٹوٹے تے جو آہے رڑھ ہوئے سبھ راہی !

رڑھ دیاں ترے دہاڑے گزرے بھکھے تے ترہائی

ٹھاٹھاں اندر وہا بیڑا خوف ڈبن دا کھائے

جے کجھ سختی عشق وسالی شاہزادے دے تائیں

کراں پیارا ملدا نا ہیں چھوٹی گل سنائیں

اوہ حشر دے ترے دہاڑے گزرے جاں شہزادے

اگوں آ گیا ہک ٹاپو میوے بہت آمادے

جت ول ٹاپو نظری آیا تختہ ات ول کھڑیا

مساں مساں وچ لگاوندے شکر رباناں پڑھیا

کنڈھے لگ پئے سبھ بندے پڑھیا شکر ہزاراں

اس طوفان قہر دے وچوں پہتے وچ گلزاراں

شاہزادے فرمایا یارو کوئی دن اتھے کٹو

اس ٹاپو دی لبھو حقیقت تاں ایتھوں دل پٹو !

جاں ٹاپو وچ لتھے ڈٹھی جاء عجائب چنگی

خوب درخت اتے خوش سبزی میوے رنگ برنگی

مٹھے تے خوشبوئیں والے کجھ کچے کجھ پکے !

صفت انہاں دی رب نوں معلم کی بندہ کر سکے

پھلاں دا کجھ انت نہ آیا میوے باہر حسابوں

کجھ مٹھے رسلے آ ہے لذت وار کبابوں

پستہ مغز منقی کشمش کھوڑا بجیر باداماں !

چلغوزے انگور خبانی نغزک نار تماماں

توت شہتوت بنگ بھرویاں آڑو سیو ناکھاں

بہی مرچ ہر ٹر بیہڑے پیلاں کی کجھ آکھاں

سیو بیر بخارے آلو کھوپے گری چھوہارے

گوشے کیلے انب الوچے شفتالو پھگواڑے

ہور وڈے اک رکھ جہاندے پتر وانگر روئی

میوے آدم دے سر وانگر اکھیں متھا چوئی !

رات پوے اس رکھ دا میوہ اک اک دھرتی جھڑ دا

دہنہ نکلے تاں ہسدا ہسدا پھیر رکھاں تے چڑھدا

آپو اپنی جائی لگن مول نہ تھاں وٹاندے

نالے راتیں انہاں رکھاں تھیں شعلے ہوون واندے

لگی آگ درختاں دسے سڑ دے وانگر روآں

جیوں کے تیوں ہوون مڑ دیہیں نہ کوئی اگ نہ دھواں

ہندوستان ملک دی حد وچ ہے اوہ ٹاپو لالہ !

کہن جزیرہ مالوہ اس نوں نکیاں مرچاں والا

بیج پتر اس رکھ دے ہوندے جس دن بدل دسے

پھل اتے سبھ تنبو بندے پانی وچ نہ دھسے !

جس پھل نوں وِنج پہنچے پانی تیزی ہوندی تھوڑی

اوہو کالی مرچ نہ چنگی ناں مٹھی ناں کوڑی

اس ٹاپو وچ پنکھی بھتے خوب آوازاں والے
انت شمار نہ آوے کوئی کر رہے سنبھالے

عجب عجائب چیزاں دسن جتوں نظر کریندے
رب سچے تھیں منگ پناہاں اگے قدم دھریندے

اچن چیت یک پاسوں نکلے سنگ مرکہن جنہاں نوں
جنبش شور ہنگامہ کر کے ٹکرے آن انہاں نوں

سیف ملوکے دے کجھ ساتھی پکڑے انہاں بلائیں
کجھ دلیری کر کے تھے چھڈ گئے اوہ جائیں !

ترے دن ترتے ترے راتیں چلے گھڑی آرام نہ پایا
ایسی تھاں گئے جس گردے آدم کدی نہ آیا

بہت اچے کوہ قافے اتے کوئی دن بیٹھ لنگھایا
نام نشانی اپنی کارن پتھر مکان بنایا

جتھے منہ سر آیا اوتھوں پھیرا گیرے چلے
تھکے ماندے ٹردے جاندے لنگھے تھاں کولے

تبت شہر اندر وچ پہتے لگے کرن نگاہاں
وڈا نگر عظیم ڈھونڈے اندر چلے اگاہاں

کی تکدے بازار شہر دے نعمت نال بھرے سن
میوے کھانے رنگ برنگی کئی اسباب دھرے سن

ہور شئیں موجود وسیون آدم کتے نہ دسے
جنہیں اتے بپاری باندر وہن گھنن ہر کسے

گوشہ کرن لگے اوہ باندر آدمیاں نوں تک کے

ایہہ بازار وِلوں ہٹ آئے منصوبے تھیں جھک کے

داستان گرفتار شدن شاہزادہ بدست بوزنگان وازانجا خلاص شدن

مارے بھاکھ غضب دے بندے میوے کھاندے پھر دے
بوزنیاں دی فوج ازغیوں آن پھرے چوگردے
یک یک باندر ایڈا ایڈا ویکھدیاں دل ڈر دا
سارے بندے گھیر لیونے جان نہ ویندے ہردا
قید ہویا شہزادہ اوتھے کجھ نہ چلدا چارا
ناں اوہ مارے جاون سارے ناں ہووے چھٹکارا
لے ٹرے شہزادے تائیں نالے اوہدیاں نفراں
عاشق جن سوکھلا نا ہیں ویکھو عشقے دیاں سفراں
قلعہ بلند آیا وچہ ٹاپو خوب طرح دا چڑھیا
شاہ سلیمان نبی چڑھایا لعل جواہر جڑیا
مدت پا انہاں تھیں پچھوں بوزیناں نے ملیا
اس ٹاپو وچہ ہور کسے دا واہ نہ کوئی پھر چلیا
باندر گھیر شاہزادے تائیں لے گئے اس جائے
سیف ملوک قلعے وچہ وڑیا دم دم رب وسیائے
بہتے برج قلعے دے آہے محکم چھت دیواراں
یک محل آیا وچہ سندر وانگن باغ بہاراں
موتی اتے جواہر جڑیا چھجا چھت بنیرا
دیوے وانگن لاٹاں مارے جھلمل نور چوفیرا
سیف ملوک شہزادے تائیں نالے اوہدیاں یاراں
اس محلے اندر کھڑیا بوزنیاں سرداراں
شاہزادہ جد پہتا اوتھے ڈٹھا گھر یگاناں !

وہڑے صفی صفائی والے نالے تخت شہاناں
تخت اتے اک بیٹھا سندر خوب جوان ویداری

سوہنی صورت سوہنی دیہی سوہنی بہنی ساری
کالے وال زنجیری بدھے دا ہڑی سبزہ باغی !

بھکھدا مشل اناری دانے اکھیں لاٹ چراغی
سجی سبھ پوشاک شہانی شوکت شان زیادہ

سر تے تاج جڑاؤ دھریانواں جوان شاہزادہ
سیف ملوک شہزادے جس دم ڈٹھا اوے تائیں

رسم شہاں دے نال پچھانی ادب سلام دعائیں
اوہ شاہزادہ بھی اٹھ تختوں ملیا سیف ملوکے

دوہاں اک دوئے گل لایا بھائیاں وانگر ہو کے
سیف ملوکے دی اس شاہے بہت نوازش کیتی

تختے اتے کول بہایا یاراں والی نیتی
حکم کیتا بوزنیاں نوں جھب لیاؤ کھانے

چالی باندر کھانے کارن اٹھ لنگرول دھانے
رنگ برنگی چیزاں نعمت کھانے آن اتارے

دوئے شاہزادے بیٹھ اکٹھے کھاندے نال پیارے
کجھ سی گوشت گورخراں دا کجھ کباب مچھی دے

کجھ پھلکے سن جیوں سنوارے بجتے کنک چھچھی دے
جو کجھ لوڑ اندر دی آہی کھار ہے جد کھاناں !

خدمت گاراں چا اٹھائے بھانڈے دستر خواناں
سیف ملوکے ہوریں کھا کھانا ہو بیٹھے جد تازہ

لگا پڑھن زبور زبانی داؤد دی آوازہ !

بوزیناں دے شاہ داسن کے بہت ہویا دل راضی

سیف ملوکے کولوں پچھدا حال حقیقت ماضی

سیف ملوک کہیا کی دساں حال حقیقت تینوں

پچھن جوگی گل نہ میری کجھ نہ پچھو مینوں !

میں دکھیا توں سکھیا شاہا کس سنگ دکھ پھرولاں

مصری دے بنجارے اگے کاہنوں موہر اتولاں

دکھے دی گل سندا سکھیے دی گل سکھیا

دکھیا ہائے کرے تاں کولوں سکھیا ہوندا دکھیا

کاہنوں چھیڑ حقیقت ساڑیں میں کرماں دے تتے

اندر وار میرا رب جانے باہروں ویکھ نہ چتے

آیا جدھروں آیا شاہا جو لکھیا سو پایا !

موجاں مان گھراں وچ بیٹھا کس توں پچھن لایا

سیف ملوکے نوں اس شاہے کہیا سن توں بھائی

میں بھی دکھیا تیرے جیہا تاں ایہ گل ہلائی

بوزنیاں دی قومے اندر آدم ہو کے جالاں

سدھر نال نہیں میں اتھے کس نوں حال وسالاں

آپو اپنی قومے اندر راضی ہے ہر کائی !

ناجنساں دی بادشاہی تھیں چنگی دیس گدائی

میں بھی تینوں کھول سناساں جی کجھ حالت گزری

لکھی جو تقدیر اساں پر جھل لئی بے عذری !

مینوں بھی ہمجنس شہزادہ ملیوں نال سبب دے

کوئی دن درو ونڈایئے اوڑک بھا وچھوڑا سب دے

سیف ملوکے معلم کیتا ایہہ بھی ہے دکھیارا

بادشاہے نوں کھول سنایا پچھلا قصہ سارا

جو کجھ اس سر درتی آہی ذرہ ذرہ کر دسی

سن کے شاہ رناں بھر ہنجوں جیوں ساون مینہ وسی

اس شاہے پھر اس دے اگے کیتی شروع کہانی

جو کیفیت اس دی آہی کھول پیٹا تانی

سن توں سیف ملوک شاہزادہ کی گل میری آہی

یا جو جاں دی قومے اندر باپ میرے دی شاہی

نام میرا فیروز شہزادہ ماں پیو بہت پیارا

سیر شکار آہانت کروا جنگل ندی کنارا

یک دن بیڑی اندر بیٹھا پھرو اساں دریاویں

تک کے دکھ لگا آسانے کہیوں ہلا نہ جاویں

واء مخالف ایسی جھلی رھڑ تریا اوہ بیڑا

میں جاتا مرجا ساں ڈب کے چک جاسی ایہہ جھیڑا !

جیون دے دم باقی آہے ودھیا پانی داناں !

دور رہیے تے ترے مہینے رہڑ دار ہیوں نماناں !

بیڑا بھیج ہویا کوئی ٹوٹے رہڑ گیاں سبھ فوجاں

یک تختے تے میں آیا رہڑیا اندر موجاں

جے کجھ عجب قضیے گزرے میں پر باہر شماروں

دس دن گنیاں لکدے ناہیں دو تن یک ہزاروں

اوڑک گل مکاواں اتھے آن لگوس وچ ٹاپو

بوزنیاں دی فوجے مینوں گھیر آندا کر قابو !

جو سردار انہاں دا آہا اس دے کول لیائے

اوہ دانا اکابر وڈا دانشمند کہائے

ویکھ مینوں خوش ہویا آکھے بہت پسندایہ آیا

بیٹی اپنی دے کے مینوں عقد نکاح کرایا

عقد نکاح میرا اس جائی خوب طرح جد ہویا

بوزنیاں دا شاہ اوہ اگلا چھلتیں روزیں مریا !

انہاں دی اس جائے اندر ایہو رسم قدیمی

جاں سردار انہاں دا مردا کردے سوگ یتیمی

کتنے روز نہ جوڑے ملدے ناہیں وطی کریندے

جاں جاں آدم پیدا ہوندا تاں تاں تیک جریندے

جاں پھر آدم پیدا ہوندا دیہن اس نوں سرداری

حکم اوسے دا من کھلوندی قوم انہاں دی ساری

مینوں ست برس ہن گزرے انہاں اندر وسدا

ایہہ سبھ حکم میرے وچ ٹردے جے کجھ موہوں وسدا

چاراک سے اس ویلے باندر حکم میرے وچ بھائی

انہاں دی سرداری مینوں ہور شریک نہ کائی

چالی روزاں دا ہے رستہ ایہ ولایت ساری

نام اس دا ہونگ جزیرہ جس دی میں سرداری

اس تھیں اگے ہور ولایت سگساراں دی وسدے

ساڈے نال سدا اوہ لڑدے پرا ڈرک بھج نسدے

یا جو جج فیروز شاہزادہ نام میرا سن بھائی

ایہہ کہانی میری جیہڑی تینوں کھول سنائی

میں جاتا کوئی ہور نہ ہوسی میں جیہا دکھیارا

پر پیراں دی مٹی کر دی گل تیری سن یارا

سخت مصیبت سر تیرے تے باہر انت حسابوں

رب ملاسی دلبر تینوں رکھ امید جنابوں

سیف ملوک تائیں شاہ رکھیا چالی روز اسچائی

نت شراب کباب کھواوے خاطر کرے سوائی

سیف ملوک شہزادے اک دن ہویا جی اداسی

لگی چھک پیارے والی بھلی کھیڈن ہاسی

سنگی اپنے کول بلائے کہندا سینوں یارو

آئے ساں جس مطلب کارن نال اوہ منوں وسارو

بادشاہی گھر اپنے آہی ڈر آئے اوہ سٹ کے

کھان شراب کباب نہ آئے کاہنوں ایتھے اٹکے

آئے منہ پری دا ویکھن چھڈ اپنی سلطانی

چہرہ بوزنیاں دا تکدے اینویں کر ناوانی

ساتھی کہندے سن شہزادے ساڈا ہے کی چارا

جدھر چلسیں نال تیرے ہاں لا نہیں پکارا

اس اندیشے وچ شاہزادہ رخصت منگن جاندا

یا جوجے فیروز شاہے نوں جا کے عرض سناندا

اے فیروز شاہزادے عالی سدا رہیں خوشحالی

دیں اجازت تاں اک گل دا ہوواں اج سوالی

شاہ فیروز کہیا سن بھائی جو گل تیں دل بھائی

عین صواب اساڈے بھانے چاہیئے جلد سنائی

سیف ملوک کہیا اے شاہا میں ناچیزا بندا
تاج تخت سٹ آیا اپنا فوج ولایت دھندا

جس مطلب دے کارن ٹریا اجے نہیں اوہ لدھا
چالی روز رہیا بہہ ایتھے الفت تیری بدھا

جے سو برس رہاں سنگ تیرے پھر بھی وسدا تھوڑا
اوڑک تساں اساں وچ شاہا اک دن پوگ وچھوڑا

میں اج رخصت منگن آیا ہویا جی اداسی
ساڈی رزق مہار اٹھائی تسی رہو سکھ واسی

راضی ہو کے رخصت دیہو لوڑاں ہور اکانے
مت جس مطلب کارن آئے پائیے اسیں نمانے

بوزنیاں دے شاہے جاتا ہویا بہت اداسی
ہوئے اداسی نوں اکاون بری صلاح نراسی

شاہ فیروز شتابی کر کے کیتی چاء تیاری !
راہ اوہدے دا خرچ دوا یا جو کجھ آہا کاری

سبھناں نوں سروپا نبھائے جو سن اس دے سنگی
سیف ملوکے نوں پوشاکی دتی بہتی چنگی !

جو کجھ لوڑ انہاں نوں آہی اگے پندھ سفر دی
سبھو چیزاں پلے پایاں بن کے خاصہ وردی

گھوڑا بیٹھ اوہدے دا آہا کاٹھی نال سنہری
موتی لعل لگام جڑاؤ کلے نعل رو پیہری

اوہ بھی سیف ملوکے کارن کر تیار منگایا

اس تے ہوا سوار شہزادے فیروزے فرمایا
پر اس پر ہو بہیں چو پیتا ناں ہتھ پیر ہلائیں
ناں کجھ تندی کر کے بولیں نہ چا بک وکھلائیں
مت چھیڑیں تاں اوکھاں ہو سیں رکھیں خوب سنبھالا
اڈکھڑے پر جو ہے کدھرے ایہ تھاں خطرے والا
باندر اک سیانا تک کے نال انہاں دے لایا
راہ سوکھلے کھڑیں انہاں نوں کر تاکید بتایا
جتھے توڑی حد اساڈی نال اوتھے تک جاویں
اوتھوں پھیر اجازت لے کے گھوڑا موڑ لیا ویں
شاہ فیروز شہزادے تائیں رو رو رخصت کیتا
کہیا جے رب پھیر لیاندوں ملیں پیارے میتا
یک دوجے گل لاء وچھنے وانگن سکیاں بھایاں
نال اصیلاں مانا بہتر پالن جو اشنایاں
سونپ ربے نوں ودیاع کیتا سیف ملوکے تائیں
کہیا جس راہ بندر کھڑسی اوہنیں راہیں جائیں
بوزنیاں دی حدوے وچوں جاں جاویں گا باہر
سنگساراں دا شہر آویگا آن اوہ ہوسن ظاہر
دے گھوڑے اس باندر تائیں اس جائیوں چا موڑیں
گھوڑے دی اسواری والا رستہ اوتھے توڑیں
سیف ملوک شہزادہ اوتھوں ہوا سوار سدھایا
شاہ فیروز اوہنوں کر ودیاع رو گھراں وچ آیا
بدلے وانگر گجے گھوڑا مارے ونب اللارے

بجلی وانگ کریندا تیری سنب کڑھن کڑکارے
جاں گھوڑا تھک جاندا کدھرے ہوندا ذرا متھیرا
باندر کن مروڑے اس دے چلدا پھیر ودھیرا
شیراں ہار کنوتی مارے ہرناں جیہے تاری !
پوری ساخت دا گاں چمکن کلغی زین کناری !
کوتل کس رکا بال گھاسے تنگ کڑی سبھ زر دے
تنی ہمیل لگام زنجیری سبھو لاہ لاہ کر دے
دو دن تے دو راتیں چلے آپہتے اس حد تے
باندر مڑکے ہویا سامی اگے ترے نہ ودھ کے
شاہزادے نے معلم کیتا ایہو انہاں دا بناں
گھوڑا موڑ دیاں اس جائیوں کہیا پچھا مناں
اس باندر دے ہتھ پھڑایا گھوڑا اتوں ڈھل کے
ہو پیادہ ٹریا آپوں یاراں اندر رل کے
نوبنو شاہزادہ نالے سنگی ساتھی سارے
ست دہاڑے تے ست راتیں چلے بے شمارے
ہکو فکر چلن دا دوجا کوئی نہ چنتا بھاری
اچنچن چیت اک جنگل وچوں اٹھی دھوڑ غباری
جاں اوہ دھوڑ غباری پانی نظر چوفیرے پاندے
چالی تن سگساراں وچوں آن ہوئے پھرواندے

دربیاں جنگ باسنگساراں

ترکھے ترکھے دوڑے آون وانگن کتے ہلکے
ویکھ شاہزادے کہندا یاراں سبھ کھلووَ رل کے
ایہہ سنگسار اسانوں پکڑن آئے نال چلاکی !
مارو تیرا ڈار واہناں نسن ویکھ ہلاکی !
سبھ اکٹھے ہو کھلوتے کر کے راس ہتھیاراں
چھک کمان جوان توانے آن پئے سنگساراں
مارن تیر سریں پروون چیر کلیجہ دیندے
پھیر ہتھاں شمشیر چلاون وار دلیر کریندے
دوہیں طرفاں تھیں جڑی لڑائی چمک کڈھی تلواراں
چھم چھم تیر شوکار اٹھایا جیوں ساون دیاں باراں
سیف ملوکے شہزادہ گجے وانگن شینہہ مریلے
پھرے چوفیرے دے دلیری مارن رن وچ سیلے
نیزہ مار کرے تن ریزہ سانگاں بھنن سانگاں
ڈھالیں اوپر وج وج بھجن سنگساراں دیاں ڈانگاں
سنگساراں نے غوغا کیتا آئے کر کے ھلا !
یار شہزادے دے سبھ کنبے آپ دلیر ہکلا
شاہزادے نوں جنبش چڑھیا یاراں نوں للکارے
پڑوچہ رہو کھلوتے دشمن ایہہ مارے کہ مارے
سیف ملوک بہادر ایسا دیوتیاں سنگ لڑدا
دے مروڑا روڑ جیہاں نوں کوئی نہ اگے چڑھدا
حملے ویکھ شہزادے والے بھن بہ من مارے

رستم رسم غلامی پھڑ کے آن سلام پکارے
سرسامے دی ہوش نہ رہندی جیوں سرسامے والے
زال زوال ہزیمت کولوں دھولے کردا کالے
اسفندریار بناوے ڈھاہ کے اسفندریا جیہاں نوں
پھیرایدوں مکھ موڑ فریدوں رکھے جان جہانوں
چھڈ لالچ لندھور شتابی شان لندھور نہ کردا
شاہزادے دی رکھ شیرینی بنے شاگرد ہنر دا
شاہزادے کر زور دلیری بھن دتا سکساراں
کھس لیے ہتھیار پوشاکاں خوب کرایاں ماراں
کر کے زیر انہاں نوں اوتھوں آپ ہوئے پھر راہی
جنگل باراں بجھے لنگھدے شیر جوان سپاہی
کئی کوہاں دا پینڈا کر کے پہتے ندی کنارے
ایسی ندی ڈونگھیری چیڑی ویکھدیاں جھو مارے
ساقی کاسہ پور شرابوں آن پلا شتابی !
عاشق سکھیا چنگا ناہیں دم دم بھلی خرابی
پی شراب ہوواں مستانہ ٹھاٹھاں ندی پرم دی
جھلاں ظلم اغیاراں والے خاطر یار صنم دی

گرفتار شدن شاہزادہ بدست زنگیاں و عاشق شدن دختر شاہ زنگ بر شہزادہ

راوی اس قصے دا یارو دانشمند سیاناں
جس دے شالا باغے وچوں میں گل پھل چن آناں
پھل اس دے کل رتور نگے ہک دوجے تھیں رتا
ویکھدیاں تپ اٹھدا سینہ ایسا ہر ہر تتا
اگوں ایہہ گل لالہ ویندا داغ جگر دے والا
سیف ملوک کرے تدبیراں ویکھ ندی دا چالا !
ناں ہن بیڑی کشتی کوئی ناں ملاح مہاناں
جتول چھک اندر دی ہووے سر پر اودھر جاناں !
باہیں تھل پواں وچ ہاوہ جے میں ہوواں ہکلا
رل کے یاراں نہ لیونے لکڑیاں دا ٹلا
کٹے گھاہ وٹائے رسے محکم کر کے بدھا
جاء فراخ بنائی ایسی چڑھیاں ووھدا ادھا
سبھ اسوار ٹلے تے ہوئے کھول ندی وچ دتا
جاں لہراں وچ آیا ٹلا تھر تھر کنبے تتا
میوے کھانے سنبھ گئے جد ظالم بھکھ اکائے
کنڈی لاء پچھاون مچھی ، ماچھی عشق بنائے
ایس طرح بے خرچے جاندے گذر گئے دن چالی
ویکھو ہک تھیں ہک چڑھیندی سختی عشق وسالی
ہک دوروں بجتے بیڑے آئے نظر انہاں نوں
شاد ہو یا شاہزادہ نالے خوشی ہوئی سبھناں نوں

مت کوئی ایہہ سوداگر ہوسی سنگ اسیں بھی رلساں
آدمیاں دے منہ تکاں گے ہوا کٹھے چلساں

جاں پھر نیڑے آئے بیڑے کیتی نظر شاہزادے
آہے لڑے بیڑے سارے ناں کجھ کمی زیادے

ہک ہک بیڑے اتے بیٹھا سو سو زنگی کالا
کالے رچھ خونامی وانگوں آدم کھاون والا

سیف ملوک کہیا ایہہ ظالم پکڑ لین مت سانوں
قید کرن یا مار گواون دیہن جواب جہانوں

جاں سانوں ہتھ پالین گے پیش نہ کوئی جاسی
یارو کرو لڑائی خاصی مت رب جان بچاسی

لے کے حکم شہزادے کولوں اٹھے مرد سپاہی
آب شتاب دتی تلواراں دھون لگے سپاہی

اٹھ کھلے سر سنبھل نیزے تیراں پر سنوارے
سخت کمان دتی بھروٹے چڑھیا غضب دوبارے

گرزاں کبر بھرے سرچائے کڈھے پیچ کمنداں
جمدہر چھری کٹار تبر بھی نچ کھلوتے چنداں

شیراں وانگن وتن دیہی جنبش چڑھی جواناں
وار کرن للکار غنیماں رکھ تلی پر جاناں

بھلے بھلے میدان بہادر کس کس مارن بھلے
سانگاں تھر تھر کنبن قہروں برچھے کردے ہلے

نیزے تیر پرو دن بینے کرن بہادر خیزاں
زنگی دے سر تھر تھر بھجن مٹ جویں رنگریزاں

ہائے ہائے دو طرفی اٹھی غوغا ودھ شماروں
ایہ ہائے سی جنبش والی اوہ ہائے سی ماروں
پیا ہنگامہ وچ ندی دے جے دھرتی تے ہوندا
اس تھرتھل پچھل اول تھیں ٹاٹا بھی ڈھے پوندا
چستی ویکھ شہزادے والی زنگی بھی اٹھ کنبے
غصہ کھاون زور لگاون اٹھیں بلن المبے
دوہاں طرفاں تھیں جڑی لڑائی اٹھیا شور ککارا
ناں اوہ نسن ناں ایہ چھڈن ہویا دور سہارا
شیر جوان دلیر چوفیروں گھیر رکھن شاہزادے
پھیر اٹھے جھٹ دیر نہ لائی کردا زیر زیادے
سیف ملوک نہ سیف چلاوے نیزے مار پروندا
جتول منہ کرے پھر اگے ناں سی کوئی کھلوندا
جدھر حملہ کر کے دھائے چھڈ جاون تن جانی
کجھ مارے بیتے ڈب مرے وچ پانی
مرد زور آور دے ہتھ کڈھے سخت کمان کڑا کے
یک یک تیرا تھیرا نکلدا چیر سریر لڑا کے
راہے اوپر راہ ہوندا فوج دو پاسے ٹکڑی
چین ہزارا اڈار تیراں دے جیوں تلیر وچ مکڑی
برچھے وانگ سیارے سلے اوہ آبنوسی تختے
تیراں وچ سنبے بھجن لاون کو کے تختے
ختم انداز شاہزادہ مارے چھم چھم تیر خدنگی
رتو نیر کیتا سبھ رتا کوہ کوہ سٹے زنگی

کوہ کوہ جیڈا بدن زور آور کوہ کوہ لائے تو وے

جسے جامے بیڑے سارے ہوئے خون آلودے

والوں ترکھے سر سانگاں دے والو وال نکھیڑن

ہک تھیں دو چند محمد بندو بندا کھیڑن

لوہو دے ترمائے نیزے پی پی رت نہ رجدے

کالے رچھ اڑاون نالے شیر لوہے بھی گجدے

کیتا جنگ نسنگ شہزادے تنگ پئے سبھ زنگی

تک کے کارن آپ پکارن واہ شہزادہ جنگی

آن گڈا وڈ ہوئی لڑائی ہتھ ڑئیں آڈھکے !

سیف شہزادے دی کئی زنگی گاجر وانگر ٹکے

ساہمے ہوکے آنہ سکدے سیف ملوک اگے

ڈھواں ترے بنایاں انہاں واہ کیویں مت لگے

شہزادے دا ہکو ٹلا انہاں دے ترے بیڑے

اس ٹلے نوں ہتھ پاء لیونے کر کے زورا زیادہ

سیف ملوک چلایاں سیفاں بہت کیتے پڑبھتے

بھیڑ پئی ہتھ رہیا نہ کھلا جڑے متھے سنگ متھے

جے میدان لڑائی پیندی حملہ تکدے زنگی

ہک ہک ولے وچ شاہزادہ سیکریاں نوں زنگی

پانی وچ نہ بجھن ہووے زور نہ کوئی چلدا !

جیہڑا پنچے اندر آوے شیراں وانگر ولدا

زنگی مار گوائے جانوں چوہاں اوپر چالی

ٹیں پھٹیں کئی تروڑے کیتے ہنے خالی

شاہزادے دے لشکر وچوں اٹھ بندے نقصانے
باقی دے رب ثابت رکھے اپنی وچہ امانے

مقولہ شاعر

رہیا شاہزادے ہائے میدان نہ لدھا
سبھ ہتھیار نہ مارے رج کے زور نہ پھبیا اودھا
اوس طرح افسوس اسانوں ہوندا وقت وڈیرا
سیف زبان تے تیز قلم دا کر دے گھاڑ گھنیرا
قصہ بہت لمیرا نالے ہور لڑائیاں اگے
بہتی عمر نہ گذری نالے سار زور نہ لگے
تیغ زبان رہن ترہائیاں رج نہیں رت پیون
بہت شراب پیون اوڑک ماندے تھیون
کدھر رہیا گل محمد کس پاسے اٹھ وگوں
زنگی تے شاہزادے والی کیونکر ہوئی اگوں
پکڑ لیا شاہزادہ اوہناں نالے اس دے سنگی
ایہہ بھکھے ترہائے تھوڑے بہتے آہے زنگی
ٹالا چھک لیا کر زور اچاناں پو وچہ الائیا
یاراں سنے شاہزادے تائیں شاہے کول پہنچایا
سیف ملوک شہزادے ڈٹھا جاں زنگی شاہ کالا
اول ڈریا تے پھر کہندا واہ سرجن والا
پاک خداوند ماکاں والا ملکوتاں دا سائیں
قدرت اس دی لبھدی ناہیں سارے عالم تائیں
ایسی ایسی شکل بناوے ویکھدیاں ڈر لگدا
قد بے وزن وڈا رکھ جیونکر ہوندا لوٹھا اگ دا
گندی مرہم اٹھاں دی وانگر گندے تے رنگ کالے

وال لمیں بھروٹے مچھاں وہڑی بغلاں والے

سبھ والاں چن گنڈھیں پایاں کھنجاں والے مندے

گندیاں مچھاں گندیاں بغلاں سارے ہسین گندے

کالے کاں پہاڑی وانگر بولن بول اولے

چٹے دند وِن جیوں تارے چڑھن توے دے تھلے

جاں زنگیاں دے شاہے ڈٹھا سیف ملوک شہزادہ

ہس ہس کچھاں مارن لگا ہویا خوش زیادہ

کہندا ماس انہاں دا چاہے جلد کباب بنایا

آدمیاں دا گوشت سانوں مدت پا ہتھ آیا

اس گوشت دی سدھر آہی گذری مدت الونی

اج نصیباں یاری کیتی کریے ہاڑ سلونی !

جتھاں پکڑ لیاندے آہے اٹھے دے دوہائی !

شاہا ایہہ نہ مارن جوگا وڈا جوان عطائی !

چالی زنگی ہکلے مار گوائے کھلیاں

ایسا شیر جوان گنواویں کون کہے گا بھلیاں

حکمت پاک خداوند والی آپے رکھن والا !

منہ بگھیاڑاں دے وچ دے کے پھیر رکھے بزغالہ

بازاں دے ہتھ دے کبوتر آپے پھیر چھڑاندا

یونس پیٹ مچھی دے وچوں ثابت رکھ موڑ اندا

اگے قہر طوفاناں وچوں جس بچا لیا ندا

اوہو رکھن والا اتھے مہر زنگی دل پاندا

اس زنگیاں دے بادشہے دل پائی رب محبت

رکھ لیوں شہزادے تائیں نال طلب محبت
دشمن دے دل پئی محبت کردا غور دلاسا !
خدمت گار کیتا شاہزادہ ویکھ عشق دا پاسا
کہندا تیر کمان اساڈے چاء رکھی ایہ بندا
شاہزادہ پھر نوکر ہویا تیری کمانے سندا
یار شہزادے دے سبھ ونڈے کجھ کسے کجھ کسے
دس زنگیاں دے بادشاہے دی دھی دے آئے حصے
جو لڑکی دے حصے آئے اس تے حاضر کیتے
کر کے ادب سلام شہانہ بیٹھے ہو چوپتے
شاہزادی اوہ بندے تک کے اپنے کول بلائے
حال حقیقت پچھن لگی کون تسیں کیوں آئے
جو انہاں پر گزری آہی دسی کھول کہانی !
روپ انوپ شہزادے والا نالے عقل جوانی
سیف ملوک آیا جس رنگ دا تیسا آکھ سنایا
زنگی دی شاہزادی تائیں عشق مواتا لائیا
عشق نہیں یک ویکھن اتے سنیاں بھی اٹھ لگدا
منتر روٹی والے وانگن چھپرا کیہے وگ دا !
زنگی دی شاہزادی تائیں لگا عشق نروا
تج اتے سی پیچ کریندی پیا دے وچ چوا
رات دناں آرام نہ اس نوں رہندی تلو پسیلے
سیف ملوک پیو تھیں گھناں پئی وچارے حیلے
آدم بھیج پیونوں کہندی من میرا ایہ بھاناں بے آرام

ہک ایہ نفر میںنوں بخشو وان لکھاندا جاناں
بیٹی دی تک خواہش بھاری کہندا بابل زنگی
اس بندے نی بیٹی میں تھیں چیز نہیں کوئی منگی
ہن ایہ اس نوں دنیا بہتراں کجھ عذر بہانہ
سیف ملوک کیتا اس شاہے بیٹی ول روانہ
جا پہتا تاں زنگن بی بی ڈٹھا خوب شہزادہ
چنگیاڑی تھیں بھانبڑ بلیا ہویا عشق زیادہ
بسم اللہ بسم اللہ کر کے اوپر تخت بہایا
آپوں بھی چڑھ بیٹھی کولے چن نوں گرہیوں لایا
لاڈ کریندی ڈھک بہندی کہندی ہے ولجانی
بن بن دے میرے جیہی ڈٹھیا کوئی زنانی !
توں شہدا پردیسی بندہ ایہ نعمت تدھ کتھوں
اینویں پھر پھر مویوں کو تھاویں طالع جاگے ایتھوں
توں چندر میں زہرہ وانگر دوہاں نویں جوانی
ساعت نیک پھری ہن تیری ہوئی اج قرانی
توں گلبن میں چنبے ڈالی میں موتی توں ہیرا
توں الوان سرخ میں نینوں میں سالو توں چیرا
جوڑی اج خداوند جوڑی توں راجہ میں رانی
میں بن اگے تدھ اکلیاں کیوں کر عمر وہانی
سیف ملوک ڈٹھا اس ولوں کی کجھ نظری آیا
منہ توے دے تھلے وانگر اس تھیں رنگ سوایا
کاٹھی ساہنک دا جیوں گروا ہوندا سڑ کے کولا

پرا وہ بھی کجھ پکا ہوندا منہ اس دا سی پولا

ہاتھی وانگن اکھیں گھٹیاں ریتاں سن رت چھائی

گلہاں آپھر آپھر ہویاں جیوں ساون دی چائی

ہاتھی وانگن نک موہیں تے ڈوڈو جتنا چیڑا

دند بھی ہاتھی ہارو سالاں تخن دوجا ہے بھیڑا

واں گلہاں تے متھے کنیں سوئیاں وانگر وسدے

ہوٹھ موٹے تے پلپل کردے ایہ پھسدے کے پھسدے

کراں وصیان بیان نہ بہتا مت طبع ہو کھوہری

گندی بو ہوا ہڑ نکل دی جیوں دوزخ دی موری

بلے وانگر کن کھلوتے ٹھوڑی وانگر چوہے

ناساں دے سوراخ ورگ سن دو بابل دے کھوہے

گردن ڈیڈوں وانگ آواز ابولے سو جن ناڑیں

ہیے وانگ دیہی پر کنڈے چھپن نہیں اچھاڑیں

کوچاں دی کی گل سناویں کپے جیوں ڈبکردے

یا ادھ پھوک شتاہیاں جیکاں ہلدے تھل تھل کردے

کالی کہنجاں والی نالی جیوں کر کھیرا بگدا !

بغلاں دی بدبوئی کولوں ناپو گھاہ نہ اگدا

پیارے چیڑے پیر اینویں جیوں تھم دو خدی کرتی

ٹنگاں تھم دوزخ دے کالے ڈھد ووصیا کی ٹرتی

کالے رنگ تے رتی سرخ دہڑی جیوں رت خوکاں

گل وچہ زلفاں بوء مچائی جیوں پیارے بھوکاں

عنبر تے کا فوری منکے جو گل پاون ناریں !

موتی کلیاں سچیاں نالے پاون بوندیں ہاریں

انہاں شئیں دے بدلے اس نے کی کجھ بار بنایا

عنبر تے کافورے بدلے ہنگ دا منگا پایا

موتی بدلے گنڈھے چٹے ہسلے چاء پیازی

کلیاں بدلے تھومے کلیاں دم دم سی بو تازی

ویکھدیاں جیو کچا ہوندا ڈاکر ڈاکر مریئے

جو چاہے سوچا بناوے رب ڈا ہڈے تھیں ڈریئے

ہور اگے تعریف زنگن دی لازم نہیں سناون

ڈر اگدامت عاشق سن کے ناریں تھیں چت چاون

سیف ملوک کہیا میں اگے ہر مشکل وچ ول ساں

تینوں ویکھ پیا ول سوڑا ہائے ہن کتول چلساں

جس ویلے کوئی دن لگے تیرے جہیاں بلائیں

بادشاہی دی دولت دے کے کھٹے رکھ چھپائیں

کر کر رہی ٹنگار بتیرے سیف ملوک نہ تکدا

منہ موڑے تے اکھیں میٹے بہت جدوں پھر اکدا

نالے گل شاہزادے والی بہت بری اس لگی

نا امید ہوئی نہیں مندا پیٹ چھری اس لگی

زنگن غصے ہو فرمایا انہاں نوں لے جاؤ

ہر ویلے ایہہ رہن نہ ویلے چکی خوب پیہاؤ !

زنگیاں پکڑ لیے اوہ بندے چا جگلوائیاں چکیاں

نازک ہتھ امیر شہزادے پیہن جواراں مکیاں

پیہہ پیہہ چکیاں باہاں تھکیاں پر اٹھے چھالے

قہر تر والاں دے منہ آئے راج کماون والے
رتو نال ہووَن ہتھ رتے چھالے بھر بھر پھسدے

کس کس نال کیتی گھٹ اس نے عشق اتھا گھٹ جس دے
جاں اوہ بہت ہوئے درماندے تنگی تک تک ہسدے

سبھناں تبر ہتھاں وچہ دتے لکڑیاں کم وسدے
پھڑکے بتر گئے وچہ جو ہے تاں کجھ عذر بہانے

چیرن لکڑیاں دن سارا کھڑن بر چی خانے
رات پئے تاں چکی جگون مر مر پیہندے دانے

ایسے طرح عذاباں اندر چالی روز وہانے
سیف ملوک شہزادہ اک دن یاراں نوں فرماندا

یار دجے سو برس اینویں ہہیں کرئیے کم انہاں دا
پھر بھی نہیں خلاصی کردے آونس کھلوئیے

دھرتی تے نہیں نسن دیندے دریا اندر پوئیے
ایہ صلاح پسند تماماں کیتی نال اراوے

کہندے آفرین ہزاراں عقل تیری شاہزادے
شاہزادے ہک یاراں وچوں پاس زنگن دے گھلیا

جو کجھ مکر فریب پڑھایا دین سینہا چلیا
جا کہندا اس زنگن تائیں میں گھلیا شاہزادے

کہیوس کرو ظہیر نہ سانوں اوکھے ہوئے زیادے
جو کجھ خواہش تیری ہوسی سو یو میں بھی نساں

فرق نہ کرساں حکم تیرے وچہ تابع تیری بنساں
تیر بتر تلوار کماناں ویہہ ہتھیار اسانوں

دس دن ہور گذار ملاں گے طلب شکار اسانوں
سن کے ایہ سنیہار زنگن بہت ہوئی خوشحالی

بھیج دتے ہتھیار انہاندے ہور گھلی کجھ ڈالی
دس پہاروں باراں سنگیں کوہ کے خوب پکائے

پنج دریائی مچھ وڈیرے اوہ بھی چا تلائے
بھیجی ایہ مہمانی کر کے سیف ملوکے تائیں

وساں دناں نوں مانا کیتا بیٹھی چائیں چائیں
سیف ملوک شکار بہانے چھڈ گیا اس تھاویں

ٹاٹا محکم نبھ کر بیہیں ٹھل پیا دریاویں
یاراں تے سوار ٹلے تے ہو ٹریا شاہزادہ !

قیدوں رب خلاصی بخشی کر دے شکر زیادہ
ترے دہاڑے ٹلے اتے دہڑ دے گئے شتابی

چوتھے روز ڈرھی پھرا گوں ہور قضا وبالی
آئی باجھ نہ مروا کوئی جے ڈگے اسانوں

توڑے وچ سمندر ڈوبے خوف نہیں کجھ جانوں
آئی دے دن بچدا ناہیں جے سو پائیے پہرے

لکھی دوا یک ککھ نہ لگدی ہتھوں بندے موہرے
چوتھے روز پکھیرو کوئی اڈوا اڈوا آیا !

قد اوہدی کی آکھ سناواں انت نہ جاندا پایا
پنجہ مار اس پنکھی ٹاٹا چا ہو اوچہ کھڑیا

یار رہے سبھ ٹلے اتے شاہزادہ مڑ چڑھیا
پانی وچ ہوائیوں گڑیا اچی جائیوں آیا

ڈب گیا دریا دے تھلے رکھیں بار خدایا
غوطے کھاندا مر مر جاندا پڑھدا نام الٰہی !
ہمت کردا باہیں تردا تارو مرد سپاہی
زور آوری شہزادے والی گنتر وچ نہ آوے
رب دی پانی بھلے بھلیرے کون شمار لیاوے
راکھا عشق آہا وچ دیہی نہیں تاں کیکر بچدا
رچدا عشق جتھے پھر اوتھے قاتل موہرا پچدا
یمن عشق دا ہر کوئی جانے گل نہیں ایہ گجھی
سسی پیر حرپے وچ دھریا چڑا گے دے بجھی
روڑا وڈھ ندی وچ سٹیاتاں بھی ناہا موئیا
آ محبوباں دے دروازے پھیر سوالی ہوئیا
شاہ شمس دی کھل لہائی اڈی چوٹی تائیں
زندے رہے نہ موئے کتنے گن سنائیں
جے یک واری مر کے جیوے پھر انہاں کی مرناں
دنیا اتوں جس دن بھاوے اس دن پڑدہ کرناں
بعضے عاشق ہن تک زندے دنیا اتے وسدے
خاصاں تائیں ظاہر وسدے عاماں بھید نہ وسدے
رانجھے ہیر سیالے والی ایہو گل سنیندی
چپ محمد بات اجیہی ناہیں بہت پھبیندی
مخفی سر خداوند والے آپ نہ پڑدہ جاندا !
بنے لا شاہزادے تائیں اوہ ہے رہڑ دا جاندا
پانی اندر تردی رہڑ دی لکڑ اک ہتھ آئی

ہوا سوار لکڑ پر بیٹھا نیں وچہ رہڑ وا جانی
دس دن تے دس راتیں رہڑیا پھیر لگا جاوندے
وندے تے کوہ قاف وڈیرا وانگ اسماں بلندے
ناں کوئی چھن نہ کوئی ویہڑا کدھے پیر نہ لگدا !
اس پر وندا سر تلوایا پتھر سمندر روگدا !
میوے دا درخت وندے تے نال پھلاں دے گندے
شاخاں پیچ زلف دے وانگر پھل محبوباں بندے
ڈالی بواہاں پنجے وانگر بہت ندی پر ڈالے
ہتھی دے شاہزادے تائیں اوپر کچھن والے
شاہزادے نے ہمت کر کے ڈالاں نوں جا پھڑیا
لکڑ اوتھے خوب چھپائی آپ رکھے تے چڑھیا
دو دن تے دو راتیں اوتھے بھکھا تے ترایا
رکھے اتے چھپیا رہیا کر پتاں دا سایا
ترتیجے روز دوپہراں ویلے اژدہا اک آیا
کوہ قافے توں لہہ کے اس نے آن ندی منہلایا
شاہزادہ اس ڈٹھا تا ہیں ندیوں پانی پیتا !
پھیر پہاڑی دل منہ کر کے ٹریا پرت چو پیتا
اژدہا کنڈ دتا جاندا اس دلوں منہ پھیری
شاہ توکل رب دی کر کے کیتی چاء دلیری
پوچھل اس دی نوں ہتھ پایا محکم کر کے پھڑیا
ایس سبب پہاڑے اتے صحیح سلامت چڑھیا
جدوں پہاڑ اتے چڑھ رہیا وتب اس دا چھڈ دتا

چھپ گیا شاہ رکھاں اندر سپ گیا کنڈوتا

میوے پکے سن اس جائی خوب انجیر کھجوراں

کھاہدے جیکر خواہش آہی بیٹھا وانگ صبوراں

پانی بھی جو پوشاکی اوتھے بیٹھ سو کائی !

گھڑی آرام کیتا اس جائی اکھ ذرا بک لائی

جاگ پیاتاں یاد پیو دے ماپے صاعد بھائی

نالے ہور آشنا پیارے سجن یار وفائی

اس سوون دے بدلے اکھیں ہنجوں بھر بھر رویا

کرے تیاری مار کٹاری مریئے بہتر مویا

پھیر کہے ایہہ مرناں مند آپوں کپن گاتا

موت حرام شریعت اندر اگلے جگ دا گھاٹا

پھیر صبر کر ٹریا ایتھوں دم دم رب چتارے

اوس جنگل وچہ ٹردے ٹردے اٹھے پہر گزارے

دوجے روز ہویا دن روشن ساری جوہ سہانی

موت حرام شریعت اندر اگلے جگ دا گھاٹا

میوے دار درخت عجائب ہر ہر پاسے پکے

اک تھیں اک رسیلا وسدا جس جس طرفے تکے

شاخاں توڑ بناوے خرچی کجھ بدھے وچہ لیڑے

کی تکدا اک پاسوں آئے وڈے وڈے کیڑے

کجھ کجھ وڈے کتے جیڈے کجھ مثل گھیاڑے

شاہزادے نوں کھاون دھائے چڑھ صیانس پہاڑے

اوسے وقت اک پنکھی آیا وڈا قد شماروں

کیڑے چن کھاوے اس سارے خالی پیٹ انباروں

جاں اوہ اڈن اتے ہویا شاہزادے کر ہمت

پکڑے پیر اوہدے بہوں تکڑے اڈیا اوہ لا قوت

شاہزادے دا بھار اس پنکھی لکھے جیڈ نہ جاتا

اڈ ہوائے اندر جاندا چھڈ زمیں دا حاطا

کئی پہاڑاں اتوں لنگھیا کئی ٹاپو دریا واں

اک جنگل وچہ آیا اگوں وڈا درخت اچاواں

بیٹھ اوہدے جا بیٹھا پنکھی پیر شہزادے چھڈے

چھڈیاں سار گیا چھپ اوتھے جھنگڑ آہے وڈے

اس پنکھی دا نام کتابیں کوہ پیکر کر کہندے

اوتھے سن دو بچے اس دے رکھے اتے بہندے

جاں پنکھی چڑھ رکھ تے بیٹھا شاہزادہ کی تکدا

باشک ناگ کوہ قافوں ڈھلیا آیا داوٗ پھکدا

کوہ پیکر دے رکھے اتے باشک ناگ آ چڑھیا

پنکھی کوہ پیکر بھی اگوں تکڑا ہو کے لڑیا

کیتا جنگ نسنگ دوہاں نے مارے چنگ کچھیروں

سپ کل انگیار مویں تھیں مارے ہو چوفیروں

پنکھی چھتریاں مارے چھتریاں اس بھی جوہیں چھتریاں

چیخ چلائے منج چوائے بچ بچ جائی پڑیاں

ناگ نہ جاوے بھاگ زور آور لاگ زہر دے ولوں

مارے ڈنگ فرنگ کمائے تنگ کرے اس گلوں

لگی لڑائی ناگ اڑائے ہووے چڑھائی دم دم

جھلن پٹاں کر دے چھٹاں مارن ستاں جم جم

کڑ کڑ کر کے پر پڑبھن دے کوہ پیکر جد ودا

پھڑ پھڑ بھڑکے اگ مونہیں تھیں ناگ جدوں پھروجیدا

اوڑک ڈنگ چلایا ناگے مارلیا کوہ پیکر

دشمن دا دم پیو پھر لوڑے بچے جو ہے پیکر

جھنگی جھلاں جاڑاں پھروا ناگ غصے نے چایا

آکھے تخم گواواں اس دا جس ایہ جنگ مچایا

ویری تے ہتھ پیندا جس دا ایہو جیہی کریندا

بچا کچا جان نہ چھڈ دا چن چن مول مریندا

چوہاں دناں دی حرصے اتے ستم ہوئے تے کرناں

جھوٹھا دایا کی محمد اوس نہ ہوسی مرناں !

شہزادے دے پاسے آیا ناگ جدوں کر پھیرا

نس گیا اوہ چھپا چھپا اوتھوں پچھد گھنیرا !

چھپیا ہویا ویکھے دوروں ناگ جدھر منہ کردا

بوٹی گھاہ سڑن رکھ اوتھوں ایڈا جوش زہر دا

سڑ بھجی اوہ جوہ تمامی جس جس پاسے بھویاں

باشک ناگ ایہ کارج کر کے پھر پچھاہاں رویاں

سیف ملوک اس جوہے اندر سر دھڑ بھجتے ڈٹھے

کئی پچھاتے اپنے پچھلے یار پیارے مٹھے

سر دھڑ یاراں والے تک کے رتو بھر بھر رویا !

سر منہ پونجھے تے گل لائے اوتھوں رخصت ہویا

ہک لگا غم یاراں والا دوجا بھکھا تسا !

اوس کوہ قافوں لبھنا اوکھا گم ہویا بے وسا
جس خبیر دی سخت چڑھائی اس تھیں بری لبھائی
لبھن نہ ہوندا اوکھے ہو کے چڑھ جائیے جس جائی
پنکھی نے چک آندا آہا شاہزادہ اس جائی
پیریں ٹر کے لبھناں آیا بڑی مصیبت پائی
مڑ مڑ رووے یاراں تائیں ڈاڈھے درد ابالوں
پتھر بھی گل ہوندا پانی شہزادے دے حالوں
کہندا ہائے ہائے یار پیارے درد ونڈاون والے
پایاں گھر لڈکے آہے خوشیاں کر کر پالے
کوئی امیر کوئی شاہزادے کجھ وزیراں جائے
میرے پچھے گھر در ماپے دیس وطن چھڈ آئے
بلکدم میں تھیں جدا نہ ہوندے سے سختی سر سہندے
جے میرا سر تتا ہووے کھلے سرے تے رہندے
سبھو اید کے ہو ہو جاندے کھانوں پینوں رہندے
مرئیے اسیں شاہزادہ جیوے نال پیارے کہندے
اوہو گل برابر ہوئی ایہہ گئے میں رہیا
ایہہ افسوس انہاندا مینوں کدے نہ ہوسی بہیا
خدمت میری کر دے آہے نال محبت خاصی
ہائے ہائے ربا کتھوں ملسن ایسے یار اخلاصی
میں کم بخت نہ ہویا آپوں جس ایہہ بھانبڑ بالے
کاہنوں نال لیاندے آہے کتنے جھگے گالے
بک روہڑے دریاواں اندر کھاہدے کجھ بلائیں

کجھ لڑائیاں اندر مارے میریاں من رضائیں
ایہہ شہدے آموئے اتھے کوہ قافاں دی چوٹی
گور جنازہ کفن نہ ہویا ناں چلیہ روٹی
ماپے گھرا وڈیکاں ہوسن سبھ ہوسن دن گندے
درد فراقوں ہنجوں موتی ٹوپے بھر بھر مندے
یک ہکلا رہیا نماناں مارے یار پیارے
کون کرے اپرالے صرفے کون ونڈے دکھ بھارے
خبر نہیں کس جائی میں بھی وانگ انہاندے مرساں
کی جاناں دیدار سجن دا کرساں یا ناں کرساں
ایہہ سب یار پیارے کیتے سر صدقہ دلبر دا !
اپنی جان تلی پر رکھی اوہ بھی حاضر کردا
یاراں کولوں وویچ ہویا یارا گوں رب میلی
تساں اساں ہن آخر میلا متھاں اللہ بیلی
بہت مصیبت سہہ کے لنگھا اس کوہ قاف برے توں
اگوں سخت اجاڑیں آیا کس پیہرے تے رہتوں
میوے کھاندا پانی پیندا کردا یاد الہی
ناں کوئی شہر گراں نہ آدم نال ملدا کوئی راہی
ہور درندے اتے چرندے ملدے ودھ حسابوں
سیف ملوک نہ رتی ڈردا مست پریم شرابوں
گورے پیو شراب برانڈی توپوں مول نہ ڈردے
جھاں شوق صراحی پیتے بھوکس تھیں اوہ کردے
ہتھوں ڈرن شاہزادے کولوں آدم شیر بلائیں

جھال اقبال اوہدے دی ناہی ہائیں مائیں
عاشق عالم مرد زور آور نالے سی شہزادہ
خوش آوازے برق اندازے نالے حسن زیادہ
نیا جوان شجاعت بھریا ہتھ سخاوت والا
دانشمند پوشا کے ولوں وسدا مردا جالا !
انہاں صفتاں وچوں جیکر ہک کسے وچ ہووے
اس تے بھی کوئی پے نہ سکدا دل کرجدوں کھلووے
ہک ہک صفتاں انہاں تھیں آہی خاصے سائے والی
جس وچ ایہ تمامی ہوون اس دا سایہ عالی !
عاشق اگے تابع ہوون جیو جنتر صحرائیں
توڑے کر اکٹھیاں رکھے بکریاں شینہ اگائیں
مجنوں کول پہاڑے اتے ہر دم بیٹھے ستے
شینہ بگھیاڑ بڑے گدڑ رہندے آہے کتے
جس نوں آکھے آون دیون کول اوہدے بہ جاوے
درووں موڑ ہٹاون پچھے جیہڑا اوس نہ بھاوے
تاہیں سیف ملوکے تائیں آفت کوئی نہ مارے
سرنیواں کر چلن اگوں جس دل نظر گزارے
اس جنگل وچ ٹردے کتنے روز لنگھائے
ہک دن نجرے شہر چبارے دوروں نظری آئے
نالے شکر بجالیاوے نالے سی بھو کھاندا !
خبر نہیں کی لکھیا ملسی ہوگ ایہ شہر کہناں دا
تروا تروا نیڑے آیا پہتا دروازے !

ڈٹھا شہرو ڈاہڈے حدا باغ چوفیری تازے

ہر ہر جائی نہراں وگن پھلے پھل ہزاراں

ڈاہل اوڑا زمیں پر آندے میوے سیب اناراں

خوب طرحاں دی رونق باغیں زینت زیب تمامی

چوک اراک بنے وچہ عمدے خاصے حجرے عامی

سہنیں گلیں باغ چنگیرے آدم وچہ نہ کوئی

فکر پیا جو سمجھدی آہی شاہیت اوہو ہوئی !

آدم باجھوں دھرت نہ سوجھے زیب زمیں دا ایہا

جس باغے وچہ جنس نہ دِسے اوتھے بہناں کیہا !

شاہزادہ لنگھ گیا اگیرے باغاں وچہ نہ اڑیا

شہرے دے دروازے پہتا لوڑے اندر وڑیا

رفتن شہزادہ در شہر زناں و عاشق شدن زناں و رفتن شہزادہ

از انجا بوادی سہمناک

کی تکدا دروازے اتے بیٹھے چالی بندے
زینت زیور لگی سبھناں سونے موتی سندے

سیف ملوک بندے تک کے ہوئی ذرہ تسلی
کہے سلام علیک انہاں نوں نال عبارت بھلی

کہیا علیک سلام انہاں نے مٹھیاں نال زباناں
سن آواز شہزادے جاتا ہے آواز زناناں

مرد نہیں کوئی وچ انہاندے ہین ایہہ سبھو ناریں
مت کوئی مکر فریب نہ ہووے ربا خیر گزاریں

ویکھ جوان رنگیلا سندرا اونہاں بھی دل چڑھیا
شاہزادے تھیں پچھن لگیاں کون کوئی توں اڑیا

آدم ہیں یا جناں وچوں یا کوئی نور فرشتہ
بہت پسند اسانوں آیا تیرا شکل سرشتہ

سیف ملوک کہیا میں بندا نسل آدم دے وچوں
شہر مصر دا میں شاہزادہ پشت حاصم دی وچوں

بک مصیبت میں پورتی بیا قضیہ بھارا
جنگل تے کوہ قاف سمندر اس تھیں پھراں بیچارا

سن کے گل شہزادے والی ہوئی انہاں نوں شادی
سیف ملوکے نوں لے گیا کول اپنی شہزادی

سیف ملوک جدوں جا پہتا ڈھٹوس تخت شہانہ
موتی لعلاں نال جڑاؤ عجب صفا سب خانہ

خدمت گار چو طرفیں ناریں ہر اک پھل گلابی
تخت اتے شہزادی بیٹھی چہرہ وانگ متابی

جوڑا بروطاق بہشتی یاد و تخت کماناں
پمنیاں جیوں تیر خدنگی گھائل کرن جواناں

ظالم نین کٹاراں وانگر وچ کجلے دی دھاری
ویکھن والے نوں کر غمزہ سانگ کلیجے ماری

سوہناں قد سہیلی ویہی نازک شاخ چنبیلی
چنن بدن لگے وچ بشیر زلفاں عطر پھلیلی

زیور زیب شہانہ لگا کون شمار سناوے
جتوں منہ کرے جھلکاروں کنب کلیجہ جاوے

شوکت شان ڈٹھا شاہزادے ہویا ترت سلامی
اوہ بھی اٹھ کھلوتی تختوں کر تعظیم تمامی

بی بی دا دل ویکھدیاں ہی ہو گیا بے وسا
اٹھ ملی گلی لگ شاہزادے جیوں شربت نوں تسا

تختے اوپر چاہڑ بہایا آپوں بیٹھی جڑ کے
شاہزادے نوں ویکھ نہ رجدی نظر کرے مڑ مڑ کے

خدمتگاراں نوں فرمائیوس جلد طعام لیاؤ
اس مہمان پیارے تائیں میرے نال کھلاؤ

ـ ـ ـ

حاضر آن ہوئے اس ویلے کھانے بادشاہانے
کلیے تے پالو دے بچے ہور پلاء زردانے

مغز بادام منقی پستہ میوے ہور بھلیرے

خوب اچار مربے مٹھے کھانے چنگ چنگیرے

کھانے کھا ہوئے جد فارغ آیا جیو ٹکانے

شاہزادے تھیں پچھدی بی بی کر سخن من بھانے

دسیں توں شہزادہ کوئی ہوسیں بھی شاہزادہ

سچ سنا کس پاسیوں آئیوں کدھر جان ارادہ

سیف ملوک کہیا سن بی بی سوہنی شاہ زناں دی

غلط کہیا میں شاہ زناں دی حاکم ملک مناں دی

شاہ عاصم سلطان وڈیرا مصر شہر دا والی !

میں ہاں بیٹا اس دا بی بی گل وساں سچ والی

حال حقیقت جتنی آہی ساری کتھا سنائی

آس ملن دی جھاگ قضیے آپہتا اس جائی

سن کے گل کہانی ساری بی بی نے دل لائی

شاہزادے دی خاطر کارن مجلس خوب سہائی

ہر ہر جائے عود دھکائے بوء گئی وچ کوہاں

بھر پیالے مدھ پیالے ہکس دوے نوں دوہاں

راگ سہاگ بی بی من بھاندے کڑیاں سوہلے گاون

چنگی تاڑی ماہنگا پوندا ساز آواز سناون

عین شبانہ چین مچایا خوشیں رین گزاری !

بی بی شاہزادے سنگ کیتی الفت بے شماری

بہت محبت تے دلداری جاں کیتی اس بی بی !

سیف ملوک ہویا دل کھلا ڈاہڈا سفر غریبی

بی بی کولوں پچھن لگا نال زبان کراری !

کی کجھ نام اس دیس ملک دا کس دی ہے سرداری
بی بی کہیا سن شہزادے تیری جان سلامت
حسن اقبال چڑھاوے ہووی تیکر روز قیامت
نام ملک دا شہر زناں دا وِن اس وچ ناریں
میری ہے سرداری اتھے دھروئی شہر بازاریں
سیف ملوک کہیا ایہ نگری دیس ملک نکواری
سیر کرن دی خواہش مینوں تکاں پھر کے ساری
جو جو ایس زمین وچ ہووے سر عجائب کائی
جاواں تک افسوس نہ لگے جاں کوئی گل سنائی
بی بی ترت منگائے گھوڑے خاص سواری والے
چوکڑیاں تھیں رہن ناہیں وانگوں ہرن غزالے
پوئیے وچ نہ پہنچن دیندے واء پرے دی تائیں
پیراں نال نہ لگن دیندے دھوڑ کھری دے تائیں
بی بی تے شاہزادہ دوے ہوئے سوار شتابی
خدمتگاراں نبھ قطاروں نکلے پھڑی رکابی
شہر بازار جاء مکاناں ہر کوچہ ہر بل وچ
شاہزادے نوں پھیرے بی بی باغ بہار جنگل وچ
جت دل نظر کرے شاہزادہ دسن سندر کڑیاں
ہر جھاکے ہر محل چوبارے واہ شکلاں دل پڑیاں
ہر غرفے وچ طرفے تکدا ہر ہر قدم صنم نوں
ہر کوچے سے سوچے سوہنے تم کرن جو غم نوں
ہر ہٹی ہر وہڑے اندر ہر ہر گلی بنیرے

حوراں جیسی صورت ناریں تکیاں شاہ چوفیرے

ناریں کھٹن ناریں کھاون ناریں سبھ کم چائے

اوہو خریدن اوہو ویچن خوب بازار سوہائے

ہک نڈھیاں ہک وڈیاں ناریں ہکناں خوب جوانی

ہیک بیکاں دی صورت وافر تارے جیوں آسمانی

ہر ہک عجب جمال شہزادہ تکدا جاوے کھلا

ثابت عشق پری دا آہا یار ولوں نہیں بھلا

جس دل اندر عشق سماناں اوس نہیں پھر جاناں

توڑے سوہنے ملن ہزارا نا ہیں یار وٹاناں

غزنی دے سلطان ہزاراں سوہنے آہے گولے

دل آیا زلف دے اتوں سبھناں تائیں گھولے

چنوں روپ زیادہ دیہہ تے ویکھ چکور نہ پھردا !

بھانبڑ بلدے ویکھ پتنگا دیوا چھوڑ نہ کردا !

لیلاں نالوں گوریاں کڑیاں مجنوں نوں دس چکے

اس تے جان کرے قربانی انہاں دل نہ تھکے

لوہا پتھر مقناطیسے اٹھ ملدا کر دھائی

موتی ہیرے ویکھ نہ اٹھدا قیمت رنگ صفائی

پیلا منکا نیڑے کھڑیئے ککھ اس نوں اڈ ملدے

لعلاں نال اڈ چڑن راہ نیارے دل دے

یار کمینہ جس دل پڑیا چنگا ویکھ نہ بھلدا

جس دا سبھ تھیں بہتر ہووے سو کیوں درد رلدا

حرص مجازی شہوت بازی جس اندر وچ ہوندی

ہر اک صورت اجلی تک کے پئی طبیعت بھوندی
جس سر سر عشق دا اوتھے شہوت مول نہ وسدی
جس دل حب سجن دی اس وچ جب نہیں ہر کسدی
اگ نہ ساڑے ککھ جنہاں تے رحمت بدلی وسدی
اینویں صدق نہ ہار محمد ویکھ طبیعت ہسدی
شہوت باز مجاز حرص دے ناز نیاز نہ جانن
راز گواون باز نہ آون ہتھوں باز رنجانن
کامل عشق خدایا بخشیں غیر دلوں مکھ موڑاں
ہکو جاناں ہکو تکاں ہکو آکھاں لوڑاں
آوے مستی جاوے ہستی بھلے شکل پرتی
پیرا کیہر گھتے ہوسوناں ایہہ کٹھیالی جستی
کدھر رہیا محمد گھاٹ کدھر آئیوں ترکے
قصہ سدھا صاف سنائیں خوب سنبھالا کر کے
سیف ملوکے شہر ملک دا کیتا سیر بھلیرا
ڈٹھا ہک وچکار شہر دے گنبد بہت اچیرا
چوٹی اچی چنے توڑی پیر زمیں پر ٹکے
رنگ صفائی نظر نہ ٹھہرے سورج مثل چمکے
شیشے پھل زرد دے تارے انبر جیہا گردا
اوہ قائم سی دینہاں راتیں انبر ہتھوں پھردا
جیونکر انبرا تے گردے گردش برج ستارے
کہن نجومی اس گردش تھیں ظاہر ہون پسارے
اس وچ بھی اک آہا یارو گھیا سرا اچیہا

اوہ بھی آکھ سناساں اگے جے دم زندہ رہیا

اوس گنبد دے اندر آہے بی بی تے شاہزادہ

سیف ملوک ڈٹھا وچ چشمہ پانی بہت زیادہ

ناں ٹھنڈا ناں تا بہتا شیر گرم اوہ پانی !

چمکن بارا جیونکر پارا صاف شکل من بھانی

تھوڑی تھوڑی نظری آوے گرم ہوا ہر نکلدی

ایوں معلوم ہووے جیوں مٹھی پتھر ہوندی اگ بلدی

سیف ملوک بی بی تھیں پچھیا کیا ہے ایہ پانی

کی کجھ صفت اہدے وچ بی بی دیئیں کھول کہانی

بی بی کہیا سن شہزادے ایتھے مرد نہ ملدا

جاں ایہ کڑیاں بالغ ہوون مطلب لوڑن دل دا

شہوت آن کرے جد غلبہ اس چشمے وچ نہاون

لذت مرد زنانی والی پانی وچوں پاون !

نالے حملے انہاں نوں ہوون پیدا دھیاں

حکم ربے دے نال ایہ صفتاں اس پانی وچ پیاں

سن کے گل عجائب منہ تھیں شاہزادہ فرمائے

واہ وہ قادر قدرت والا جس ایہ کھیل بنائے

فیر شہزادہ بی بی تائیں کہندا کر تاکیداں

بی بی ایہ دن پاس تساڈے گذرے وانگن عیداں

پر جس دے عشق رولایا مینوں کڈھ گھراں تھیں آندا

لوڑاں اس نوں مطلب میرا وقت وہاندا جاندا

عشق بدیع جمال پری دے وسیاں جائیں سانوں

ویکھو پتے نشانی اس دے بے کجھ خبر تسانوں

باغ ارم کوئی دیس سنیندا اوتھے اس دا ڈیرا

کدھرے ہووے تساں مت معلم اوہ مکان پھلیرا

بی بی کہیا سیف ملوکا نام سنے ایہ تیں تھیں

باغ ارم بدیع جمالوں خبر پچھیں کی میں تھیں

اس ولایت ساڈی اندر باغ ارم دا ناواں

کدھی وڈی کوئی نہ جانے خبر کتھوں میں پاواں

نام بدیع جمال پری دا واہ بھی تدھ سنایا

اگے اتنی عمرے اندر ستے وچہ نہ آیا

نہیں سنی کوئی صفت انہاں دی نہ کوئی گل کہانی

اینویں آکھ خلاف شہزادہ دس کدھر میں پانی

ست دہاڑے رہیا شہزادہ نال بی بی رنگ رتا

اوہناں عیشاں موجاں اندر پھیر آیا دل تتا

رو رو عرض کرے رب سائیاں میل میرے دلبر نوں

اس بن عیش نہ بھاوے کوئی کراں قبول سفر توں

اٹھویں روز منگی پھر رخصت ٹور مینوں ہن رانی

جتوں قدم لکھے میں دیواں چگاں دا نہ پانی

جاں جاں ساس نہ آس گواواں پاس سجن دے رہساں

یا ملساں یا مرساں تاہیں ہو نچلا بہساں

ترساں نیر سمندر ڈرساں جاں جاں توڑی سرساں

ہمت کرساں مول نہ ہرساں ملنے باجھ نہ جرساں

بی بی کہیا سیف ملوکا بہت تکی تدھ سختی

پھر ہن رب خوشی وچہ آندوں کیوں لوڑیں بد بختی
راج حکم کر بیٹھا اتھے تیرے سبھ سلامی
میں بھی نوکر ہوساں تیری دعوی پکڑ غلامی
ہر اک نار اتھے جیوں پریاں چنن جیہی دیہی
جیہڑی چاہسیں حاضر ہوسی پھر ایہہ خواہش کیہی
سیف ملوک کہیا سن بی بی تدھ جاتا کی رکھا
تخت ولایت چھوڑ بدیسیں پھراں رناں دا بھکھا
حوراں پریاں ناریں تک کے یار دلوں نہیں بھساں
دوئے جہان لبھن بن یاروں موڑ پچھاہاں سٹساں
بی بی جاتا سچا پکا عشق ہے دلبروا
جھلے غم صنم دی خاطر عیشاں چت نہ دھروا
لگی چھک او واسی ہویا مول نہیں اس رہنا
رخصت کریئے جیتول جاندا کاہنوں مڑ مڑ کہنا
خچر خوب سواری والی کر تیار منگائی
زینت زین سنہری کر کے بچھی طرح سہائی !
شیشہ اپنے ویکھن والا شاہزادے نوں دتا
کہیا جو کوئی ملکی دسیں جائیں چلا کنڈ دتا
گولی ہک جوان سندر تک نال شہزادے لائی
ہوا سوار خچر تے ٹریا ' بی بی نورن آئی
کہیا حد اساڈی توڑی خطرہ رکھ نہ کوئی
جس ویلے ایہہ حد تسانوں تم تمامی ہوئی
شیشہ خچر دے کے اوتھوں موڑیں گولی تائیں

رکھ توکل بک ہکلا پھرا گوں توں جائیں

بی بی شاہ زناں

دے کے خرچ روانہ کیتا وس نہیں کجھ چلے
آپ نہ رہندا نال نہ کھڑوا مشکل بنی اوہلے

غمیوں رب ملایا بنا خوشیاں رہیا نہ بناں
چھڈ ثریا ہن رہندا نا ہیں لکھ شیرینی مناں

آپے آیا گھر سہایا مینوں رب ملایا
سٹ ثریا ہن پھٹ اسانوں جاں گھٹ عشق سمایا

نہ کوئی آس ملن دی مڑ کے کون آئے اس پاسے
چھوڑ گیا نیوں توڑ پیار کر کے کوڑ دلاسے !

سوہناں مٹھا رج نہ ڈٹھا چٹھا میرا گلیا
لعل پیارا اپنا پیارا لا چمکارا چلیا !

ٹھگ گیا لاء اگ کلیجے وگ تھکی نہیں اڑیا
سکھاں کارن لائی آہی آن دکھاں لڑ پھڑیا

سیف ملوک بندوق لگا کے کوک نہیں سن دا
پھٹ نہ سیندا ظالم تھیندا رت پیندا نہیں پن دا

صبر کراں گی وکھ جراں گی یا مراں گی ہاوے
کجھ نہ کہناں سر پہ سہناں جی کجھ رب سہاوے

کردو کلیجے مرد لگائی ظالم درد جدائی
جاں شہزادہ اوہلے ہویا روندی مڑ گھر آئی

ساقی سوہناں مدھ کھری دا دو پیالہ بھر کے
پیواں تے پھر کھیواں تھیواں مڑ کے جیواں مر کے

ماراں دشمن دیوے تائیں قید کیتا جس سوہناں

اوہ چھپے تاں دلبر ملے ہور علاج نہ پوہناں

داستان دربیان مشقت دیدن شہزادہ از گرسنگی و تشنگی و بیتاب شدن او و قصد ہلاک خود کردن و جواب سوال نفس و عقل و خبر دادن واسم اعظم فرمودن و شربت دادن فرشتہ اورا

ہے فجرے دی واؤ پیاری توں نت سفر تیاری
ہر ہر شہر ولایت جاویں پھریں لوکائی ساری

باغ بہار ہزاراں ویکھیں جو ہان جنگل بیلے
کئی کوہ قاف سمندر ٹاپو تکیں سنج سویلے

ہر سوہنے دی زلفوں حلے پاس آنے ہر پھل دی
تاہیں وقت فجر دے تدھ تھیں بند طبیعت کھلدی

بہت کمال سخاوت تیری ورتے ہر ہر جائے
بلبل بھور ہزاراں تائیں وں چھاواں دی پائے

میں بھی کراں سوال ہمیشہ سخی سوال میندے
دیکھ کنگال وبال آلودہ جو سروا سو دیندے

شہر ولایت یار میرے دی اج کل پھیرا پاویں
نام اللہ دے زلف اوہدی تھیں میں دل بولیاویں

سیف ملوک اس بی بی کولوں جا رخصت ہو آیا
دیہو دیہو کیتے نت تروا دن دن شوق سوایا

لعل جواہر قبرے اتے کجھ لگے موتی جڑیا
گولی نے شاہزادے تائیں اس جائی تک کھڑیا
اوتھے جا پھر ہوئی سلامی کہندی ہے شاہزادہ
اتھے توڑی حد اساڈی نا ہیں حکم زیادہ
ایہ تربت حد ساڈی اندر اگے اس تھیں نا ہیں
ایتھوں ہن کر رخصت مینوں جاواں پچھلی راہیں
سیف ملوک خچر توں لتھا واگ وتی ہتھ گولی
نالے شیشہ دے کے کہندا نال انہاں دی بولی
دئیں دعا سلام گھنیرا بی بی تائیں میرا!
تدھ میں نال مروت کیتی بھلا کرے رب تیرا
گولی تائیں رخصت کر کے شاہزادہ اٹھ ٹریا
اوہ خچرے ٹری پچھاہاں جاں شاہ اوہلے ہریا
شاہزادے کر لیا لنگوٹا لک بدھا واہ کس کے
خوب ہتھیار پوشاک سنبھالی وگ پیا پھر رس کے
جاوے بار شکار کریندا مار لئے ہر انجوں
آپ کباب شتاب بناوے اگ کڈھے اگ ہنجوں
پانی چھڑدا مول نہ اڑدا جھڑدا اٹھدا جاندا!
ستر روز ہوئے پندھ کپدے پندگر نہیں پاندا
ہک دن اک اجاڑ وڈیری آئی بہت مریلی
ناں شکار نہ پانی اوتھے آپ خداوند بیلی
مارو تھل سی دے وانگر ریت ہوئی تپ رتی
رتی گھٹ نہ کر بلایوں وانگ قیامت تتی

تتی واء جھلے وچ ایسی جیوں ہوا ہڑ نرگ دی
اڈوا پنکھی اندوں جاوے اگ اوہنوں بھی لگدی
ناں کوئی ٹھنڈی چھاں پچھاواں سارے دھپ قہر دی
باجھوں جل دے جلدی جلدی جلدی رت جگر دی
جیا جون اس جوہ جلی وچ جل بن جان جلا دے
وتی واس نہ پاس کوہاں تے دیکھ ہراس ستاوے
گرمی تلخی سبھ زمیں دی اوتھے ہوئی اکٹھی
جو پچدا سو بھجدا دہلا جیوں جو اندر بھٹھی
سیف ملوک اس جو ہے آیا سٹر یادرو غماں دا
بھکھ پیاسے تولے ماسے کیتا تھکا ماندہ
آب سوا بیتاب ہویا سی باب شہدے دا مندا
جل بن جالن مشکل ہیڑا ان پانی دا بندا
بہت ہویا لاچار شاہزادہ طاقت زور نہ رہیا
تنگی تلخی ایسی جیسا جان کندن دن ایہا
کرے ارادہ ایہہ شاہزادہ ماراں پیٹ کٹاری
اس تلخی دے سخت عذابوں چھٹے جند بیچاری
عقل شاہزادے نوں پھر ورجے مت تیری کیوں ماری
ساس اوڈن تک آس نہ توڑن خاص جنہاں دی یاری
نفس کہے میں کاہلا ہویا کچرک توڑی جرساں
اوکھ مصیبت جھاگ نہ مایا اج ملے بن مرساں
عقل کہے کیوں کملا ہویوں عشقے لج نہ لائیں
اتنی سختی اگے جھلیا کوئی دن ہور لنگھائیں

نفس کہے ہن کتھوں ملسی تاں کوئی دس سنیہا
آس ہوندی دس پوندی جس دی اینویں جرن کویہا

عقل کہے ایہ کم عشق دا عشقوں بس نہ کرنی
لا کے بازی بے اندازی اوڑک وار نہ ہرنی

نفس کہے ایہ ہارن کیہا میں مڑ مصر نہ چلیا
راہ سجن دے اندر مر کے بہتر خاکوں رلیا

عقل کہے کھا کاتی مرناں کم ہوندا شیطانی
بھار لگاتاں پنڈا تاری نہیں عشق دی بانی

نفس کہے فرما دے لایا آپ سرے نوں تیشہ
اوہ مویا مردود نہ ہویا میں بھی اوہ اندیشہ

عقل کہے فرہادے سنیاں شیریں گئی جہانوں
اوس جہان گیا سی ڈھونڈن مویا نہیں اکجانوں

نفس کہے کیوں مہینوالے ماری چھال جھناویں
مارو کانگ ڈٹھی سی سوہنی کیوں پئی دریاویں

عقل کہے توں سمجھیں ناہیں اوہ مرنا کت پاسے
دوہے یک دوئے ول ٹھلے گل ملن دی آسے

جے ایہ مرناں جائز ہوندا تاں مجنوں کیوں روندا
ترہہ ورھے کیول سڑدا رہندا مر سوکھا ہو سوندا

جس دن ہیرو یا ہی کھیڑے رانجھا بھی مر جاندا
کاہنوں کن پڑ آ نادا ٹلے گل گنی کیوں پاندا

ویکھ زلیخا کتنی واری دکھاں پئی اکائی
موہرا کھا نہ موئی تاہیں ہر عشق دی مائی

ہور ہزاراں والا وایا کر کھاں تاں رکھ پچھلی جو عادت
وانگ کسی دے جے تسا مویوں تاں بھی عین شہادت
نفس عقل دی تابع ہوندا جو کہندا سو منندا
لگے پنڈ مقدم موچی ساڈے اتے بندا
جے کر شرح کراں اس گل دی دور سخن ٹر جاندا
کر کے صبر محمد بخشا قصہ چال سناندا
نفس عقل دا جھگڑا ترٹا عشقے رٹ مکانی
سیف ملوکے منصب بن کے فال اتے گل پانی
کہندا رہا جے توں مینوں دلبر نال ملاسیں
تاں اس وقت کسے دے ہتھوں پانی سرو پلاسیں
جے اک گھڑی نہ پانی لدھا ظالم لوں قہر دی
ساڑ ہلاک کرے گی مینوں چاہ رہسی دلبر دی
ایہو فال رہے پرست کے شاہزادہ لتڑیا !
جند گرگذار رکھ سرہانے پاس زمین تے ایا
اکھیں ستیاں تے دل جاگے جاگے طالع ستے
اچن چیت یک مرداز غیبوں آن کھلا سر اتے
انگ انسانی رنگ نورانی آن نسنگ کھلوتا
بھاری سی دستار سرے تے سبز جیویں رنگ طوطا
صورت سیرت وانگ خضر دے چہرہ سورج چمکے
والاں تھیں خوشبوئی حلے آن چوطرفی رمکے
حسن جمال کمال اوہدے دی اوڑک حد نہ آہی
دم دم اندر پاک زبانوں کردا ذکر الٰہی

فیروزہ رنگ عاصہ ہتھ وچ سبھ سفید پوشاکی
مظہر نور الٰہی وسدا جے جامے پاکی
خشخش جتنی میل نہ کدھرے ناں پیریں نہ جوڑے
ساوے وال سرے تے لشکن جیوں سی کلغی توڑے
ہتھ ووجے اس چھناں پھڑیا ٹھنڈے پانی بھریا
حوض کوثر دے چشمے وانگر وندیاں اتوں تریا
خوش آواز سیلا کر کے مٹھی نال زبانے
شاہزادے نوں کہیا اس نے اٹھ عاشق مروانے
اس جو ہے وچ تیرے کارن مولی مینوں گھلیا
ہور نہیں کوئی مطلب میرا نہیں کتے دل چلیا
تیرے اتے رحمت کیتی آپ خداوند سائیں
پانی دے اوچیچا گھلیا تدھ دل میرے تائیں
اٹھ شتابی نال خوشی دے پی ایہہ شربت مٹھا
تھوڑے دن ہن مہلت رہندی کھلسی تیرا چٹھا
اج کل وچ خداوند تینوں ایسی تھاں پچاسی
جتھوں محرم اوس پری دا ملسی تے دس پاسی
اوہ بھی نال تیرے ٹرجا سی توڑ پری تک سگی
دل تھیں چنتا چا شاہزادے ناں کر خفگی تنگی
فکر فراق قضیے سختی دیکھاں چھیکو آنی
وقت خوشی دا نیڑے آیا ہمت کرتوں بھائی
اگے تھوڑی چتار ہندی گیا قصہ لماں
چل شاہزادے دل تجن دے بیٹھ ہو نکماں

سیف ملوک اوہدی گل سن کے پل وچ دوناں ہویا

گل نہ سی کوئی آب حیاتی مویا اٹھ کھلویا

شہر سبائیوں پاس سلیماں پہتا ہد ہد مٹھا

یا یوسف پیراہن گھلیا یعقوبے نے ڈٹھا

یا کسی نوں ملے ستھوئی پہلے کچ نگر دے

یا وکیل زلیخا ڈٹھے خاص عزیز مصر دے

یا ہیرے دا بہمن آیارا نجھے دے وچ خانے

یا مجنوں ول زید لیا یا لیلی دے پروانے

یا اوہ مینہ بہاری ملیا باغ خزاں دے مارے

یا اوہ باقی بجھدی جاندی پہتا تیل دوبارے

یا بلبل نوں دا فجری دی رتقے کھڑے گلاں دے

یا اوہ راہبر محرم ملیا اوجھڑ بھلے جاندے

یا اوہ رات ہنیری اندر چڑھیا چن آسمانی !

یا اوہ انھیں مادر زادے لدھی نظر نورانی

یا تعویذ فرشتے آندا اوپر خنجر خلیلے

یا کھوہے وچ یوسف کارن کھڑیا وحی وکیلے

سیف ملوکے اچن چیتی اکھیں او گھڑ گیاں

سر دھڑکن بنا کے سندا کھل گیا کھڑکیاں

او بڑھ واہیا اٹھ کھلوتا بھلی تریہہ تمامی

اوس بزرگ ول نال ادب دے نیوں کے ہویا سلامی

یا تعظیم سلام ہزاراں کر کے ادب زیادہ

یا حضرت کی نام تساڈا کردا عرض شاہزادہ

اوس بزرگ نے کہیا اگوں میں ہاں ملک سر شتہ
میرا نام خداوند دھریا جورائیل فرشتہ

لکھ لکھ ہووے مبارک تینوں سیف ملوک جواناں
چھوڑی سختی رہندی باقی پھریا نیک زماناں

مطلب تیرا حاصل ہوسی جاسن غم ہزاراں
نال بدیع جمال پری دے کرسیں چین بہاراں

عقد نکاح کریں گا اس نوں راج ہووے گا تیرا
شاہ پریاں دے گھر وچ خوشیں کاج ہویگا تیرا

چاہ مراد تیری سبھ ملسی دولت تخت شاہی دا
حیلہ کرجے ملے وسیلہ وچ وکیل چاہی دا

جے سو حیلے باجھ وسیلے کریے نال دلیلے
بھار بیڑے دا پار نہ جاندا باجھ ملاح رنگیلے

نال ملاح صلاح ملائیں ٹھیل چلائیں بیڑا
پیر بناں تدبیر نہ کوئی ایہو جھوٹھا جھیڑا

ٹور موکل کریں توکل منیں اس دا کہیا
دس پاوے تے یار ملاوے غم ہووے بھر بہیا

کنڈے سخت گلاباں والے دردوں ویکھ نہ ڈریئے
چھباں جھلیئے رت چوائیے جھول پھلیں تد بھریئے

باشک ناگاں دے سرگاہیں آون ہتھ خزانے
رت ڈوہلیں پھٹ کھاویں شاہا سوکھے نہیں پرانے

سیف ملوک شاہزادے تائیں حلقے نال ربانے
اعظم اسم فرشتے دسیا پڑھیا شاہ سیانے

عاصے نال فرشتے سچے لیک زمیں تے پانی
کہیوس اے رخ تے جائیں لوڑ کریں ہر جائی

آپ فرشتہ غائب ہویا چھوڑ شاہزادے تائیں
سیف ملوک خوشی کر ٹریا ہویاں دور بلائیں

خاطر جمع تسلی ہوئی خطرہ رہیا نہ کوئی !
چاہل چایا تے اٹھ دھایا شیر جنگل جیوں ہوئی

جنگل بڑا جاڑ وڈیری ہور اگوں پھر آئی !
انت حساب شماروں باہر چڑیائی لمبائی

جے سبھ خلقت روئے زمیں دی جا اوہدے وچ چھپے
جیوں آٹے وچ لون نہ دسدا تیویں ساری کھپے

بار مریلی جان اکیلی یار نہیں کوئی ساتھی
غول ڈراون تے کول آون دیو وڈے جیوں ہاتھی

رات ہنیری خوف چوفیرے بولن دیو بلائیں
عاشق باجھ نہ قدر کسے دا بچے اجیہیں جاہیں

ان نہ پانی واس مسانی رستے نہیں نشانی
جنڈ گرنڈے ظالم کنڈے پر پر سلے کافی

نازک پیر پھالاں تھیں آہے ریشم پھلے لپیٹے
نت نگاہنے جنگل گاہنے پھڑے بری ایسٹے

رسیدن شاہزادہ بر قلعہ دیواں کہ اسفند باش نام داشت وفتح کردن آں را وخبر یافتن از مقصود وخلاص کردن ملکہ خاتون راز بند دیو وہلاک کردن دیو را واز آں جا آوردن ملکہ را!!

دسیاں پالے سر تے سہندا نیندر بھکھ پیاساں
اگے ہی اوہ مان نہ آہا لگ پیاں ہن آساں

اعظم اسم پکاندا جاندا برکت اس دی بھاری
قوت زور عشق دا تن وچ ہور اسم دی یاری

اک دن تردے تردے جاندے جا اچی اک تکی
اوسے ول اوتیرے چڑھیا رکھ دلیری پکی

اچا تھاں وڈیرا آہا چڑھدا گیا اگیرے
اتے جا متعجب ہویا پھیری نظر چوفیرے

ہر ہر پاس نگاہ دوڑائے تکے رب دیاں کھیلاں
جیوں کرنجد اتے چڑھ مجنوں تکدا اسی گھر لیلاں

قلعہ بلند حسابوں باہر نظر پیا اک پاسے
اک اک برج اوہدے دا ایرا سارا کم رہتا سے

باہی اڈی اچی آہی جے ال کرے پیارا
پہلے چیرے پہنچے مر کے اگے ہور لپارا

جے سیمرغ اڈاری مارے ساری قوت کر کے
اس نوں بھی کم مشکل آہا اتوں لنگھن تر کے

پیر زمیں دے بیٹھ سرے سن کنگریاں آسمانی
دن بند ہوئے دروازے کوٹھے تھاں تکیندا سارے

ڈٹھیوس صحن قلعے دے اندر بہت عجب اک ماڑی
نال جنت فردوس برابر خوب کریگر چاہڑی
جیوں آسمان کھڑے تے راتیں چمکن روشن تارے
تویں اس بنگلے دے وسدے شیشے چمکن ہارے
لعل جواہر موتی ہیرے جڑت جڑا چوفیرے
وینہ چین وانگر دوروں لشکن روشن کرن ہنیرے
شاہزادے جد ڈٹھا دوروں بنگلہ خوب سہایا
دل نوں برقراری آئی اٹھ اتے دل دھایا
جا بنگلے دے در تے پہتا ویکھ تعجب رہیا
آکھے دو جا روئے زمین تے ڈٹھا نہیں اجیہا
بہت بلند تماروں بنگلہ انبر نال منارے
خوب بلور عقیق کھڑے دے اتاں وٹے سارے
گردے دا کجھ انت نہ آوے کی کجھ آکھ سناواں
یک بنگلے وچ ونگلے خانے وانگن شہر گراواں
چھجا چھت بنیرا جھالر جڑت موتی فیروزے
چونے بدلے چاندی کندھیں درج ہوئی ذر دوزے
کندھے اتے طاق سنہری بہت بلند بنائے
لاجور دی وانگ آسمانے نقش نگار سہائے
رنگا رنگ عجائب بوٹے رنگاں نال سجائے
پت ہرے فیروزے کولوں چاندی ڈال لگائے
سرخ عقیق ہیرے دیاں کلیاں لعل زمرد گھڑکے
رنگ برنگی پھل بنائے شاخاں اتے جڑکے

گوہر تابش دار کھرے دے گئے چوفیرے بن دے
ہک ہک ٹکی دینہہ روشن دی ہک ہک حوہدیں چمن دے
واہ نقاش کریگر بھارے کیتے نقش ہزاراں
باغ بہاراں تے گلزاراں میوے رکھ قطاراں
تتر مور چکور ہزاراں بھور لٹورے طوطے
رنگا رنگ پہاڑی پنکھی ویکھ رہے روح غوطے
آدم جن پری دیاں لکھیاں خوب شکل تصویراں
تختاں تے شاہزادے بیٹھے کرسی فرش امیراں
بنگلے دے دروازے اگے بنے بازار چوراستے
ہٹ بھرے کجھ گھٹ نہ آہا لوڑ پوے جس دستے
کھانے دانے چنگے چنگیرے چیز نعامت پکی
برفی ختہ اتے جلیبی پیڑے حلوا پکی !
برفی دانے خوب مکھانے بادشہانے کھانے
تریہہ پیاسے جاندی پاسے ویکھ پتاسے دانے
ہر سے تمری دانے ریوڑیاں نخورے !
وڑے کرارے بھٹے پکوڑے پا پڑا تے پنجورے
لڈو چاکی قرص گلی سی مٹھیائیں ہر جنسی
تھوڑا کھاناں بہت سناناں کون نکما گنسی
امن امان دوکان بھرے سن دایاں حلوائیاں
آدم کول نہ وسدار باکس تلیاں تلوائیاں
گوشت حلوے فلکے چاول ہور اچار مربے
دالیں ساگ بھنے تے تڑکے جو چاہیے سو لبھے

گرمی بادام چھوہارے کھوپے ساؤگیاں سن مغزاں
بھرے بازار انار متھے خستہ پستہ مغزاں

ستر رنگ طعام پکے سن پئے ہوئے وچ ہٹاں
بہت نہ ٹھنڈے بہت نہ تتے نرم آہے جیوں پٹاں

کھانے تک جیو کرے دھگانے کھا لیے من بھانے
مغز چڑھے خوشبو انہاں دی قوت پئے پرانے

شیشی نال پروتی شیشی بھریاں عطر گلابوں
کئی طرح دے شربت مٹھے نا ہیں کمی شرابوں

نرم لطیف گوارے تازے کوئی نہ وسدا بیہا
لگا پیا بازار شہزادہ دیکھ تعجب رہیا

آدم زاد نہ کیڑا مکھی کال نہیں کوئی کتا
خبر نہیں ایہ کیسی حکمت ہووے نہیں کوئی بتا

کھانا پک نہ وسدا بیہا سبھو تازے تازے
بھرے رکاب کباب نروئے بھتے بے اندازے

کھان پکاون والے ایتھوں کدھر مارے سارے
مت کوئی کھیل جناں دی ہووے شاہ دلیل گزارے

کتنی مدت بھکھیاں گزری ان نہ اکھیں ڈٹھا
اج اس جائی نظری آیا کھانا ہر اک مٹھا

مت کوئی غیبی عالم ہووے مینوں نظر نہ آوے
کھانے نوں ہتھ پاواں اینویں جانوں مار گواوے

یار نہیں میں اکھیں ڈٹھا رکھاں آس ملن دی
جنگل تے کوہ قاف لتاڑے وانگن کوہ شکن دی

باجھ ملے مرجاواں اتھے رنگ افسوس گھنیرا
یار سجن نوں خبر نہ ہووے کس کم آون میرا

پھیر کہے دل تگڑا کر کے کی کرے گا کوئی
جی کجھ بھاء میرے وچہ لکھی اوڑک ہوسی سوئی

چٹا ٹکا ہٹی تے اک رکاب اٹھایا
طلب موافق پلے پایا وددھا موڑ ٹکایا !

کر بسم اللہ چائے لقمہ جو کجھ حد ادب دی
کھا لیا جو خواہش آہی حمد گزاری رب دی

ہو معمور بیٹھا شاہزادہ ذرہ خوف نہ کھاندا
اوس ہشدھائی بنگلے سندا بوہا لوڑن جاندا

لوڑ لدھا دروازہ اوڑک سنگل کنڈی جڑیا
ہتھ اپڑایا اپڑے ناہیں اوپراں جائے نہ چڑھیا

قوت پیش نہ جاندی کوئی کرن لگا تدبیراں
جندریاں نوں مار اڈاواں جے چلاواں تیراں

پھیر کہے مت ویکھے کوئی خفا ہووے نقصانوں
تولے نخش تے بولے مندا لگدا خوف جہانوں

اوڑک ایہہ تدبیر بنائی کیتا راس کمانے
اگلے سرے اتے چابدھے تیر دلبر جوانے

اچی کر کے جندرے تائیں تیروں کنجی پائے
جندرا لاہ لیا شاہزادے برکت اسم خدائے

سنگل کنڈی لاہ شتابی کھول لیا دروازہ
اگوں دھم پئی خوشبوئی روح ہویا خوش تازہ

جھلی بوء چمن دے والی مٹھی واء پیاری
جان جسے وچ قوت آئی لتھی سستی ساری

جیونکر وا صبا دی لگے وکھیں گھٹیاں کلیاں
دے مبارک منہ کھلائے کھڑ کھڑ ہسن کھلیاں

تیویں سیف ملوکے تائیں واو چت کھلایا
بسم اللہ کر اوس مکانوں پیرا گیرے پایا !

بنگلے وچ اگیرے ہویا نظر چوفیرے مارے
آدم ذات نہ نظری آوے لگے محل چبارے

پھر پھر تھکا آپے یکا ہویا نظر چوفیرے مارے
نال گھر والا تے ناں باہر وتاں کوئی چورا چکا

بیٹھ اڈیکے مت کوئی آوے پھیر تکے ہر پاسے
کدھرے کوئی نہ نظری آوے پیندا جیو چوراسے

بہت اچرج تعجب ہویا آکھے ایہہ کی باتاں
ایہہ قلعہ ایہہ بنگلہ ایسا کوئی نہیں وچ تھاتاں

ہنجی کوچی جاء ٹکائے سوچی مثل کٹورے
سجرے بستر مجلس خانے وسدے کور نکورے

اوہ کوہ قاف اجاڑاں براں اوہ قلعہ اوہ جائیں
اک اکلا وکھے نہ ڈرو آدم باجھ سرائیں

دل وچ فکر تمیزاں کر کے لوڑے سر اس گل دا
ہر ماڑی ہر بنگلہ ویکھے سیر کرے ہر دل دا

تیر کمان ٹکا شہزادے دھروہ پھڑیا ہتھ کھلناں
بنگلے اندر بنگلہ جیہڑا اس نوں ویکھن بھناں

پڑھ کے اسم مبارک رب وا جا اندر وچ وڑیا
بہت عجائب حد شماروں بنگلہ نظری چڑھیا
بہت صفائی تے روشنائی بہتا سوہناں سندر
لعل جواہر روئے زمیں دے سبھ پئے اس اندر
فرش صفائی شیشے نالوں کندھاں تے خود شیشے
سوہنی صورت نقش بنائے حسن کمال بے ریشے
شیش محل سنہری سارا چھت بوہا پہت پسماں
جتول تکے پیا چمکدا جیوں سورج دیاں رسماں
وچ اس دے اک تخت سنہری لعل جواہر جڑیا
پر کوئی شاہ امیر نہ اوتھے لگا اوہ بھی اڑیا
پنجریاں وچ پنکھی ٹنگے بنگلے وچ چوفیرے
پنجرے جڑت جڑا جواہروں آہے گھنے گھنیرے
بلبل کھر سو طوطے میناں قمری گھگی بھائی
کونجاں مور لٹورے کوئل انت نہ آیا کاہی
بولن خوش آواز تمامی رنگ زنگاں دی بولی !
ہکناں کوک اچیری آہی ہکناں دی گل ہولی
بلبل کر کے یاد بہاراں بولے سجن ہزاراں
قید ہویاں وچ پنجر کاراں کد ملاں گلزاراں
باغ ارم وچ پھل گلاباں ہوسی نویں جوانی
جے رب قید پنجردیوں کڈھے چل ملے دل جانی
کھر سو آکھے باغ ارم دی کھیتی ہری ہوئے گی !
شاخ فراخ وساکھ مہینے پھلیں بھری ہوئے گی

اج کل کنڈے نرم ہوون گے چتر لوے سمن دے
جے رب سانوں بندوں کڈھے کریئے سیر چمن دے
طوطے آکھن پکے ہوسن میوے باغ ارم دے
ہائے ہائے ربا پائیو سانوں پنجریاں وچ جمدے
انب انار مزے وچ ہوسن آن پئی رس مٹھی
دانے کڈھ اناروں کھاندے جے رب کردا چھٹی
قمرے کو کو کوک پکارن اوکو او کومائے
باغ ارم دیاں سرواں اتے ہوندے اسیں گھمائے
نال خوشی دے سیر کریندے ہر بوٹے ہر ڈالی
راگ سہاگ چمن دے گائیے بھاگ جگائے والی
میناں آکھے میں ناں جمدی ماؤ دے گھرتی
رج نہ کیتا سیر چمن دا آن پنجر وچ گھتی !
چوہ چوہ کردا اج ہوئے گا مکھ لالی تھیں لالہ
بھاء اساڈے پائیونی سایاں داغ وچھوڑے والہ
گھگی آکھے کوہ گئی مینوں کیسی چھری امرودی
یوسف کھوہ پیا نہیں دسیا طوق پیاہن مردی
رت بہار تیار چمن وچ یار ہوسی سنگ سیناں
میں بھی بولاں جے اج ہوواں چاہتیاں وچ زیناں
کونجاں بولن سد غماں دی اسیں نقابل مائیاں
بچے چھوڑ آیاں ہن ایتھے پنجر وچ پھسائیاں
جے اج دیس اپنے وچ ہوئیے اڈئیے نبھ قطاراں
باغ ارم دے بوٹے ہوسن گھنے ہوئے جیوں جھالاں

پریاں خوب پوشاکاں لاسن جے میں اوتھے ہوندا
پائل پاندا من پر چاندا خوشیں ہنجوں روندا

گہن لٹورے مولی ٹورے بندیں اسیں بیچارے
اوڈن باریباغ کنارے خوشیاں دے ہنجارے

باغ ارم وچہ رونق ہوسی ڈھوتی ڈھوڑ غباری
ہر خانے وچہ خوب صفائی وہڑے پھری بہاری

کوئل بول کہے اج ہوندی میں بھی کول چمن دے
سبزہ ویکھ ہوندا دل تازہ بول سناندی من دے

ڈاہڈے رب وچھوڑا پایا کدے اسانوں میلے
باغ بہاراں صحبت یاراں کرے نصیب ہر ویلے

خوش آواز پکھیرو بجھے ہور بغیر انہاں دے
پنجریاں وچہ ٹنگے آہے ناں پچھ ناں تنہاں دے

آپو اپنی نال اوائے سبھو کرن پکاراں
ربا قیدوں دمیں خلاصی یار ملائیں یاراں

اسیں پرندے وچہ ہوائیں اڈن والے ہیساں
آپو اپیناں رنگاں والے خوب اجالے ہیساں

جتھے بھاوے اوتھے جاتاں اچیں پچیں جائیں
ایتھوں انھاں اوتھے بہناں کرنا سیر ہوائیں

پنجریاں وچہ بپے تڑفدے جاء نہیں مکلیری
پر بھجے سر گنجے ہوئے ظالم قید ملیری

کالے تیتر کاہلے ہوئے کرن اچیاں فریاداں
سچ سبحان تیری ہے قدرت کرناں قید آزاداں

قید ہویاں چا کریں خلاصی ایہ بھی ہے کم تیرا
آپ وچھوڑیں آپ ملائیں تکیہ ہر دم تیرا

پنچھی ویکھ شہزادے تائیں مٹھیاں نال زباناں
سارے بہت خوشی کر بولے پھریا نیک زماناں

گھلیا رب موکل ساڈے بندا تارن والا !
اس بن بندہ ہور نہ آہا دشمن مارن والا

جانوراں دے خوش آوازے سیف ملوک سنیندا
پیراں ہیٹھ جواہر رلدے ناہا مول چتیندا

بنگلے اندر کرے نگاہاں ہر ہر گوشے جائے
مت کوئی سر ایسے وچ ہووے دس تجن دی پائے

بنگلہ سارا پھر کے ڈٹھا سیف ملوک نہ ڈریا
لعل جواہر مانک ہیرے سونے موتیں بھریا

پھردے پھردے نظری آیا بوہا ہور اک گھردا
اوس خانے دل ہویا روانہ نظر اگوں کی کردا

بوہے سنگل کنڈا جڑیا جندریاں سنگ کڑیا
سنگل کنڈے قفل سنہری موتی ہیرا جڑیا

دو کلاں دے شیر وڈیرے رستہ مل کھلوتے
سچلے شیر خونامی دن نال لہو مکھ دھوتے

ویکھن سات شہزادے اتے حملے کر کرن آون
پر اس دے گل پیندے ناہیں پاسوں پاس ڈراون

سیف ملوک شیراں پر بھارا جیوں چوہیاں تے بلی
دوجا اتوں پڑھ عشق دی خوب طرح دی ملی

عاشق موتوں ذرہ نہ ڈردا جان تلی پر دھردا

جے اوہ ڈرنے والا ہوندا پچھے کدھرے مردا

گل فرشتے والی اس نوں آہی یاد بھلیری !

یار ملے بن مرناں ناہیں پکی رکھ دلیری

نالے آس اس گل وی آہی جو ہاتف فرمائی

جھب وسیلہ ملسی تینوں دس تجن دی پائی

شیر دلیر شاہزادہ تک کے نیڑے مول نہ آون !

اوسے پہلے پیرے اتوں گھڑی گھڑی مڑ جاون

سیف ملوک ڈٹھے اک رتی پیر نہ اگے پاندے

اوسے تکے جائیوں مڑ دے ہین ایہ بنے کلاں دے

اعظم اسم مبارک پڑھیا شیر ہوئے ڈھہ ڈھیری

پھر پڑھ جندریاں وال ڈٹھا لتھے اکے ویری

شیر جوان دلیر شاہزادہ ذرہ دیر نہ لاندا

لنگھ گیا اس گھر دے اندر ہرگز خوف نہ کھاندا

جس کوہ قاف سمندر ٹاپو برا جاڑاں بیلے

نال دلیری رب دی ڈھیری گاہے اک اکیلے

جو دلبر دی لوڑی چڑھیا جے اوہ عاشق پکا

دہشت خوف نہ رہندا اس نوں ناں اوہ ڈردا تھکا !

جال اس گھر وچ گیا شہزادہ ڈٹھیوس تخت سنہری

چوہیں پاویں شیر ستری بیٹھے لا کچہری

تخت سنہری لعل جواہر جڑت جڑا چوفیرے

ہیرے چنے ہار ہمیلاں گل پایاں ہر شیرے

ہر شیرے دے ڈولے بدھے کاریگر دے ڈولے

چوکی تے تعویذ جواہر ہیرے دے سن ڈھوتے

کناں اندر والے سچے موتی والے

ونگی نال سنہری کنگن ونب مرصع نالے

تخت اتے کوئی ستا ہویا چادر چھٹی تانی

سر پیراں تے کتوں نہ ننگا پر وسدا کوئی بانی

عاشق دی تک ہور دلیری کردا کی جند بازی

ایسی جائے خوف نہ کھاندا کردا دست درازی

دست درازی کی میں آکھی چادر پلا چایوس

مت کوئی غیر دلیل لیاؤ دیہی ہتھ نہ لائیوس

در وصف جمال ملکہ خاتوں دختر شاہ سراندیپ کہ در قید دلوے می بود

چا پلا شاہزادے ڈٹھا صورت نظری آئی !

در یتیم ان بدھا موتی لعلوں جوت سوائی

مست بیہوش ستی ہک لڑکی صورت دی شہزادی

حسن کمال جمال اوہدے دی حدوں گل زیادہ

سورج وانگ نورانی متھا نظر نہ کیتی جاوے

جے پتھر دل والا تکے اکھیں پانی آوے

قوس قزح بھروٹے دوئے جیوں عیدے چن چڑھدا

صبر صوفی دروازے داراں تک روزہ بھن کھڑدا

یادو طاق بہشتی آ ہے کستوری رنگ پچھبدے

یا خمدار کمان آبنوسی یا دونوں عرب دے

ہر ہر پلمن وال اجیہا سوہناں سر حقانی

ویکھن سات کلیجہ سلے جیوں ترکش دی کانی

زلفاں ناگ چنن سنگ لٹکے دل دل کنڈل مارے

یا زنجیر والاں دے آ ہے یا کمند ہتھیارے

اکھیں تیز کٹار فولادی آہیاں وچ میاناں

سرخ میان بناتی ملیا سیون وچ نشاناں

نک انگشت نبی اللہ دی تیز چھری تلواروں

اساناں دل کرے اشارت معجزیاں دے پاروں

چن دوکھن دو نویں رخسارے بندی نال سنگارے

بندی بندی چھبدی آہی وانگ زحل ستارے

سوہے ہونٹھ یا قوت کھرے تھیں کاریگر سنوارے

دند لباں وچ کجے آہے وچ شفق جیوں تارے

ٹھوڈی سیو باغ بہشتوں سو ہارنگ غبالوں

گاٹا وانگ صراحی کچ دے جیونکر بھری شرابوں

سینہ تختی صاف چنن دی خوب کریگر جڑ کے

اوس اتے پپتان لگائے چاندی دے پھل گھڑ کے

مٹھے وات ایویں سی جیویں سرخ اناراں کلیاں

گھڑ تل ڈبل روپے والی صاف ہتھا ندیاں تلیاں

تلی چٹی سی لوح روپے دی انگلیاں سن قلماں

شنگرف منہ بھرے نوہنہ سوہے لکھ عشق دا کلمہ

پتلا لک مٹھی وچ آوے اا مکھن ویہی

گندے پانی تھیں رب سرجی صورت پاک اجیہی

روپ انوپ کڑی او آہا وانگ بہار چمن دے

نویں جوانی حسن ارزانی نازک شاخ سمن دے

قد سفید اسرو رنگیلا یا شمشاد گلستاں

وقت بہار شگوفے وانگن منہ کڈھے سن پپتاں

سنبل والی زنجیری بدھے چہرہ پھل گلابی

نرگس مست انبے دی پھاڑی اکھیں مرگ شتابی

لالی وکھ پیشانی والی داغ لگے گل لالے

دند چٹے سن چنبے کلیاں موتی کھرے اجالے

ٹھوڈی وانگ خبانی سو ہی بہی رس بھری سی

پتلا اجا قد رنگیلا نازک شاخ ہری سی

جادوگر دو نین کڑی دے وچ کجلے دی دھاری

صوفی ویکھ ہوون مستانے چھڈن شب بیداری
جیوں چاندی دی مچھلی ہوندی تیویں نک اچیرا
چہرے سورج چشمے اندر ہر دم رکھے ڈیرا
کالی رات ہووے روشنائی جے اوہ جلوہ ڈالے
اکھ کالی ظلمات خضر دی آب حیات پیالے
زلفاں دے خوشبوئی حلے تازے کرن دماغاں
آدم ویکھ مرن جیوں دے ویکھ پتنگ چراغاں
حسن اوہدی پھلاں کھاری باغ ارم وچ وکدی
حور پری جو صورت سوہنی ہر کوئی اسنوں سکدی
باہاں چٹی چاندی لوہڑے استا کار بنایاں !
باہولیاں دو بانہیاں سن دولت نال بھرایاں
گل واؤ دی منہ دے وانگر کوچاں نویں انگوری
یا اوہ آب حباب حسابی آہے عین کافوری
جے باغاں وچ واؤ فجر دی لوڑ کرے سے برساں
ایسا سندر پھل نہ لبھے میں کی صفتاں کرساں
نیسانی کافور دنداں ول ویکھ بہوں شرمائے
غبغب صاف سیو دی پھاڑی ٹھوڈی بیٹھ سہاوے
چاندی وانگر رنگ جنھے دا ہوٹھ مٹھے کھنڈ مصری
مصری سوہنے اس دل تک کے حسن مصردا وسری
پریوں سوہنی تے من موہنی جو بن دی رنگ رتی
شکل نہایت عقل بغاوت جادو گرا کھ متی
دل آمیزی عشق انگیزی آن ادا بھری سی

نازک انگ تے رنگ گلابی سینہ سنگ پری سی
شیریں شکر شکل شمائل لیلیٰ ہیر ملاحت
عذرا بدر منیر زلیخا ویکھ ہووے دل راحت
تازہ روپ آوازہ مٹھا نجم نساء رسیلی
سیف ملوک بدیع جمالے ملیے بن وسیلی
تیز زبان یونانی شاعر صفت اوہدی دے وارے
گنگے ہوندے بول نہ سکدے خوبی بے شمارے
چست طبیعت ہندوستانی فردوسی دی ثانی !
ناز کرشمہ ساز جوانی لکھن ناں آسانی !
مانی تے ارژنگ سیانے کساں دی تدبیروں
اس صورت دے نقش نگاروں عاری سن تصویروں
ایسی سندر صورت لڑکی حور بہشتی نالوں
تخت اتے بیہوش ستی سی خالی سرت سنبھالوں
سیف ملوکے نیڑے جاکے نال کنے منہ لا کے
بہت بلند آوازہ کیتا کسے طرح ایہہ جاگے
گنبد وچ آواز اوہدے دا پیا کنکھارا رولے
اس لڑکی نوں خبر نہ ہوئی نہ کجھ ہلے بولے
ایسے ڈولے سیف ملو کے مارے ستر آلے
ناں اکھ پٹی ناں اوہ ہلی ناں کجھ سرت سنبھالے
سیف ملوکے عقل دوڑایا ایڈی نیند نہ کسے
ناں ایہہ زندی ناں ایہہ موئی جادو ماری دسے
سوہنی صورت ویکھ کسے نوں لگا عشق کڑی دا

اوہ شہدی غم دھایا ہوئی قسمت سخت جڑی دا
اوس عاشق دے کہے نہ لگی تاں اس جادو پائے
ایہو سر عقل وچہ آوے اس نوں کون جگائے
شاہزادہ اٹھ لوڑن لگا تختے دے چوگرد دے
بیجے کھبے لوڑ پواندی ہیٹھ تکے پھر سردے
سر ہیٹھوں اک تختی لدھی چاندی دی جیوں برقاں
اوس اتے کجھ لکھیا ہویا سبز سیاہی حرفاں
جی کجھ اس تے لکھیا آہا بولی سی سریانی
خوشخط سی حرفایت ساری لکھی قلم یونانی !
شاہزادہ ہر علموں واقف طاق آہا ہر وسیوں
نتر جادو سحر کڈھن ویتکھوا اسی اس کسیوں
تختی کڈھ لئی سر ہیٹھوں باہر گھروں لیا یا
دور ٹکا پھر آپوں مڑکے کول کڑی دے آیا
جادو سحر ہٹاون والی پڑھی کلام زبانوں !
اس لڑکی دے سر تے پھوکی کرم ہویا سبحانوں
جلدی ماری نچھ کڑی نے پڑھیا شکر خدائی
تخت اتے اٹھ بیٹھی اونویں ہوش ٹکانے آئی
شاہزادے اوہ تختی اوتھوں رکھی چاپر یرے
آپوں پھیر کڑی ول آیا مڑکے دووجے پھیرے
پھیر گیا تاں تختے اتے بیٹھی وانگ امیراں
ویکھ شہزادہ ہویا سامی نال ادب تدبیراں
آکھ سلام لگا پھر آکھن طالع میرے جاگے

ساعت نیک بھلے دن آئے نحس ستارے بھاگے
بدھ جیسی محبوب شکل نوں ڈٹھا میں غریبے
پھیر سلام تیرے ول کیتا کھلے آج نصیبے
چھماں قدم مبارک تیرے سر صدقے کرساں
نفر بناں ان ملا تیرا لاہ کہنیرا کھٹاں
جاح شہزادے ایہ گل آکھی لڑکی اس نوں ڈٹھا
دے جواب سلام اوہدے دا بول زبانوں مٹھا
صورت ویکھ ہوئی متحیر کہندی بار خدایا
ایہہ جوان جہانوں سوہنا کیہڑے دیسوں آیا
جھنڈ کیں کستوری بھنی کالی کنڈ لاں والی
نورانی پیشانی کھلی ابر و شکل حالی !
اکھیں اندر حسن خماری یا ایہہ نیندر بھریاں
جے ایہہ نظر بھڑاکے تکے جھال نہ جھلن پریاں
شیراں جیڈ زور آور دے نازک پھل گلابوں
نیکو کار فرشتہ صورت وافر حسن حسابوں
بجلی دے چمکارے وانگوں اس دی اکھ چمکدی
الف ازل دے نوروں لکھیا صفت کراں کی تکدی
چہرے اتے رنگ عجائب جیون کھڑیا گل لالہ
پر اندر وچہ ہوئی کوئی داغ محبت والا
بدر منیر اگاس حسن دا بے نظیر شاہزادہ
تک کے اٹھ کھلوتی لڑکی کر کے ادب زیادہ
جان پچھان نہ اٹھی تختوں ہویا جیو بے وسا

ستی جاگی ملی وراگی جیوں پانی نوں تسا
بھیناں بھایاں وانگر دوہاں اک دوجے گل لایا

اوہ ویرا اوہ بھیوں کہندا غیر خیال نہ آیا
دوئے دکھاں والے آہے اگ غماں دے ساڑے

ہک کوکاں ہک ڈھائیں مارے بلدوئے تھیں چاڑے
آکھن ربا اسیں نمانے کس شامت نوں جمیں

نازاں دے پر دردے آہے پئے قضیے لمیں !
رب سہایا اکٹھا کر کے دکھ اسانوں جگ دا

مدت گذری سک سکیندیاں آدم منہ نہ لگدا !
آہیں ڈھاہیں رجن ناہیں باہیں دین کلاوے

رتوں نیر دوہاں مکھ دھوتے رو رو ہوئے پچھاوے
لڑکی آکھے گھول گھمائی جس رستے توں آیا

مین تتی دے طالع جاگے مولی ویر ملایا
کتھوں میں اس دولت جوگی خبر نہیں کی ہوئی

ایس خوشی دے بدلے سانوں کیڈی اوکڑ پوئی
شاہزادہ کر ہائے ہائے رناں گھت کہانواں

کہندا ہک ہک وال تیرے توں میں قربانی جاواں
کوہ قافاں وچ مدت گذری جنگل باریں بھالے

کئی سمندر ٹاپو گاہے ڈٹھے شہرا وجالے
باغ بہاراں پھل ہزاراں باس لئی ہر پاسے

کتوں نہ آئی بو تجن دی عمر گذاری آسے
صورت تیری وچوں آئی مینوں بو تجن دی

تیز جیہی تاثیر کیجے تیرے راست سخن دی
جھلے جند نمانی میری قہر نزول ہزاراں
بھل گئے سبھ تینوں ملیاں دم دم شکر گزاراں
دتا درد اوبال دوہا ننوں پکڑے سنگھ سنگھاں
ہڈ کورے دم ترن نہ ویندے یاد پیاں سبھ سناں
آپو اپنے دکھاں رونوں کوس کسے بھی روندے
ربا اسیں بیچارے کدھرے سنگ اپنے وچ ہوندے
سیف ملوک اس کارن رووے شاہزادی کوئی ہوسی
سیاں دے وچ ہسدی رسدی قید ہوئی بیدرسی
ایسی سندر صورت لڑکی جادو مار سوالی
اس بن پالے بھیناں بھائیاں ہوگ پیا گھر خالی
جس شاخوں ایہ پھل تروٹا شاخ ہوسی اوہ سکی
جس باغوں ایہ سرو پٹایا رونق اس دی مکی
جس ٹوبیوں ایہ موتی کریا ہوگ لڑی اوہ تڑی
رنگ بے رنگ ہووے پیلا زرد جوڑی جس چھٹی
ہن اس بندوں کیونکر چھٹے پھیر ملے سنگ سنگاں
پوئے دوئے پنچھے چھکے قید کیتے بد رنگاں
کون لئے ہن ساراں اتھے پیش نہیں ہتھیاراں
شاہ آوے کوئی راہ نہ لبھدا واہ منی پرچاراں
سخت مہیم غنیم سرے تے یک یتیم ہکلے
رب رحیم کریم چھڈائے قید قدیم اولے
کر اندیشے روئی لڑکی سیف ملوکے تائیں

ایہ جوان رنگیلا ربا آندوئی وچ بلائیں !

اوڑک دیو کرے گا پھیرا ہک دن پاسے میرے

اس نوں نسن مول نہ دیسی اچا کوٹ چوفیرے

کول میرے جد بیٹھا تکسی اس شہزادے تائیں

عیب صواب نہ تکسی کوئی کرسی مارا ضائعیں

دیو آدم دے دشمن ڈھوں تاہیں تک سکھاندے

جے چھپے تاں مشکل لگے کے ہر حیلے پھڑ کھاندے

جس دن مہتر آدم اگے رب سجود کرایا

سبھناں ملکاں سجدہ کیتا دیو نہ سیس نوایا

خاوند دا فرمان نہ منیوس آدم دلوں نہ بھایا

لعنت دا شیطان کہا کے طوق گلے وچ پایا

آدم و نج بہشتیں بیٹھا خوب مقام سکھایا

دیوے دا کوئی داء نہ لگدا لوڑے ویر مکایا !

جنت وچ نہ وڑناں پاوے ہو مرد وو سدھایا

نال اوہدے کجھ پیش نہ جاندی اس نوں رب ودھایا

جس ویلے وس لگا آہا اورک ویر کمایا

جنت تھیں کڈھوایا آدم رو رو حال گوایا

آدم نال انہاں دا رہیا مچیا ویر قدیمی !

ایہ جوان بچے تد ربا جے توں کریں کریمی

کی جاناں ایہ ایسا سوہنا کن سہاگن جایا

ایس قلعے وچ آن بچایا کس شامت نے چایا

ایسا چوہیں دا چمن سارا جھڑیا جس آسمانوں

پیا ہنیرا ڈوبا ہو سی چانن اوس جہانوں

جس تاجوں ایہ لعل چمکدا جھڑیا اندر گھٹے

شاہاں دے سر رہیا نہ ہو سی طالع اس دے گھٹے

شاہزادہ تے لڑکی دوویں زاری کر کر ہٹے

خالی مغز ہویا ناں قوت اکھیں نیر نکھٹے

تخت اتے ہو بیٹھے دوویں کرن لگے پھر باتاں

لڑکی تھیں شاہزادہ پچھدا پتے نشانی ذاتاں

سیف ملوک کہے اے لڑکی کون کوئی توں بندی

کی ناواں کی ذات تساڈی کیہڑے شہر وسندی

آدم ہیں یا حور فرشتہ یا کوئی پری پیاری

آدمیاں وچ حسن اجیہا ڈٹھا ناں یک واری

نام خدا دے سچ دسالیں کوڑ نہ بولیں اتھے

ایسا جوبن نازک دیہی آدمیاں وچ کتھے

لڑکی کہیا سچ سناواں ڈاہڈی قسم خدا دی

آدمیاں دی ذاتے وچوں میں ہاں آدم زادی

پرتوں بھی سچ دسیں مینوں بھائی نیک سرشتہ

صورت تیری دا کوئی ہو سی جنت وچ فرشتہ

صورت مند جوان زمیں تے تدھ جیہا کس ڈٹھا

جادو گرد و نین سپاہی بول موہیں دار مٹھا

جس جس پاسے ٹروا جائیں ٹھگیں رخت والاں دی

جتول ویکھیں سانگ اکھیں دی چیر کلیجہ جاندی

تیرے قد برابر سوہناں باغیں سرو نہ کائی

جس دے پیٹوں پیدا ہویوں دشمن تیری اوہ مائی
آدم ہیں یا حور بہشتی کیہڑی ذات تساڈی
مینوں بھی کجھ ہووے تسلی پچھاں بات تساڈی
سیف ملوک شہزادے کہیا خطرہ رکھ نہ ذرہ
آدمیاں دی ذاتے وچوں میں بھی ہاں مقررہ
لڑکی کہیا آدم ہو کے کیوں کر پہنچوں اتھے
آدم ذات نہیں پج سکدے ملک انہاندا کتھے
پریاں دا ایہ ملک ٹکانا دیو تیاں دے تھانے
آدم سوئی بچے جس نوں دیو کوئی چا آنے
آدمیاں وچ مہیں تتی ڈٹھے پربت کالے
ایہ ولایت ہور کسے نوں نہ رب پاک وسالے
سیف ملوک کہیا گل میری لمیں بہت کہانی
دس برس میں پھردے ہوئے مشکل سخت وہانی
ظالم عشق پری دے والی پیڑ کلیجے جاگی
سکھ سلامت گھر دے چھڈے سفر ملامت جھاگی
جنگل تے کوہ قاف سمندر کتنے ٹاپو بیلے
بھکھاں تساں دسیاں پالے جھلے تاں اس ویلے
عجب عجائب جاہ ٹکانے ڈٹھے بے تحاشے
آدمیاں جو سنے نہ کنیں ویکھے شئیں تماشے
بحراں براں شہراں اندر جو میں نظری آئے
وچہ حساب نہ آون توڑے گندیاں عمر وہائے
بھلیوں بھلیاں چیزاں تکیاں انت نہیں کجھ رہیا

پر کوئی چیز تماشا نا ہیں ڈٹھا تیرے جیہا
تیرا سر عجائب ڈٹھا پتہ نہیں کجھ لگدا
ایسی بار غبار جنگل وچ سہد سنکار نہ جگدا
غول اجاڑے وسدے اتھے یا کوئی راشک ظالم
ہور نہیں کوئی جون وسندی ملکوں باہرا عالم
تینوں کس نے چاہ لیاندا دوجا کول نہ کوئی !
مائی باپ کتھے ہن تیرے کتھے جمیں ہوئی
کس دے پیٹوں پیدا ہوئییں کس نے جمیں پالی
صورت سیرت دی توں ایسی صفت خداوند والی
سدا گلاب تیرا مکھ تازہ کھڑیا سی کس باغوں
کس دا خانہ روشن آہا تیرے روپ چراغوں
لڑکی کہیا سن وے بھائی پچھ نہیں گل ساری
تیرے وانگن میں بھی آئی وخت قضیے ماری
دور دراز میری گل لمیں بے انداز کہانی
بھائی کجھ نہ پچھ میرے تھیں میں ہاں در در نجانی
جے میں دکھ قضیے پھولاں بھڑک لگے اگ چھاتی
توں بھی جھل نہ سکسیں مولے بلسیں وانگر باتی
سیف ملوک کہیا میں اگے سڑ سڑ ہویا بھجی
بلنے دا نہیں صرفہ مینوں رکھ نہیں گل کجی
نام نشانی حال حقیقت کھول سنائیں مینوں
درد ونڈے گل کھولے ملدا دردی ساتھی جنیوں
دکھیے دی گل دکھیا سندا قیمت قدر پچھانی

کی دھیا جو دیکھے اگے دے نہیں وہانی

جیوں دیکھے نوں دھیا مل کے ہنجوں بھر بھر سوندا

سکھیے تائیں تک کے سکھیا ایسا خوش نہ ہوندا

ماتم والے دے گھر ناریں جا منہ پلے پاون

دھیا تکن تاں دکھ اپنے پچھے باجھ سناون

لکڑ اپنے رکھوں وچھڑی تارو چھنی سنگوں

دو نویں رلیاں دن لگیاں کوک سناون چنگوں

پہلاں اپنا نام دسالیں سوکھے گلاں کریئے

ہک دوجے دے واقف ہو کے نال اتفاقے مریئے

لڑکی کہیا ہن میں دساں کن دلے دے اتوں

میرا نام باندے آہے گھر وچ ملکہ خاتوں !

بیں سال بیٹی بادشاہے دی بہت لڈکی گھر وچ

باپ میرا سلطان ملک دا سراندیپ شہر وچ

اوہو تاج دا تخت سائیں کروا حکم چوفیرے

فوجاں لشکر مال خزانے رکھدا گھنے گھنیرے

تریوے اسئیں اوہدے گھر دھیاں اک اساڈا بھائی !

عیشاں خوشیاں موجاں اندر چارے ساں ہکجائی !

کوں کے تھیں گھڑی نہ وسدے نج بھیناں نہ بھائی

اچن چیتی پیا وچھوڑا ڈاہڈے قلم وگائی

نج جتیدی ماں تتی نوں یا جمدی مرویندی

کاہنوں دودھ پلائیوس مینوں زہر گڑھتی دیندی

بھیناں ویر وچھتے میں تھیں بابل مائی سیاں

لڑوں تروٹی کونج نمانی پنجریاں وچ پیاں
گل سناندی ملکہ خاتوں ہنجوں بھر بھر رنی !
کہندی ویرا بھیناں نالوں ایوں کر میں وچھنی
ساڈا سی اک باغ ہزاری خوب طرح دا بنیاں
سدا رہے رنگ لایا اوتھے گلاں پھلاں گھنیاں
چوہیں پاسیں باغ بغیچے جا آہی وچ باندی
اس جائی بنگلہ بنیاں صفت نہ کیتی جاندی
چتر کاری بے شماری خوب سبھے تدبیراں
تتر ، مور ، چکور لکھائے ہور کئی تصویراں
بہت صفائی تے روشنائی رونق باہر انتوں !
دنیا اتے سی اوہ گویا بنی نشانی جنتوں !
اس بنگلے دے ہیٹھ اگیرے حوض آہا اک بھائی
ترے سے اندر تریہاں سیاں دی چوڑائی لمبائی
اس حوضے دے چوہیں پاسیں شیر سنہری چارے
شیراں والی صورت دسدی بہت زور آور بھارے
دوہنہ شیراں دے موہوں پانی وگ وگ ہوندا جاری
دوجے دوسن پینڈے جاندے حکمت بنی نیاری
بنگلے اندر کھیڈن جائیے سدا اسیں رل بھیناں !
ہسن کھیڈن کم ہمیشہ غم دا نام نہ لیناں !
حوض اندر سی کشتی رکھی پھیر اوہدے وچ تریئے
ہر ہر پاسے باغاں اندر سیر خوشی دی کریئے
اک دن کرناں رب دا ہویا مارے پر تقدیرے

بارے طالع لیکھ متھے دے الٹائے تقصیرے
بھیناں نال ہمیشہ وانگر پے کشتی وچ تریاں
غیبوں بھاء تتی دے پیاں آن کلاماں بریاں
اچن چیت یک پنکھی چٹا او ڈوا اوڈا آیا !
وڈا قد زور آور بہت انت نہ جاندا پایا
رناں تے دھر زور پکھیرو چھٹاں اتے آیا
دہشتناک ہویاں سبھ سیاں خوفے نے جھل پایا
کشتی اندر آہی سلامت رہ گیاں سبھ سیاں
میں نکری بھیڑی جرمی پنکھی دے ہتھ پیاں
دہشت خوف اوہدے نے مینوں پایا چھل اجیہا
مردے وانگ ہوئی بے طاقت ہوش سنبھال نہ رہیا
خبر نہیں اس کیکر چایا کیہڑے رستے آندا
کتنا دور ایتھوں گھر اساڈا کس طرفے راہ جاندا
جس ویلے میں اکھ ہگاڑی ہوش نویں سر آئی
اپنا آپ اس تختے اتے ڈٹھا ایسے جائی
ناں اوہ کشتی ناں اوہ سیاں ناں اوہ حوض بغیچے
ناں اوہ پنکھی نظری آیا دوں کدھے سر دیچے
یک جوان رنگیلا ڈٹھا بیٹھا اگے میرے
صورت سورج وانگ نورانی روشن کرے ہنیرے
جس ویلے میں اس دل ڈٹھا لگا کرن سلاماں
ہتھ گھمائے صدقے جائے کردا ترت کلاماں
میں سلام نہ جھلیا اگوں رہیوس چپ چپاتی

کہن لگا اے دلبر لڑکی توں ہیں میں پچھاتی
مینوں بھی ہے تدھ پچھاتا کون کوئی میں بندا
کیہڑے دیس ملک دا راجہ کیہڑے شہر وسندا
میں اگوں پھر بولی رکھی میں کی جاناں تینوں
ناں ڈٹھوں ناں بھاکھوں اگے نہ ہن بھانویں مینوں
اوس جوانے ایہہ گل سن کے چھوہ ہی پھیر کہانی
کہندا مینوں نہ کر خفگی سن گل بی بی رانی !
نچ جوان نہیں کوئی میں بھی قلزم دا شاہزادہ
باپ میریدا باپ تیرے تھیں راج اقبال زیادہ
نکی سی تد صورت تیری مینوں نظری آئی !
ڈیناں وانگن ظالم نیناں سانگ کلیجے لائی
بادشاہی دا ذوق نہ رہیا شوق تیرے دل پھڑیا
عیش خوشی دا رہیا نہ چیتا لوڑے تیری چڑھیا
مدت ست برس میں ہوئے طلب کمال تیری وچ
رات دہاں چھوہ بہندا رہیا خواہش بھال تیری وچ
کھاون لاون کجھ نہ سبھا ناں نیندر بھرستا
چھپت پرت بتیرے کیتے مت کوئی چلے بتا
کتنی وار وٹائی کایاں ظالم عشق اکایاں
زہر پیا غم صبر نہ رہیا تدھ تے چت وکایاں
تینوں پکڑ لیاون کارن جتن کیتے بتیرے
ستاں برساں وچہ نہ لگا دا میرا سنگ تیرے
ترلے ہاڑے جتنے کیتے پیش نہ گیا کوئی

توں معصوم نا بالغ رکھیں پاکی سر منہ دھوئی
میں بھی دیوتیاں وچ آہا سپہ سالار کہاندا
نال تیرے کجھ زور نہ چلیا اک گیوس غم کھاندا
دیواں تائیں قوت بہتی کتنے آسن کر دے
پل وچ ودھدے پل وچ گھٹدے چھپن وچ نظر وے
ہوروں ہور بناون صورت بن سکدے کئی چیزاں
کدے ڈراون ویری دسدے کدے مثال عزیزاں
آدم ہے کی چیز بے چارا نال اونہاندے پوئی
جھٹ اندر جا کھڑ دے ایویں ال کھڑے جیوں بوئی
پر اک لیکھے آدم ڈاہڈا پتہ تساتوں دیواں
ظاہر باطن پاکی ہووے پیش نہیں پھر دیواں
ظاہر پاکی جسے جامی جے بندے نوں ہووے
ظاہر دے جن بھوت نہ پوہندے جتھے جا کھلووے
باطن پاک ہووے جس نیت اندر وچ صفائی
ویری دیو ابلیس یعنے پیش نہ جاندی کائی
انہاں گلاں اندر وڑیاں قصہ ہے ٹٹ جاندا
سدھی صاف محمد بخشا چلیں بات سناندا
ملکہ خاتوں گل سناندی سیف ملوکے اگے
اوس دیوے پھر مینوں کہیا واہ میری کد لگے
جاں جاں جسہ جامہ تیرا پاک آہا ہر میلوں
میرا زور نہ ٹریا کوئی بچییں اوس طفیلوں
جس ویلے ہن بالغ ہوئیں آئی حیض پلیتی !

واہ لگا تدچاء لیائیوس آس پوری رب کیتی

خاطر جمع تسلی کر توں خطرہ رکھ نہ جھورا

ماں پیو بھیناں بھائیاں والی حرص نہ رکھیں بھورا

توں معشوق میری میں عاشق اس تھیں کون چنگیرا

شہر ولایت اتے کرساں راج حکم سبھ تیرا

دشمن تیرے گھائل ہو سن خوشیاں عیشاں تینوں

ہور کسے دی چاہ نہ رکھیں جان پیارا مینوں

جوڑی جوڑی کڑی تے لوہڑا یاری کیتی بھاگاں

میں راجہ توں رانی ہوسیں وس سیں سنگ سہاگاں

چاء نہ رکھیں ویس وطن دا ایہو وطن بنائیں

وہٹی جدوں ویاہی جاندی رہندی پا کہائیں

بنے نال بنے جد الفت پچھلے یاد نہ رہندے

دوئے جی اکٹھے ہوون خوشیاں کر کر بہندے

ماپے بھائی بھیناں سیاں تاں ہن مکھ وکھاون

اوہ نہیں آ سکدے اتھے تاں ہی تیرا جاون !

ایہہ ولایت پریاں والی دیوتیاں دے خانے

آدمیاں دا آون اتھے ناہیں کسے بہانے

اصلوں آدم ذات اس جائی نہ آیا تاں آسی !

ہک آدم دا خطرہ مینوں مت اوہ پھیرا پاسی !

خوب جوان بہادر سوہنا ہوگ شہزادہ کوئی

لمیں بہت کہانی اس دی ترت بیان نہ ہوئی

مینوں بھی ہے خوف گھنیرا اوس دلیر جوانوں

علم کلاماں وچوں آہی ایہو خبر اسانوں
جاں ایہ گلاں دیوے دسیاں تاں میں بھتی رنی
ہائے ہائے ربا بھیناں نالوں رہساں کویں وچھنی !
ماپے پئے سیاپے کر سن کی جاپے کی ہوسی
بھیناں ویناں کر کر مر سن دیر پیانت روسی
سیاں جس دن بھورے پیاں جدوں پڑیوچ گیاں
کر سن یاد صواد نہ رہسی ہنجوں روسن پیاں !
ایہو درد میرے دل آئے رو رو کوکاں ماراں
ماپے بھیناں بھائی باجھوں ناں میں جھٹ گزاراں

- - - -

اوہناں باجھوں صبر نہ مینوں ناں توں دل نوں بھاویں
بھانویں رنج میرے پر ہو کے جانوں مار گواویں
جاں ایہ گل سنی اس دیوے چڑھیوس غضب ہنیر
اس تختی تے جادو کر کے قید کیتی جند میری
مردے وانگ اس تختے اتے پئی رہاں ہر ویلے
بوہے اتے رہن کھلوتے پاہر و شیر مریلے
اوہو دیو مہینے پچھوں پھیر میرے دل آوے
تختی کڈھ لیے سر ہیٹھوں ہوش میرے تن پاوے
کھانے دانے چنگ چنگیرے رنگ برنگی چیزاں
حاضر آن کریندا اگے پُھدا وانگ عزیزاں !
کتنی مدت ہے تدھ ستیاں کتیروز لنگھائے
میں کہندی یک ساعت گزری اوہ پھر ہاسہ پائے

کہندا مینوں ستیاں تینوں ہویا اک مہینہ
تیرے بھانے ساعت گزری سن توں یار نگینیاں
میں اگے پھر کھانے وھروا خوب طرح دے پکے
جتنی طلب ہووے میں کھاواں خوش ہوندا اوہ تکے
جاں پھر مینوں تازی تکے کر کر منت زاری
کہندا مینوں ہے معشوقہ نال میرے کر یاری
اوہ گل اس دی یاری والی موہرا لگدی مینوں
سدھے منہ نہ بولاں کہندی بھس سر پاواں تینوں
پھیر میرے تے غصے ہو کے جادو پاء سنوالے
تختی وچہ ہنر کجھ کر کے ہوش سنبھالا ٹالے
آپوں جاندا پا مہینہ پھیرا ات ول مارے
ایسے ڈولے قیدے اندر میں دس برس گزارے
ملکہ خاتون دی گل ساری سیف ملوک شہزادہ !
سن حیران تعجب ہویا کردا فکر زیادہ
ہک تھیں ہک چھڑیندی ڈاہڈی مشکل میں سر آوے
ایہ قلعہ اوہ دیو مریلے کیویں رب بچاوے
جاء نہ اپنے چھپن جوگی کتول چھپاں ن نساں
دیوے نے ہن جان نہ دیناں مارگ دے دے کساں
اچی گل رہی اک پاسے خیر جیویں کجھ ہوئی !
پر ایہہ لڑکی قیدے اندر پئی ہمیشاں روئی
ملکہ خاتون نوں چھڈ نسن ہے نامردی خاصی
یا میں بھی مرجا ساں اتھے یا اس ہوگ خلاصی

ایہ بھی آدم میں بھی آدم نالے ویر بلائیوس
رب سبب بنایا کائی تاں اس جائیں آئیوس
دیوے نال لڑائی کریئے جس دیوے قتل اللہ
ہمت اندر فرق نہ رکھے آپ کرے مت بھلا
مرداں دے کوئی پچھے پوندا اوکڑ اوسر ویلے
مردو نگارے کدی نہ ہارے وانگر شیر مریلے
ہک شاہزادی دوجا لڑکی تریجا ذات زنانی !
چوتھا رو کے حال سنائیوس چھڈ سُن شیطانی
مشکل والے دے سر اتے مرد جدوں آ چکا
زاری سن کے یاری کر سی چھوڑ نہ جا سی سکا
دیوے کولوں ہرساں ناہیں جے زندگانی میری
ملکہ خاتون نوں چھڈ نساں کی جوانی میری
سیف ملوک دلیری کر کے بیٹھا رکھ ہوشیاری
ملکہ کہندی ہے شاہزادے دی میں گل ساری
توں بھی اپنی گل سناویں جے کجھ ہے سرورتی
کتھوں آئیوں مطلب کیہڑا چلیوں کیہڑی دھرتی
نازک بدن شاہزادہ دسیں صورت وانگ ملوکاں
سوہناں دانشمندا کابر سالک سلک سلوکاں
رستم وانگ بہادر لبھیں نادر لوتھ بدن دی
سبھ ہتھیار سنگار سہائے انگ پوشاکی بن دی
عمر اوائل روپ زیادہ باغ بہار چمن تھیں !
کس مصیبت بھاری تینوں آندا کڈھ وطن تھیں

آدم زاد نہ پچدا اتھے باجھوں پری وسیلے
کس آفت نے چالیاندوں آپھوں کس حیلے

سیف ملوک کہیا اے ملکہ آہے لیکھ اولے
پچھن تھیں کی حاصل تینوں چھیڑ نہیں گھا الے

پچھ سرود نہ مستاں کولوں ہندوستان نہ فیلوں
سڑیاں نوں نہ ساڑیں ملکہ باز آ ایس ولیلوں

لمی گل کہانی میری باہر انت حسابوں
چھیڑ نہیں کی لیناں ملکہ ایس سوال جوابوں

تھوڑی مدت وچ نہ مکدا لماں قصہ میرا !
دیو آوے تک تینوں مینوں کرسی بیرا بیرا

وخت قضیے گندا ہویا میں رہاں وچ زاری
اچن چیتی آوے سر تے بنے مصیبت بھاری

مینوں ویکھ سڑے کھا غیرت بھڑک لگوس اگ سینے
یا مارے یا پکڑ وگاوے ہوری کسے زمینے !

ملکہ پچھدی کی دہارا چنوں ہے دن کتنا !
کہیا شاہزادے روز فلاناں گیا مہینہ اتنا

ملکہ کہندی نہ کر خطرہ رہندے پنج دہاڑے
انہاں دناں وچ آوگ ناہیں توڑ مہینہ چاہڑے

جس دن ہوگ اوائی اس دی میں دس سال اس ویلے
تیرے نال برابر اس نوں سچا رب نہ میلے

رکھ تسلی پکی دل وچ کھول حقیقت ساری
بید اگے پھر دن لگا اپنی مرضی آزادی

مصر شہروا میں شاہزادہ پیا بہت لڈکا
ماؤ پئو گھر پت پیارا آہا مہیں اکا
شکل بدیع جمال پری دی لکھی ہوئی ڈٹھی
اگ لگی کجھ آب نہ رہیم ویہہ ملیا جو چٹھی
بیڑا ٹھیل سمندر میرا ماپے گھرنوں پرتے
اگوں صاعد یارو چھناں قہر میرے سر ورتے
ستر ہزار جو بیڑے آہے غرق ہوئے وچ پانی
بھلے بھلیرے یارو چھپنے لگی کیہے کافی !
صاعد یار پیارا بھائی خاصہ دل دا جانی !
سوہنی صورت سہنیں گلیں آہا میرا ثانی
اس نالوں جد پئی جدائی تیل پیا وچ اگی
پھٹے اتے لون لگائیوں سانگ دوارہ لگی
اول آخر تیک کہانی ذرہ ذرہ کر دسی
گلاں کردا آہیں بھردا ہنجوں بدل وسی
باغ ارم کوئی جا سنیندی اوتھے اس دا ڈیرا
باپ میرے کئی وس لگائے دس نہ پئی چو پھیرا
مینوں بھی ہن مدت گزری اسے لوڑے چڑھیاں
اج توڑی کجھ پتہ نہ لگا پانی پیا نہ سڑیاں
عشق کرے سکھ چھڑائے دیس وطن گھر ماپے
شاہزادے تھیں وحشی جنیوں ڈاہڈے پئے سیاپے
میرے مگر پیا اوہ ظالم لین نہ دیندا ساہی
ہر ہر پاسے جھوٹے دیوے پاء گلے وچ پھاہی

مورت والی نے کر جادو میں نماناں مٹھا
کیتوس ظلم قصائیاں وانگر لتاں دے دے کٹھا
بن آئی جند نکلے نا ہیں کوئی جہان نہ جھلدا
ڈاہڈے دے ہتھ قلم محمد دس نہیں کجھ چلدا
بھنبل بھوسے کھاندا پھروا ہر جنگل ہر غارے
چھپے شہدی جان عذابوں جے کوئی آفت مارے
سنگی ساتھی سبھ کھڑائے جو منجھال غماں دے
اپنا ساس کرنگ نہ چھڈ یار ہے شماروں دے
عشق مہار پھڑی ہتھ پکی وتے جھل چراندا
تک نکیل نہ ہٹن ویندی مناں جو فرماندا
راس ستارہ راس نہ ہوندا انت اوساس چلاندا
ساس اوواس نہ باس سجن وی بہتر جے مرجاندا
کیا گناہ کبیرہ کیتا شامت جس دی بھاری
بھاہ النبے دوزخ والے سڑ دے عمر گزاری
کتے بدیع جمال پری دی جیوندیاں دس پوندی
لوڑن دا وسواس نہ رہندا آس ملن دی ہوندی
مینوں بے وفائی اوسدی بہتر لکھ وفاواں
وڈی خطائی کول سجن دے بناں پاک خطاواں
توڑے عشق پری دے اندر کیتی نہیں خطائی
پھر بھی پر تقصیر کہاواں کرے کیویں اشنائی
جیوندیاں کوئی سکھ سنیہا آیا نہیں پری دا
پتہ نہیں کجھ ہوسی اس نوں میری رنج جری دا

آس تجن دی رحمت اتے مویاں متے سنبھالے
سر منگے تاں حاضر کریئے ہتھیں پکڑ حلالے
وانگ شمع دل روشن عشقوں جاں سر شمع کپیندا !
سر کپین دا درد جھلن تھیں نور زیادہ تھیندا
دریاراں دے مرناں بہتر اس بن جیون نالوں
طرف پری دی راہ نہ لدھا اتنی دوڑوں چالوں
نال پری دی مورت ڈر دے نہ دکھ کھول سنائیے
نازک انگ پری دی مورت مت ایہ بھی اک جائے
تپ تاثیر غماں دی کولوں پیڑ سرے نوں لگے
پیڑاں جوگا ہے دم میرا ہے پیڑاں جس اگے
پتہ بدیع جمال پری دا یا اس باغ ارم دا !
جے مینوں ہتھ لگدا کدھروں اوہ سی داروں غم دا !
دلبر کارن گھر در سٹے اٹک نہ رہیوں ڈر کے
جان تلی دھر لوڑاں گا کدے تے ملساں مر کے
سیف ملوک ایہ گلاں کر کے رناں نال غماں دے
ہو بیتاب پیا جیوں ہوندی جان لباں پر ماندے
ملکہ کہیا باغ ارم دی جے دس پاواں تینوں
نالے خبر پری دی دیواں کہو کی دیسیں مینوں
پتہ بدیع جمال پری دا ایک سناواں
کی انعام ملے گا مینوں دتیں وانگ بھراواں
ملکہ خاتون دی گل سن کے سیف ملوک رنگیلا
آہیں ڈھائیں بھر بھر رناں ہو گیا رنگ پیلا

اچن چیت ترا ہے واگن کھل گئے دل ویدے
جیونکر روزے واراں وسدا چن مبارک عیدے

یا جیوں سنیاں شاہ علی نیکامہ بانگ نبی دا
جیونکر مچھلی نوں ہتھ لگا چشمہ خضر ولی دا !

یا جیوں روز قیامت والے سخن شفاعت والا
اوگنہاراں دے کن پوسی ہوسی روح سکھالا

جیوں یعقوب نبی نوں آئی مصر ولوں خوشبوئی
جیوں یوسف دے مل وکن دی خبر زلیخا ہوئی

نعرے مار رناں شاہزادہ کر کے ہائے ہائے
ہوش سنبھال چلی ہو راہی نین وںجن چھلائے

عین شراب بیہوشی والا لگا چین پیالہ
پھیر طبیعت جائی رکھیوس کر کے بہت سنبھالہ

ملکہ خاتون نے جد ڈٹھا شاہزادے دا روا
مارا وساس لگی فرماون سن بھائی مقبولا

قسم کراں میں رب سچے دی جس بن رب نہ دوجا
اوسے دی سبھ زہد عبادت اوسے دی سبھ پوجا

جے میں گھر پیو دے ہوندی سراندیپ شہر وچہ
نال بدیع جمال پری دے تدھ ملاندی گھر وچہ

پر ہن کجھ نہ چارہ چلدا کی وس لاواں بندی
تیری بید ہوواں جے چھٹاں قید میرے تن مندی

دکھ قضیے تیری سن کے برہم لگا دل میرے
مرنے تیک نہ جاسن مینوں ایہ افسوس گھنیرے

قید اپنی دا غم نہ رہیا برم لگا ایہہ بھارا
جے توں گھر وچ ملدوں مینوں وسدی پیارا

میں ہن قید ہوئی وچ ٹاپو محکم کوٹ چوفیرے
ڈاہڈی بند خلاص نہ ہوندی جے چلاں سنگ تیرے

ملکہ دی گل سن شاہزادے ہو کے مثل یتیماں
اٹھ کھلوتا تختے اتوں کرن لگا تعظیماں !

ملکہ اتوں ہتھ گھمائے صدقے ہو ہو جائے
چم زمیں سلاماں کر مڑ مڑ سیس نوائے

جس رستے توں آئی ملکہ میں صدقے اس راہوں
جس موہوں ایہہ گل الائی جند واری اس ساہوں

جتھاں اکھیں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیں تک لیاں
توں ملیئیں تاں ساجن مایا ہن آسان لگ پیاں

ملکہ ول ہتھ بنھ کھلوتا روندا ایویں ہوندا !
اکھیں پانی ڈل ڈل کردا ہنجوں ہار پروندا

صبر قرار آرام نہ رہیا بہت ہویا دل تتا
ملکہ اگے منت کردا دس بھینوں کوئی پتا

ملکہ خاتون کہندی ویرا بیٹھ تحمل کر کے
خوب طرح متوجہ ہوویں کن میرے ول دھر کے

یار بدیع جمال پری دی دساں کھول کہانی
پکا پتہ نشانی دیوں اگوں رب ملانی

سیف ملوک نچلا بیٹھا کن ولے دھر کے
سر دھڑ جسہ جامہ رکھیا ملکہ ول کن کر کے

ملکہ خاتون گل پری دی آن شروع پھر کیتی
خوش آواز فصیح زبانوں نالے دکھاں سیتی

ہک آواز زنانہ آہا دوجا جیبھ رسیلی !
تریجا دانشمند اکابر کر دی گل رنگیلی

خوش آواز ہووے جے دکھیا سروں ادا سہاوے
پتھر دل نوں موم کریندا جاں کوئی قصہ گاوے

اوہ آوارہ جیبھ رسیلی اوہ دلبر دا قصہ
اوہ عاشق سی سننے والا سن سن لیندا حصہ

شوق جدھے تھیں شاہی چھڈی گھر در دیس بھلائے
براں بحراں کوہ قافاں وچہ مر مر عمر لنگھائے

جاں اس کوئی محرم لبھے دکھے دکھ ونڈائے
دے سبھ کہانی اس دی دس پکیری پائے

نال ادا آواز بھلیری بات صحیح سناوے
کرو قیاس محمد بخشا کیسی گل سکھاوے

ملکہ کہندی سن وے ویرا رکھیں یاد سنائیاں
اسیں تو یوے بھیناں آہیاں ہکسے پیٹوں جائیاں

بھین میری اک بدرہ خاتون اوہ کجھ ہیسی
مماں پی پنگھورے کھیڈے صورت موتیں جیسی

ہک دن ماں میری اس ویلے حوضے اتے آئی
جس حوضے توں پکڑ لیاندا مینوں دیو قصائی

دائیاں خدمتگاراں کھلیاں ہر اک دا مکھ لالہ
ماؤ کول پنگھوڑ انگیا بدرہ خاتوں والا !

نرم کباب بھجن تر تازے دھم گھتی خوشبوئی
چاول کلے رنگ برنگی نعمت چیز نروئی
اس حوضے دے وندے آبا ماں میری دا ڈیرا
سر تے سایہ دار کھلوتا چکڑی رکھ وڈیرا
مائی میری سی کی تکدی قدرت نال خدائی
رکھ اتوں اک بڈھی مائی دھرتی اتر آئی !
ماں میری دے کول پلنگ تے بیٹھی آن شتابی
ماں میری نوں اس تھیں آئی دہشت بے حسابی
بڈھی عورت ماں میری نوں کہندی رکھ والا سا
میں گواہنڈن تیری بی بی نہ ڈر میتھوں ماسا
کوہ قافاں وچ گھرا ساڈے راج حکومت اساڈی
میں بھی بادشاہے دی بیگم بھاری ہے پت ساڈی
شارستان سنہری جیہڑا نبی سلیمان والا !
اوہ ہے وطن سہاوا میرا سندر دیس نرالا
اوس ملک اک باغ ارم دا اوتھے ہاں میں رہندی
اوتھے محل چبارے ساڈے جا ڈٹھیاں بھکھ لہندی
اوس ولایت ساری اتے جس دی ہے سلطانی
شاہ شاہپال اوہدا ہے ناواں اس دی میں زنانی
بیگم خاص نہیں گھر اس دے اوس وڈی سرداری
دیواں پریاں سبھناں اتے حکم او ہدایت جاری
شاہ شاہپال میرا جو خاوند وہ بیٹا شاہ رخ دا !
شاہ رخ دا پیو نبی سلیمان بن داؤد فرخ دا !

دائم اسیں تسیں ہمسائے آڈی وے شاہزادے
پریاں اسیں رہیے وچ پردے ظاہر آدم زادے
مینوں اک مہینہ ہویا اس باغے وچ آیاں !
نوکر چاکر خدمت والے نال بہوں دھن مایاں
ہن میں پرت گھراں نوں چلی رہو تسیں سکھ واسی
ایہ سر تے ایہ باغ تساڈے ہوئے اسیں او واسی
کھانے تیرے دی خوشبوئی مغز میرے وچ پہتی !
تاں میں کول تیرے آ بیٹھی رغبت اٹھی بہتی
بھر کے تھال جواہر موتی ماں میری نوں دیندی
کہندی ہن توں بھین دھرم دی میں سہیلی تیندی
ایہ تحفہ میں دتا تینوں کیتا بھائی چارہ !
ورتن کراں محبت والی بنیاں راہ ہمارا
ماں میری نے اتوں ڈٹھا تخت اوہدا دل دھریا
کی تکدی ہتھ تھال پری دے تہاڈی وانگن پھڑیا
مروار یزر مرد سچے یا قوتاں رنگ لایا !
مانک موتی ہیرے سچے لعلاں تھاں سہایا !
ست گوہر شب تاب ٹکائے سبھناں اتے کر کے
رات ہنیری روشن ہوندی جے رکھیے ہتھ دھر کے
بنگلے باغ تلاب چوفیرے ہوئی روشنائی
ایہ تحفہ اس بڈھی و تالیا اساڈی مائی
ماں میری دی گودوں اس نے بھین میری پھر چائی
بہت پیار محبت کر کے منہیں اپنے پائی

نال خوشی دے دودھ پلایا بدرہ خاتون پیتا !
پھیر پری دی ہوئی تیاری اڈن تے دل کیتا !
ماں میری نے کہیا اس نوں سن توں میرے بھینے
دھی میری تدھ ممیں پانی میں بھی بدلے دینے
دھی اپنی نوں دتیں مینوں میں بھی اس نوں چاواں
ممیں پاواں دودھ پلاواں صدقے صدقے جاواں
جلدی حکم پری نے دتا خدمت گاراں تائیں
آندا چاء پنگھوڑا انہاں رکھیا آن اوتھائیں !
ماں میری نے پلہ چایا دھی پری دی ڈٹھی
سوہنی ہیر زلیخاں سسیوں شیریں شکروں مٹھی
شمع نورانی خاور والی ویکھ اس نوں شرماوے
جنت دی کوئی حور حسن دی تاب نہ مول لیاوے
جیوں انر پکے دا دانہ ہوئے جلال آبادی
موتیں وانگ صفائی جسے لعلوں تاب زیادی
صورت ویکھ ہوون دلبریاں پریاں ہور تمامی
نیناں اگے ہرگ شکاری ہوندے ویکھ سلامی
ایسا حسن اس لڑکی اتے جے اوہ ہوندی ظاہر
ہر ذرہ ہو سورج چمکے روپ حسابوں باہر
ہر ہر وال اوہدے وچہ آہا سو سو پیچ گمانی
صورت دا کجھ انت نہ آوے کاریگری زبانی
جھنڈا اوہدی دیاں والاں وچوں مغز چڑھے خوشبوئی
ویکھن سات اساڈی مائی بے خود بے سدھ ہوئی

ذرہ سرت سنبھال نہ رہیوس غش اجیہی آئی !
کردی بے تاب شتابی تاب شکل دی مائی
اس لڑکی دی مائی ڈٹھا ماں میری وار والا
کول اوہدے کوئی باغ ارم دا پھل آہا خوش پھولا
اوہ پھل ماں میری دے سر تے اوس پری نے لایا
ساعت پچھوں ہوش سنبھالی جگرا جائی آیا
ماں میری پھر آکھن لگی حمد خداوند تائیں
واہ واہ قادر پاک کاریگر اس حکمت دا سائیں
قطرے آب منی دے وچوں ایسی شکل بناندا
پتھر تھیں کر نظر کرم دی چن سورج چمکاندا
خشخش جیڈا بیج پنگھیرا خاکو اندر رلدا !
اس تھیں رکھ بلند بنائے رنگ برنگی پھل دا
پانی بوندا اسمانی آوے سپاں دے منہ پیندی
اس تھیں در یتیم بہائے قیمت پوے نہ جیندی
کالے پتھر وچے سڑ دے اندر کان بدخشاں
انہاں وچوں لعل بنائے بے بہاء درخشاں
خلقت اس دی رنگ برنگی دھن اوہ سرجن والا
آپو اپنی صورت دیتوس اک تھیں اک اجالا
لکھ کروڑاں ہو ہو گذرے اس دھرتی وچ مٹی
سندر صورت ظاہر کر کے پھیر رلاوے مٹی
ماں میری نے اس لڑکی نوں کُچھڑ اپنے چایا
مانواں وانگر ممیں پانی مٹھا دودھ پلایا !

اس لڑکی دی ماں پری نے کیتا قول زبانی
جب لگ دھی میری دی ہوسی دنیا تے زندگانی

تیرا حق بھلا سی نا ہیں چھوڑ وفاء نہ بھسی
ہر مہینے وچ اک ہفتہ پاس تیرے آر ہسی

دھی میری تے تیری بھیناں آہین دوئے بھی بھیناں
فرض اس تے ہر چنے اندر درشن تیرا لیناں !

جیسی اس دی مائی میں ہاں توں بھی ایسی مائی
کیتی شرط میری نہ بھلسی جے ایہ میری جائی

بدرہ خاتوں ایس سہیلی اس دی ایہ سہیلی
خیری خیری میلے انہاں پاک خداوند بیلی

بدرہ خاتوں اڈنہ سکدی نال اوہنوں جے کھڑیئے
نالے خوف متے اوہ کھاوے جاں دیواں وچ وڑیئے

نہیں تاں نال سہیلی اوہ بھی باغ ارم دا تکدی
ایہو اتھے آیا کرسی اوہ نہیں جا سکدی

شرط اقرار پکے رنگ کر کے اڈگیاں اوہ پریاں
بول اتے ہن پہرہ دیون اس دن تیک نہ ہریاں

اوہ بدیع جمال پری سی لڑکی وچ پنگھوڑے
چوہداں برساں دی ہن ہوئی چڑھی ہووگئی چوڑے

جب لگ میں رہی اس جائی تکدی رہی تماشہ
اوس بدیع جمال پری دا دائم ہے ایہ خواشہ !

ہفتہ اک مہینے وچوں باغ اساڈے کھدی
صورت حسن اوہدے دی تابوں جوت شمع دی گھٹدی

روئے زمیں تے ثانی اس دا صورت مند نہ کائی
ناں پریاں ناں آدم وچوں ساری وچہ لوکائی

سیف ملوک کہیا ہے ملکہ بھین دھرم دی لگیں
سچ کہیں کہ کوڑ خوشامد کر کے ہینوں ٹھگیں !

ملکہ کہندی سن وے ویرا بخشے رب پناہاں
اللہ بھاوے کوڑ نہ آکھاں جیکوئی ڈھوئے چھاہاں

کوڑے بندے رب نہ بھاون یمن زبان نہ رہندا
گل اوہدی کوئی مندا ناہیں سبھ جگ جھوٹھا کہندا

بے اعتبار خوار جگت تے کوڑا لاون والا
کی لاچار کراں میں تیری جھوٹھ خوشامد لالہ

قسم کراں میں رب سچے دی جو عالم دا والی
جس نے خلقت پیدا کیتی روزی دے سنبھالی

کیڑے ہاتھی چڑیاں بازاں سبھناں دار کھوالا
ہر اک تائیں رزق پچاوے کر کے خوب سنبھالا

دنیا تے جس پیدا کیتا آدم جن حیواناں
بھلے بھلیرے روپ بنائے صورت مندجواناں

سوہنی صورت تے جس پایا جسنے دا چمکارا
عاشق دے دل اگ لگائی سڑ وانت بچارا

محبوباں نوں آن سکھائیوں ناز مخول مروڑاں
خودی تکبر بے پرواہی تلخ جواب تروڑاں

بے وفائی تے بے رحمی قہر ستم بے ترسی
جند عاشق دا کرن نہ صرفہ کی ہویا جے مری

عاشق دے دل اندر پائیوس عجز نیاز ہزاراں

خوف امید سمند غماں دی موجاں بے کناراں

ترک سکھاں دی چال دکھاں دی سختی جند بدن دی

دوہاں جہاناں وچ محمد حرص ہوا تجن دی

جو یاراں نوں یار ملاوے سیوے پھٹ جدائی

رب غریب نواز ہمیشہ جس دی دھن خدائی

پچھو سچ سنائی ویرا جو گل اکھیں ڈٹھی

کوڑوں سچ نکھیڑ دساں جے تدھ ہووے چٹھی

ہائے افسوس جے پہنچاں اوتھے تاں ایہ سچ دسالاں

نال بدیع جمال پری دے تینوں چل بہاراں

ملکہ دی گل سن شہزادہ وانگ گلاباں پھلا

کردا شکر ہزار ہزاراں رحمت دا در کھلا

سکا باغ دلے دا ہویا تازہ ابر بہاروں

جان حیران لگی پھر آسا دلبر دے اخباروں

نا امیدی والی آتش دوزخ وانگن بلدی

آس لقائیوں وس ارم تھیں سرد ہوئی کجھ جلدی

اوہ کہانی ملکہ والی شاہزادے دلی بھانی !

کر بلا دے تسے تائیں جیوں کر ٹھنڈا پانی

جیوں پردیسی راہوں بھلے رت ہنیری اندر

اچن چیتی چانن لایا چڑھ چودھیں دے چندر

جیوں کر کئی مدت دے روگی ملیا بید سناسی

آس لگی مت ساس بدن وچ مولی پاک وساسی

جیوں روڑے وچ بدل ڈٹھا لگی آس فصل دی

بھکھے مال لدھی ہریائی کر پا ہوئی فضل دی

ملکہ اتوں صدقے جاوے سیف ملوک شہزادہ

کہندا توں احسان میرے تے حدوں کیا زیادہ

مینوں دس سجن دی پایو خوب طرح دی پکی

تدھ پچھے سردیون لائق توں ہن میری سکی

کوئی تدبیر ہووے تدھ معلم سمجھی سنی سنائی

کیسے طرح اس قیدوں چھٹیں کوئیے زور آزمائی

ملکہ کہندی لیکر چھٹاں کجھ نہ چلدا چارہ

ایہ خیبر ایہ کوٹ چوفیرے ملک بدیس ہتھیارا

جس دی قیدے اندر میں ہاں دیو بہادر بھارا

سٹھ گز اچا قد مریلا زور اس بے شمارا

راکش غول وڈیرے اس تھیں خوف ہمیشہ کھاون

چھل دناں دے پینڈے اتوں نہیں اوریرے آون

باجھ اس تھیں اس جائی ناہیں پنکھی پر مریندا

جائی والی چیز اس ٹاپو کوئی پھرن نہ دیندا

سن گلاں شاہزادے تائیں فکر پیا دل بھارا

کیویں ملکہ خاتوں چھٹے رب چھڈا دن ہارا

فکر تمیزاں کر کر تھکا اس نہ آوے کائی

مکر فریب ہنر دا حیلہ ٹر داناں اس جائی

کوٹ وڈیرا چوٹ دیوے دی خوف کلیجہ کھائے

راہ نہ لبھے واہ نہ لگے ہک پناہ خدائے

سیف ملوک بیچارہ ہو کے کردا وضو طہارت
ابراہیم نبی دے دینوں کردا اٹھ عبادت

امت خاص خلیل اللہ دی آہا اوہ شاہزادہ
دو رکعاتاں نفل گزارے دل دا رکھ ارادہ

پھر سجدے سر دھر کے رناں رو رو کرے دعائیں
ربا توہیں حافظ ناصر اوکھی سوکھی جائیں

بے یاراں نوں یاری کرناں آس تیری بے آساں
ہر ڈھٹھے نوں آپ اٹھا لیں کر مشکل کم آساں

بخشش کر کے فیض پچاویں اوگنہار انساناں
رحمت تیری تھیں نو میدی ہوندا کم شیطاناں

توڑے ہاں بد کار گناہی اسیں بندے منہ کالے
پھر بھی دائم فضل تیرے دی آسا رکھن والے

لکھ مناں چرکیں پلیتی شہراں اندر ہوندی
پل وچ پاک کرے جس ویلے رحمت تیری پوندی

توں غریب نواز ہمیشہ اسیں بندے درماندے
کرم کریں تاں ہے چھٹکارا پھاتھے ہاں کرماں دے

تدھ باجھوں کوئی ساتھی ناہیں پھاتھی جان اولی
توں چھڑکاویں تاں میں چھٹاں دیو دشمن سنگ بلی

ماں تراں نہ زور نمانے ناں کجھ شیخی میری
ہکو پرتاں تکیہ تیرا ہور نہیں دھڑ ڈھیری

سیف ملوک غریب شوہدیدی کوک تیرے درسایاں
دیو غنیم یتیم بندے نوں کوہسی وانگ قصائیاں

تیری اوٹ پناہ خدایا ہور نہیں کجھ سجھدا
جس دیوے نوں آپوں بالیں کد کسے تھیں بجھدا

چڑیاں بازاں داتوں سائیں چڑیوں باز کوہا دیں
گوشت شیہاں سپاں والا کیڑے پاکھوا دیں

توں بندے ناچیزے ہتھوں دیوتیاں نوں مرواند
واہ قادر دھن قدرت تیری انت نہ پایا جاند

میں غافل گمراہ تیرے تھیں بندہ پر تقصیراں
نہیں عبادت تیری کیتی مگر پھراں تصویراں

صورت دی ہک مورت تک کے بجھ بجھ مراں اضائعیں
آیا فرض میرے سر لوڑن وحدت تیری تاں

ہر صورت وچہ معنے تو ہیں تیرا عشق نہ چایا
صورت پچھے جھلا ہو کے اپنا جرم گوایا

ماؤ پیو دی خدمت کرنی فرض میرے پر آہی
اوہ بھی روندے چھڈ کے ٹریا بہت کیتی گمراہی

تیرا نام غفور سنیندا بخشیں میں نکارا
ملکہ خاتوں نوں لے جاواں دیو مرے ہتھیارا

ملکہ خاتوں نے پھر کہیا سن توں ویر پیارا
ہک تدبیر میرے دل آئی اس تھیں ہے چھٹکارا

جے سلیمانی دو شاہ مہرے ہتھ اساڈے آون
اللہ بھاوے تاں اس قیدوں اوہ سانوں چھٹکاون

میں دیوے تھیں ہک دہاڑے پچھی سی گل ساری
کی کجھ نام اس کوٹ تیریدا کس دی ہے سرداری

دیوے نے پھر دسیا اگوں ناؤں ایہ وڈیرا
اسفند باش ہے ناواں اسدا راج حکم سبھ میرا

پھر میں پچھیا ایس مکانوں آدمیاں دا واسا
کتنا پندھ دور اڈا ہوسی خبر نہیں میں ماسا

دیوے کہیا آدم ایتھے مول نہیں آسکدا
آدمیاں دی جاؤں توڑی دیو وڈا بھی تھکدا

آدمیاں دے واسے ایتھوں نہیں شمار کوہاں دا
اڈن والی پری اگے بھی پینڈا برس وہاں دا !

ہک روایت ایہ بھی ڈٹھی پینڈا ہک دو ہیں دا
ایڈا فرق ہووے گا کیکر ناہیں عقل منیندا

رستے وچہ کوہ قاف اجاڑاں ندیاں انت نہ کوئی
پریاں اتوں اڈیا جانوں مشکل پندھ نہ ہوئی

پھر میں پچھیا عمر تساڈی ہوندی کتنی کتنی
آدمیاں تھیں لمبی چھوٹی یا انہاں دے جتنی

کہیوس عمر اساڈی وڈی آدمیاں دی تھوڑی
پھر میں کہیا تیرے دم دی ہوسی کتھے توڑی

کہیوس ست سے برساں توڑی میں پراتم ہوساں
سے برساں وچہ عمر جوانی زور دیئے تن موساں

پھر میں کہیا دیوتیاں دی جان ہوندی ہر جائی
تیری جان پیاری کتھے دس مینوں گل کائی

ایہ گل سن کے دیوے مینوں دتی جھڑک غضب دی
جان میری سنگ کی کم ترا نیت کس طلب دی

کس کارے پر جان میری دے پچھیں پتے نشانی
کون تیرا جو مارگ مینوں سن توں نار حیوانی
کون جوان میرے تھیں چنگا وچہ جناں انساناں
ناہیں دیو زور آور بھارا میرے جیڈ تواناں
کس اگے فریاد کریں گی کون لڑے سنگ میرے
کس کارن پھر جان میری دے پچھیں پتے پکھیرے
جان دیوے ایہ جھڑک غضب دی وتی بہت زبونی
میں بھی اگوں غصے بولی نالے ہنجوں روئی !
دیوے اگے سڑ کے بولی کیوں توں جھڑکیں مینوں
قید رنجانی یک ایانی ترس نہ آوے تینوں
ماء پیو بھیناں بھایاں نالوں پائیوئی برا وچھوڑا
دیسوں کڈھ بدیس بدھوئی قہر نہ کیتوئی تھوڑا
ناں کوئی سنگ سہیلی اتھے نہ کوئی ماں پیو جائی
یک اکلی قید تیری وچ میں نمانی آئی
کس اگے میں دس چلی کیہڑا اتھے بندا
کون میرا فریاداں جوگا جس تھیں لگوئی مندا
اگے انت شمار نہ غم دا سار چنے نت چباں
میں سر گھٹ مصیبت دے ہور چڑھاویں وباں
درداں دی گل سن کے دیوے رحم پیا ات پاسے
سر میرے نوں جھولی رکھ کے لگا کرن دلاسے
کہن لگا دس دیواں تینوں تیرے تھیں کی چوری
جتھے جان میری اس جائے پہنچ نہ سکے ہوری

آدم ذات کسے دا اوتھے پیش نہ جاندا حیلہ
نہ تیرا نال ہور بندے دا تر دا اوس وسیلہ

جان میری صندوقے اندر شیشے دا اوہ بنیاں
پھر صندوق صندوقے اندر جندریاں سنگ گھنیاں

اوہ صندوق ندی دے تھلے ایہ ندی جو وگدی
شاہ مہرے سلیمانی ہوون واہ اوتھے تد لگدی

دوشاہ مہرے صورت والے پاس ہوون جس بندے
ہمت کر کے آن کھلوئے ایس ندی دے وندے

اوہ شاہ مہرے باندے کر کے دس ایس ندی نوں
ندی صندوق لیاوے باہر ساعت گھڑی ادھی نوں

کھل ونجن صندوق شتابی جاں شاہ مہرے دسے
اونہاں وچہ کبوتر چٹا اڈ کتے ول نسے

اوس کبوتر اندر رہندی میری جان پیاری
مرجاواں میں اوسے ویلے جاں اس نوں کوئی ماری

ملکہ خاتوں خبر سنائی شاہزادے نوں ساری
سیف ملوک ہویاں دل خوشیاں بہت آئی ہشیاری

لگی آس ربے دے درتے ہویا فضل اساں تے
حکم خدا دے دیو مرے گا آیا کم دساں تے

اوہ شاہ مہرے صورت والے پاس شہزادے آہے
کر تعویذ گلے وچہ پائے آہے گلوں نہ لاہے

شکل بدیع جمال پری دی آہی جان شہزادے
پل پل وچہ نہ وسدا اس تھیں ون ون شوق زیادے

جانی نال رکھے لا سینے شاہ مہرے سلیمانی
قوت قوت زیارت اس دی او ہوئی زندگانی
سیف ملوک ہویا رنگ تازہ کھل گئی پیشانی
زہر اوہدا ہتھ میرے اندر مری دشمن جانی
ملکہ خاتوں ایہ گل سن کے بہت ہوئی خوش وقتی
سجدے پے کے شکر گزارے دور کرے رب سختی
جو رب کری ہویو ہوئی ہور نہیں کجھ ہوناں
کیتا کرم کریم تیرے تے مکا پٹناں روناں
ملکہ خاتوں ایہ گل سن کے بہت ہوئی خوش وقتی
سجدے پے کے شکر گزارے دور کرے رب سختی
الحمد والمنۃ للہ ! و ھن اساڈے سائیاں
میں تیتی تے رحمت باراں کھریوں تدھ وسائیاں
رات ہنیری ندی ڈنگھیری گھمن گھیر غماں دے
رہڑ دی جاندی غوطے کھاندی وچ شماروماں دے
غیبوں کشتی سنے ملاحاں آن ملائیو مینوں
ہر عاجز مسکین بندے دا ہے خصمانہ تینوں
اوکھی گھاٹی مشکل اندر تدھ بن کوئی نہ والی
آپ مسبب نال سبباں غموں کریں خوشحالی
انا لِلعَبد ارحم ربا سچ تیرا فرماناں
ماں پیو بھیناں اتھوں آہا کدھ چھڈا ناں !
میں عاجز پر کرم کمائیو کیتوئی رحم رحیماں
تو ہیں ساتھی بے کساں دا لیناں سار یتیماں

توں ڈھٹھیاں نوں ہتھی دیویں پھٹیاں بنھیں پٹی
بندی داناں کریں خلاصی ککھ نہ لیناں چٹی
بھاری مرض غریب بندے نوں دارو کجھ نہ سردا
توں اس ویلے دکھ ونجائیں سکھ مریضاں دا
جے کوئی صبر کرے در تیرے جو دیویں سر جھلے
اوڑک اس تے کرم کماویں ہو جاون سبھ بھلے
لکھ کروڑاں نعمت بخشیں باجھوں مل مزدوری
رات ہنیری اندر دیویں بال شمع کافوری
لکھ گناہ تیرے در پچدے ایسا لطف غفوری
اگے تیرے ہر کوئی عاجز کون مغروری
منگے باجھوں دیں مراداں بے انداز شماراں
جو احسان میرے پر کیتو دم دم شکر گزاراں
کتھے ایہہ شاہ مہرے آہے کتھے سی شاہزادہ
کتھوں ٹریا کتھے پہتا تیرا فضل زیادہ
ماء پیو سجن بھیناں بھائی ذات میری کل ساری
ڈھونڈن لگدے تاں ہتھ لگدی رہندی قید بچاری
آپے فضل کیتا تدھ سایاں قید اندر چا دتی
جس ویلے توں مہریں آیوں اوس ویلے پر چتی
بہت ظہیری تے دلگیری میں سر ورتی آہی
مہر کیتی تدھ ایہہ شاہ مہرے آن دتے وچ پھاہی
سیف ملوکے اوہ شاہ مہرے کھول تعویذوں کڈھے
ملکہ سنے ندی تے آیا اوہ ٹکانے چھڈے

کیتا وضو دوگانہ پڑھیا کروا پھیر دعائیں
مشکل حل کریں رب سائیاں ہوون رد بلائیں
نہ کوئی زور دلیری میری ناں قدرت شاہ مہرے
سبھ قدرت دا سائیں تو ہیں حکم تیرا ہے مہرے
حکم تیرے بن ککھ نہ ہلدا جو چاہیں سو ہوندا
جس نوں آپ دلیری بخشیں اوہ میدان کھلوندا
تیرے مان تران دلیری ہور نہیں کوئی ڈھیری
مارن دشمن دیوا ساڈا سا ہم پیا میں تیری
فاتحہ خیر درود دعائیں آہیں آکھ مکائیاں
مہرے کھول ندی نوں دے دریا موجاں آیاں
کانگ چڑھی ہک وانگ طوفانے شو کو شوک قہر دی
گھڑی پچھوں صندوق لیاندا باہر موج لہر دی
پانی دھک کنارے آندا اوندے آن کھلویا !
شاہزادہ کر یاد ربے نوں پکڑن اتے ہویا
پڑھ بسم اللہ کلمہ جلدی شاہزادے ہتھ پایا
یا قادر یا غالب کہہ کے صندوقے نوں چایا
اس بنگلے وچہ جا ٹکایا جس وچوں سن آئے
ہر موری دروازے سارے محکم بند کرائے
اعظم اسم مبارک پڑھ کے چا صندوق ہگاڑے
وچہ کبوتر چٹا ڈٹھا راہ نسن دی تارے
سیف ملوکے بازاں والا کر کے جھپٹ شتابی
پنجے مار کبوتر پھڑیا جیوں کیڑا مرغابی

بنگلے وچوں باہر وگایا وڈھ دھڑوں سر اسد

جاں سر وکھ ہویا تاں دھڑ تھیں پھیر نہیں کجھ کھسدا

جھکھڑ مینہ ولو ہٹاں آیا گرد غبار ہنیری

انبر دھرتی کجھ نہ دسے دھندو کار چوفیری

آسماناں تھیں لوہو ڈھٹھا زمیں ہوئی آرتی

مت ڈر جاوے ملکہ خاتوں اندر اوہلے گھتی

دھندو کار ہویا کجھ مٹھا دیو ہوائیوں ڈھٹھا

وڈا بلند آوازہ ہویا جیوں کر ڈھنڈا کھٹا

اوپر الادھڑ سارا اس دا کا فوری رنگ چٹا

لکوں ہیٹھ سیاہ تمامی کیا تلیاں کیا گٹا

نک وچہ ساس گھنے تے آکھے واہ دلیر جواناں

تیرے جیہا دنیا اتے ہے اج کون تواناں

میرے جیہا دلیر بہادر دیو تیاں پر بھارا

تدھ انسانے مار گوایا ہیں کوئی لوک نیارا

اول ایسی جائی آون نا ہیں کم انساناں

توں کوئی مرد کرامت والا اڈوا پھریں جہاناں

میرا تے کوئی زور نہ چلدا مار گوایوئی مینوں

باپ میرے تھیں کتول نس سٹیں جان نہ دیسی تینوں

کر گلاں دم دیون لگا ایسا نعرہ مارے

مچھ موئے دریائے وچوں لگے ترن کنارے

کنڈیں ہیٹھ ہویاں ڈھڈ اتے تر دے مچھ موئے سن

دیو مویا شاہزادہ ہوریں دووے خوش ہوئے سن

سیف ملوک شاہزادہ پڑھدا ایہو حرف زبانوں
ہوری بحرے وچ سناواں بیت بنا تسانوں

تَوَکَّلْتُ عَلٰی رَبِّ السَّمَآءِ
وَسَلَّمْنَا بِاَسْبَابِ الْقَضَآءِ

روح شاہزادہ دو شاہ مہرے صدق محبت بھائی
حرص ہوا دنی دا بنگلہ تن کوٹے دی جائی !

آز ہرص دو شیر کلاں دے قفل دراں بد بختی
ملکہ خاتوں ایہ دل ستا شہوت جادو سختی

نفس اساڈا دیو مریلا غفلت ندی ڈنگھیری
جھل صندوق ہوئے در کپے کنجی اسم چنگیری

پنکھی پنجریاں وچ حساں پنج باطن پنج ظاہر
باغ ارم دل تا نگاہاں کردے نکلن ہوئے نہ باہر

بابل مرشد جس شاہ مہرے تحفہ چیز پہنچائی
اس دے وقتے لے شاہ مہرے ہمت کریں کمائی

ملکہ خاتوں ستی جاگے خبر دیئے دلبر دی
چلے نال جمال وسالے سمجھو رمز فقر دی

پر کر آن شراب پیالہ ساقی رنگ رنگیلا
سہل ہووے پھر رنج مصیبت جان سنگ ٹرے وسیلہ

پیو نشہ جیو مستی آوے جان قضیے سارے
کنگالوں پھر شاہ کہاواں وچھڑے ملن پیارے

اختتام ـــ حصہ اول